

فہرست

ابتدائیہ

صوفی بزرگ شاعر ::

پیدائش ::

ابتدائی تعلیم ::

بیت کے لئے التجا ::

آپ کی تصانیف ::

وصال ::

میاں محمد بخشؒ اور سیف الملوک

مناجات

حمد باری تعالیٰ

در نعت سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و صحابہ اجمعین

در مدح جناب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

در مدح جناب شاہ شاہاں حضرت میراں محمد مقیم تارک الدنیا

در مدح جناب مرشد ہادی حضرت پیر پیرا شاہ غازی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

در بیاں مدح سجادہ نشین حضرت پیر مریدی و باعث تصنیف کتاب مے گوید

حکایت حسن میمندی کہ قصہ از و پیدا ہویدا شدہ

مقولہ شاعر

در بیاں اوصاف قصہ مذکورہ و اوصاف شعر و کلام گوید و التماس پی □ ش دانایاں ایں

فن شریف

در مدح استاد و التماس پیش ایشان کہ قصہ را اصلاح دہند

التماس پیش خوانندگان و نویسندگان و شنوندگان کہ پردہ پوشی کنند

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
کلمہ چند در بیان اوصاف عشق و حلاوت اہل سوز و گداز محرم راز
ذکر منزل استغنا

ذکر اوای و منزل تو حید گوید

ذکر منزل حیرت گوید

منزل فقر

تم الکام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش
داستان در بیان دیدن شاہزادہ و شاہ مہرہ صورت زہرہ را و عاشق شدنش
جواب سیف الملوک با پدر

در مہلت خواستنیں پدر و باز گفتن کیفیت بدست آمدن مورت

در بیان چند دادن شاہ عاصم فرزند خود را بر دل نہاوان او

جواب دادن شاہزادہ مرید خود را

التماس با شاہ پیش فرزند

در بیان رحم آوردن پسر بر پدر و باز گوشمالی دادن عشق مرشد شاہزادہ را جواب دادن او بہ

پدر

داستان در بیان دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و در زنجیر ماندن او

داستان در بیان خواب سیف الملوک و بر آوردن پدر او را از زنجیر

داستان در رخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

زاری کردن شہزادہ از زور مادر و جواب دادن مر مادر و از نصیحت یافتن از و و وداع

کردن مادر پسر را

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصر و کشتی را ندن او

نامہ نوشتن شاہ بغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

در جواب شاہزادہ کہ بغفور چین فرستادہ بود

داستان در بیان غرق شدن کشتی ہائے در طوفان بلا و جد شدن صاعد

داستان گرفتار شدن شاہزادہ بدست یوزنگان و از انجا خلاص شدن

در بیان جنگ با سگساراں

گرفتار شدن شاہزادہ بدست زنگیاں و عاشق شدن دختر شاہ زنگ بر شہزادہ

مقولہ شاعر

رفتن شہزادہ در شہر زنان و عاشق شدن زنان و رفتن شہزادہ از انجا بودی سہمناک

بی بی شاہ زنان

داستان در بیان مشقت دیدن شہزادہ از گرسنگی و تشنگی و بیتاب شدن او و قصد ہلاک خود

کردن و جواب سوال نفس و عقل و خبر دادن و اسم اعظم فرمودن و شربت دادن فرشتہ

اورا

رسیدن شاہزادہ بر قلعہ دیواں کہ اسفندباش نام داشت و فتح کردن آن را و خبر یافتن

از مقصود و خلاص کردن ملکہ خاتون راز بند دیو و ہلاک کردن دیو را و ازاں جا آوردن

ملکہ را!

در وصف جمال ملکہ خاتون دختر شاہ سراندیپ کہ در قید دلوئیے می بود

ابتدائیہ

صوفی بزرگ شاعر ::

حضرت میاں محمد بخشؒ نے پنجابی شاعری کی اس روایت کو برقرار رکھا، جو شاہ حسینؒ، بلھے شاہؒ اور دوسرے صوفی بزرگ شاعروں نے قائم کی تھی، آپ کا کلام آج بھی بڑے ذوق شوق سے سنا جاتا ہے،

پیدائش ::

حضرت میاں محمد بخشؒ ۱۲۴۶ھ، ۱۸۴۶ء میں خانقاہ کھڑی شریف ریاست میرپور میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام حضرت میاں شمس الدین تھا، آپ کا حسب و نسب تقریباً چوتھی پشت سے حضرت پیر پیراں شاہ غازی قلندر دمڑی والا سے جاملتا ہے،

ابتدائی تعلیم ::

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کے ساتھ اکٹھے ہی سموال شریف میں حضرت حافظ محمد علی صاحب کے مدرسہ میں حاصل کی، یہاں آپ اظم و نثر، حدیث و فقہ، منطق، اصول جامع میں کامل ہوئے،

بیعت کے لئے التجا ::

آپ نے ایک رات جستجوئے بیعت میں حضرت سرکار دمڑی والا کی خدمت میں عرض کی، جس پر آپ کو ارشاد فرمایا، کہ اے فرزند سلسلہ! عالیہ قادریہ میں حضرت جناب غلام محمد صاحب کلروڑی شریف والوں کے ہاتھ پر بیعت کر لو، اس طرح آپ نے حضرت جناب سائیں غلام محمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی،

آپؐ کی تصانیف ::

- | | |
|------------------------------|---|
| (۱) تحفہ مرایا کرامات الاعظم | (۲) تحفہ رسولیہ معجزات جناب سرور کائنات |
| (۳) ہدایت المسلمین | (۴) گلزار فقراء |
| (۵) نیرنگ عشق | (۶) سخی خواص خاں |
| (۷) مرزا صاحبان | (۸) سی حرنی سسی پنوں |
| (۹) سی حرنی بیر رانجھا | (۱۰) تذکرہ مقیمی |
| (۱۱) قصہ سونی مہینوال | (۱۲) شاہ منصور |
| (۱۳) شیریں فرہاد | (۱۴) سیف الملوک |
| (۱۵) قصہ شیخ صنعان | |

اس کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی کتابیں ہیں، جو نایاب ہو چکی ہیں، آپ جب بھی کسی کو کچھ تحریر فرماتے تو اس میں زیادہ تر اشعار شامل ہوتے۔ آپ کرار دو، فارسی، پنجابی اور عربی میں عبور حاصل تھا،

وصال ::

آپ ماہ ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۷ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، آپ کا ارشاد تھا، مجھے وہ شخص غسل دے جس نے ساری عمر نامحرم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو، اس خدمت کے لئے حافظ مطیع اللہ صاحب سموال شریف نے اپنے آپ کو پیش کیا، ویسے تو آپ کا عرس چار مقامات پر ہوتا ہے۔ لیکن آپ کا مزار کھڑی شریف کے قریہ پر نور میں حضرت پیر شاہ غازی قلندر بادل شاہ کے قریب واقع ہے، ہزار ہا زائرین آپ کے مزار پر بڑے ذوق شوق سے حاضری دیتے ہیں، اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

میاں محمد بخشؒ اور سیف الملوک

سیف الملوک اور میاں محمد بخشؒ پنجاب اور پنجابی زبان میں اپنی مثال آپ بنے ہوئے ہیں، پورے برعظیم پاک و ہند میں جب کوئی میاں محمد بخشؒ یا سیف الملوک کا نام لیتا ہے، تو فوراً ہی داستان سیف الملوک اپنی تمام تر عنائیوں کے ساتھ ذہن کے ایوانوں میں گردش کرنے لگتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی میاں محمد بخشؒ کے بیسیوں اشعار اپنی خاص طرز و ادا اور لُحْن کے ایک رس گھولتے ہوئے ترنگ کو ہمراہ لیے ہوئے گونجنے لگتے ہیں،

سننے والے کو سیف الملوک کے اشعار کا مطلب معلوم ہو یا نہ ہو، ان پر تفہیم و تشریح ہوتی ہو نہ ہوتی ہو، تشنہ تشریح رہے، لیکن ان اشعار کا ترنگ، لے، ترم ہمراہ اور لہجہ ہر سننے والے کو اپنی سحر میں ضرور جکڑ لیتا ہے،

پنجابی زبان ادب کی اکثر داستانوں کا یہ ایک اضافی اور امتیازی وصف ہے کہ ان داستانوں کو ایک خاص گائیگی ہی کے مخصوص ترم، لُحْن، الاپ، اور غنا ہی اس کی خاص پہچان بنا ہوا ہے، میاں محمد بخشؒ کے سیف الملوک کے لُحْن اور غنا کو بھی لوگ اسی طرح سے جانتے ہیں، جس طرح ہیر رانجھا، مرزا صاحبان، یا پورن بھگت کی داستانوں کو ان کے ترم اور گائیگی سے پہچانتے ہیں،

داستان سیف الملوک، پنجابی زبان و ادب کی ایک لازوال داستان ہے، اس داستان کو میاں محمد بخشؒ نے اور میاں محمد بخشؒ کو سیف الملوک نے امر کر رکھا ہے۔ ’سیف الملوک‘ کہنے کو تو ایک فرضی اور تخیلاتی داستان ہے، اس داستان میں قدم قدم پر تجر اور فانتازیاں ہیں، انسان الف لیلہ کی سی فضاؤں اور ہوش ربا وادیوں میں سیر و سیاحت کرتا چلا جاتا ہے، ہر واقعے کے بعد پڑھنے سننے والے مزید کیا ہوا جاننے کے لئے بے تاب رہتے ہیں،

میاں محمد بخشؒ نے اس داستان گوئی ہی میں پوری کائنات کو سمو کر رکھ دیا ہے

کرداروں کے حوالے سے مذہب، مذہبی اقدار، دوستی، دوستانہ خصائص، مرد و زن کی نفسیات، عشق و حسن کے قرینوں، ہجر و وصال کے سوز و گداز اور حظ و انبساط، مہماتی زندگی کے نہایت کٹھن مقامات و مراحل، سیر و سفر کی حسین و پرکشش، پر بہار اور نئی نئی راہیں سوچھانے والی وادیوں، دریاؤں، سمندروں اور جھیلوں اور شوریدہ سرلہروں پر ڈھلتی کشتیوں میں آبی عفریتوں، سمندری اژدھوں اور بلاؤں کے ساتھ پر خطر مقابلوں، یعنی علامتی طور پر خیر و شر میں جنگ و جدل کے بعد خیر کی فتوحات کے شادیانوں اور انسانی زندگی کے ہر پہلو اور شعبے کو احاطہ کرتی ہوئی یہ داستان ہر دور میں جستجو، جدوجہد اور فعال زندگی کی راہیں سمجھاتی رہتی ہے،

میاں محمد بخش کی سیف الملوک میں زبان و ادب، شعر و سخن، شعور و ادراک، کردار نگاری، منظر کشی، رزم بزم، اوصاف نگاری، خصائص کاری، بیان و انداز، صنائع و بدائع، شاعرانہ باریکیوں، فصاحت و سلاست و بلاغت، خوش کلامی و خوش گفتاری کے ساتھ ساتھ وہ تمام محاسن اور خوبیاں جو کسی شاعری کو آفاقی بتاتی ہیں۔ بدرجہ اتم موجود ہیں۔

اپنی اس داستان سیف الملوک میں محمد بخش نے شروع سے آخر تک شستگی، شائستگی اور متانت کو بالخصوص بڑی شاعرانہ مہارت اور چابک دستی کے ساتھ نبھایا ہے، پھر انہوں نے بھی پنجابی کے دیگر عظیم شعرا کی طرح جا بجا مقولہ شاعر کے تحت اپنے علم و فضل، فلسفیانہ بصیرتوں، انسانیت نوازیوں، حسن و عمل کی داناہیوں، عشق و وافرگی کی عشوہ طرازیوں، تہذیب و تمدن کی توانائیوں اور خیر و شر کی آویزشوں کو بڑے ہی خوب صورت طور پر اثر اور توانا انداز و اسلوب میں پیش کر کے پنجابی شاعری کے دامن کو نہایت احسن طریقے سے وسعت بخشی ہے،

سیف الملوک کی داستان کئی حوالوں سے گویا اس پورے خطہ ارضی پر پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے، لیکن اس کے باوجود پورا پنجاب بھی اپنی تمام تر اور زندہ

خوبصورتیوں کے ساتھ چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے،

میاں محمد بخشؒ نے سیف الملوک داستان کو محض ایک ذریعہ اور واسطہ کے طور پر استعمال کیا ہے، اور اس حوالے سے انسانیت کی ہمدردیوں، نیکیوں و امانیوں، اچھائیوں اور وجدان و فیضان کی روحانی اور ظاہری و باطنی کمائیوں کو پیش کر کے رکھ دیا ہے۔ اس داستان میں میاں محمد بخشؒ نے شروع سے آخر تک جو ایک خاص صوفیانہ سجاوٹ اور موسیقی اور غنائیت کو بالائے طوطا رکھا ہے، یہ صرف ان ہی کا حصہ ہے،

میاں محمد بخشؒ اس دور کے شاعر ہیں، کہ جس عہد میں پورے برصغیر پر انگریز برابرجان ہو چکے تھے، اور وادی کشمیر میں مہاراجہ کی شخصی حکومت قائم ہو چکی تھی، اقصائے کشمیر کی پر بہار اور جنت نظیر وادیوں اور عطر بیز فضاؤں میں قصبہ کھڑی شریف کو جو حیثیت میسر آتی ہے، اس پر پوری وادی نازاں ہے،

حضرت میاں محمد بخشؒ اسی کھڑی شریف میر پور آزاد کشمیر کی نیم معلق دھلی دھلائی، ہر سبز و شاداب فضاؤں اور معمور و معطر ہواؤں ہریالیوں بھرے میدانوں کی دنیا میں ۱۲۶۶ھ بمطابق ۱۸۳۱ء میں تشریف لائے۔ آپ کے والد محترم میاں شمس الدین ایک دین دار، صاحب تقویٰ اور متوکل بزرگ تھے، حضرت پیر پیراں شاہ (یا پیر شاہ) غازی کے دربار کے چوتھے اور ایک ممتاز سجادہ نشین تھے،

بچپن ہی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ میاں محمد بخشؒ کی عمر ابھی چھ سال ہی کی تھی کہ حضرت صاحب زادہ عبدالحکیم نے آپ کے والد سے ایک ملاقات میں بتایا کہ اس ہونہار، لائق اور شریف الطبع بچے پر خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ یقیناً یہ بچہ ایک دن صاحب نصیب اور اقبال مند ہوگا، حضرت صاحب کے اس اشارے کے بعد والد صاحب نے بچے پر خصوصی توجہ کو اپنا شعار بنالیا تھا۔

اس طرح والد ماجد جناب میاں شمس الدین کی براہ راست توجہ کے ساتھ برادر اکبر

حضرت میاں بہاول بخشؒ نے بھی نہایت برادرانہ شفقت اور پیار و محبت کا ماحول فراہم کیا، بتایا جاتا ہے کہ دونوں بھائی شروع میں سموال شریف کے ایک مدرسہ میں تعلیم و تربیت کے لئے داخل ہوئے، اس مدرسہ میں انھیں حافظ محمد علی سے فیوض علمی حاصل کرنے کا موقع ملا، یہیں سے حضرت میاں محمد بخشؒ نے نظم و نثر، حدیث، فقہ، منطق اور اصول کا درس لیا، عربی اور فارسی کی مروجہ کتابیں انھوں نے حافظ غلام محمد سے پڑھیں،

بیان کیا جاتا ہے کہ سموال شریف ہی میں میاں محمد بخشؒ پر حافظ محمد علی کے حقیقی بھائی حافظ ناصر صاحب کی نظر کرم ہوئی۔ حافظ ناصر صاحب ایک درویش کامل اور سدا معتکف رہنے والے صوفی تھے،

انھوں نے میاں محمد بخشؒ کی توجہ مولانا جامیؒ کے فارسی کلام کی طرف مبذول کرائی، یہی نہیں بلکہ انھوں نے میاں صاحب کو غنا، لے، ترنم اور نغمگی اور گائیکی کی طرف مائل بھی کیا، لہذا میاں صاحب ایک عرصہ تک خوبیوں اور مترنم لہجے سے حافظ صاحب کو محظوظ کرتے رہے۔ یوں بھی بتایا جاتا ہے کہ حافظ ناصر صاحب نے میاں محمد بخشؒ کے لُحْن، حافظے، اور یادداشت کی ایزاد و فروغ کے لئے دعا بھی فرمائی۔ میاں محمد بخشؒ ابھی پندرہ سال کے ہوئے تھے کہ جب والد ماجد نے ضعف پیری کے سبب محسوس کیا کہ اب وقت رحلت آپکا ہے، انہوں نے دربار عالیہ کی سعادت اپنے لخت جگر میاں محمد بخشؒ کو بخشنا چاہی، لیکن حضرت میاں محمد بخشؒ نے اپنے بڑے بھائی کے لئے اسے تجویز کیا، اور اپنے لئے صرف دعاؤں کی طلب آرزو کی، اس کے باوجود والد محترم نے اس سعادت اور منصب کے لئے میاں محمد بخشؒ ہی کو پسند کیا، اس کے بعد ایک خاص روحانی کیفیت اور جذب و سرشار کی حالت میں یہ پیروں فقیروں کی مسند میاں محمد بخشؒ ہی کو تفویض کی گئی۔

میاں محمد بخشؒ والد ماجد میاں شمس الدینؒ کی وفات کے بعد شاہ غازی پیر دربار کے

سجادہ نشین ہو گئے۔ اسی دوران میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد محترم حافظ سائیں غلام محمدؒ کے دست حق شناس پر بیعت کی، اور باطنی تزکیہ اور صدق و صفا کا سبق لیا، کچھ عرصہ بعد پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق کشمیر چلے گئے، اس دور میں پوری وادی کشمیر غلامی کی حکومتی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی، اللہ کی مخلوق پر لادین حکمرانوں اور راجوں نے دائرہ حیات تنگ کر رکھا تھا، اس دور پر آشوب میں حضرت میاں محمد بخشؒ باضابطہ طور پر باطنی فیوض و برکات کے حصول و اکتساب کے لئے کوشاں رہے۔ لہذا کشمیری میں انہوں نے شیخ احمد ولی سے باطنی فیض حاصل کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز کو مخلوق سے بہتر جانتا ہے۔ کوئی امر اس کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو اسی وقت شرف ہم نشینی بخشا ہے، کہ جب وہ اس کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کے رازوں کی حفاظت کرنے والے بن جاتے ہیں، لہذا جب میاں محمد بخشؒ اللہ کی راہ میں آگئے، تو انہوں نے ریاضتوں عبادتوں اور مجاہدوں کو اپنا شعار بنالیا۔ کشمیر سے واپس آ کر وہ ایک عرصہ تک جنگلوں بیابانوں میں پھرتے رہے، اور پھر دوبارہ دربار پیر غازی پر آ کر عزت نشین ہو گئے۔

میاں محمد بخشؒ احاطہ دربار پیر غازی کی چار دیواری میں برسوں گوشہ نشینی میں رہے، یہیں پر انہوں نے بڑی سادہ بے ریا، شیطان النفس دنیا و ماہیا سے محفوظ و مامون زندگی گزاری، انہوں نے صبر و شکر قناعت اور شاکر بہ رضائے الہی کی بے پناہ دولت یہیں سے حاصل کی،

بتایا جاتا ہے کہ حضرت میاں محمد بخشؒ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق سے ملتا ہے۔ راہ تصوف میں آپ حضرت غوث الاعظم کے مقلد تھے، بلکہ ایک واقعہ یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ والد ماجد نے جب حضرت جی کو منصب سجادہ نشینی تفویض کرنا چاہا، تو اس وقت بھی والد محترم نے روح شاہ پیران، حضرت سید عبدالقادر جیلانی ہی کو ہادی

بھی اشعار ہی میں کیا کرتے تھے،

میاں محمد بخشؒ سادہ، بے ریا اور متوکل زندگی گزارتے رہے، دنیاوی شان و شوکت کی چنداں طلب و آرزو نہیں کرتے تھے، فلاحی اور دینی کاموں میں عملی اور مالی حصہ بھی لیتے رہتے تھے، بتایا جاتا ہے کہ وہ کوئی حجاج کو اپنی طرف سے زادراہ فراہم کر کے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ فرماتے تھے،

حضرت میاں محمد بخشؒ کے عقیدت مندوں اور صاحبزادوں سوانح نگاروں نے آپ سے کئی خرق، عادات، واقعات اور امور بھی لکھے ہیں، اور آپ کی زہد و معرفت زندگی کے بارے میں بہت کچھ رقم کیا ہے۔ یوں ان کی صوفیانہ زندگی کے بھی کئی پہلو اجاگر ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد بخشؒ نے ۱۳۲۲ھ یا ۱۳۲۴ھ ہجری بمطابق ۱۹۰۷ء میں کھڑی شریف میں وصال فرمایا۔

مناجات

بسم الله الرحمن الرحيم

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا !
ہونا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا !
مٹھا میوہ بخش اچیہا قدرت دی گھت شیری
جو کھاوے روگ اس دا جاوے دور ہووے دلگیری
سدا بہار وئیں اس باغ کدے خزاں نہ آوے
ہو ون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے
بال چراغ عشق دا میرا روشن کر دے سیناں
دل دے دیوے دی روشنائی جاوے وچہ زمیناں
نعمت اپنی دی کجھ مینوں بخش شناساں پاواں
ہمت دے دے نوں تیرا شکر بجالیا واں !
لاہ ہیرا جہل برے دا چاٹن لا عقل دا
بخش ولایت شعر خن دی یمن رہے وچ رلدا !
اول دیہہ دل جس وچہ ہوون سچے خن خزانے
لعل جواہر کڈھ کڈھ دیوے قوت بخش زبانی
طبع میری دا نافہ کھولیں ملکیں مشک دھائیں
سن سن مغز معطر ہوون بو عشق دی پائیں
خن میرے دی شکروں ہوون مٹھے منہ قلم دے
شعر میریدی عطروں کاغذ لاوے خال رقم دے
بوہٹی نویں کتاب میریدی جو بن بخش سنگاریں
پاک نظر دے ویکھن والے ندی عشق دی تاریں

جے کوئی میلی اکھیں ویکھے عیب دھگانے لاوے
اوہ بھی عدل تیریدے گھر تھیں کجھ سزائیں پاوے
مرمر اک بناون شیشہ مار وٹا اک بھندے
دنیا اتے تھوڑے رہندے قدر شناس خن دے
اول تے کجھ شوق نہ کسے کون خن اج سندا
جے سنسیں تاں قصہ اتلا کوئی نہ رمزاں پن دا
لد گئے اوہ یار پیارے خن شناس ہمارے
خن صراف محمدؐ بخشا لعلیں دے بخارے
مجلس بہ بہ گئے سیانے کر کر ہوش سنبھالے
بکدوئے سنگ ورتی الفت جیوں بھلیاندے چالے
لے لے گئے خن دی لذت پی پی مست پیالے
خالی رہ گئے مٹ محمدؐ خانے مجلس والے
کدھرے نظر آوے کوئی بھرے پیالے والا
جے دے تاں ورتے ناہیں ناں بک گھٹ نوالا
کہے اساں تھیں اولے ہوئے ساقی مٹ پیالے
ہائے افسوس محمدؐ بخشا کون کرے اپالے
یاراں باجھ شراب خن دا ورتن تے کد جیوسی
سچا میلا کڈھ محمدؐ جو پیوسی سو پیوسی

حمد باری تعالیٰ

اول حمد ثناء الہی جو مالک ہر ہر
اس دا نام چتارن والا ہر میدان نہ ہر
کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحمیں سکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں
قدرت تھیں جس باغ بنائے جگ سنسار تمامی
رنگ برنگی بوٹے لائے کجھ خاصے کجھ عامی
اکناں دے پھل میٹھے کیتے پت انہاندے کوڑے
اکناں دے پھل کاری آون نفعے پھلاندے تھوڑے
ایس عجائب بانے اندر آدم دا رکھ لایا !
معرفت دا میوہ دے کے واہ پھلدار بنایا
رحمت دا جد پانی لگاتاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھل پایا سر دھرتی جد دھریا
واہ وا خالق سر جہاراں ماکاں جن انساناں
اربع عناصر تھیں حس کیتا گونا گونا حیواناں
کنہ او ہدی نوں کوئی نہ پہتا عاقل بالغ داناں
در جس دے سر سجدے سٹے لوح قلم اسماناں
حکم او ہدے بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وچہ ہر پتر ہر ڈالی
آپ مکانون خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمدؐ رکھدانت سنبھالی
جون ہزار اٹھاراں اس نے دنیا وچہ بنائی

صورت سیرت تے خاصیت وکھو وکھری پانی
 جدا جدا ہر جوئے جوگے جگ تے کیتے کھانے
 انھیں لوہے ماڑے موٹے ہر نوں نت پچانے
 جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدے وٹالے
 لکھ کروڑ تکے بریااں پھر بھی او نویں پالے
 آدم تھیں لے اس دم توڑی لکھ ہوئے مر مٹی
 صورت جدا جدا سمجھس دی علم اوہدے وچہ مٹی !
 وکھو وکھرے لیکھ سمجھس دے لکھ چھڈ یوس اکواری
 جن مرن نہ گھسن دیندا ساعت اوی ساری !
 اکو فرش زمیں دا سارا اکو مینہ تراوت
 بوٹے رکھ زمیں پر جتنے سنبھال وچہ تقادت
 سے ناڑیں اک پتر اندر جوڑ کئی وچہ جوڑے
 علم او ہدے وچہ لکھ نہ بھلا سبھ معلم بن لوڑے
 صنعت دا کجھ انت نہ لبھدا نظر کرو جس جانی
 دھن اوہ قادر سر جہارا جس سبھ چیز بنائی
 جے اک مچھر دا پر بچے توڑے جو جگ لگے
 ہرگز راس نہ ہوندا مڑکے جیونکر آہا اگے
 اتنا کم نہیں کہ سکدے دانشمند سیانے
 حکمت پاک حکیم سچے دی کون کوئی سبھ جانے
 آپے دانا آپے پینا ہر کم کردا آپے
 واحد لا شریک الہی صنعتاں نال سہیاپے
 رب جبار قہار سنیدا خوف بھلا اس بابوں

ہے ستار غفار ہمیشہ رحم امید جنابوں
 بادشاہ تھیں بھیکھ منگاوے تخت بہاوے گھائی
 کبھ پرواہ نہیں گھر اس دے دائم بے پرواہی
 صم بکم رہن فرشتے کس طاقت دم مارے
 در اس دے پر عاجز ہو کے ڈھیندے بزرگ سارے
 ہر ڈٹھے نوں ہتھی دینا بخشہار خطایاں !
 دیتوں سخن زباناں اندر سخاں وچہ صفایاں
 ہر درلوں در کارن ہوندا جو اس در تھیں مڑیا
 اوے دا اس شان ودھایا جو اس پاسے اڑیا
 بادشاہ دے شاہ اس اگے منہ ملدے وچہ خاکاں
 او گنہار کہا یا اوتھے سچیاں صافاں پاکاں !
 مغروراں نوں پکڑ نہ کردا اوے وقت شتابی
 معذوراں نوں چکے ناہیں کر کے قہر خرابی
 جیکر خفگی کرے اساں تک کے کماں بریاں
 بخشش کر کے مہریں آوے پھیراؤ ہدے در اڑیاں
 ماؤ پیو دی بے فرمانی جو بیٹا نت کردا
 فرزندی دا پیار نہ رہندا کہن کوں ایہ مردا
 بچن بھین بھرا نہ ہوون راضی جس بھراؤں
 گھر آئے دا کرن نہ آور کپن اوہدیاں واؤں
 دوست یار کسے دا ہکدن آور بھاء نہ ہووے
 پھرا وہ مکھ دکھاندا ناہیں ماری تھیں ہتھ دھووے
 نفر غلام کسے دا ہووے خدمت اندر ڈھلا

خاوند نوں کد چنگا لگدا جھڑکے کر کر گلا !
 میر وزیر مصاحب شاہ دے حکموں باہر ہوون
 شاہ کھدیڑے غصہ کر کے ہور بھی نوکر روون
 واہ وا بخشہارا صاحب تک تک ایڈگناہاں !
 عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا پھیر پناہاں
 دوئے جہان اسماناں زمیاں جو وافر بے اوڑے
 وچہ سمندر علم اوہدے ہک قطرے تھیں تھوڑے
 کھانے پاؤ بہانیوس چوکی ڈاہ زمیں دا پلا
 بجن دشمن چنگے مندے دینداں دہر کلا
 جے اوہ قہر کمان لگدا کون کوئی جو چھٹا
 رحمت اس دی جگ وسائے ہر ہک نعمت لدا
 بندگی دی پرواہ نہ اس نوں گھانا نہیں گناہوں
 زہد عبادت تاہیں ہوندے جاں گھلے درگاہوں
 سدا سلامت راج اوے دا اس در سبھ سلامی !
 آدم جن ملائک ہر شے جیا جون تمامی
 مان کریندیاں مان تروڑے مسکیناں دا ساتھی
 کوہ قافاں وچہ روزی دیندا سیر خان نوں ہاتھی
 لطف کریندا کرم کنندہ ہر دے کام سنوارے
 سبھ خلقت دارا کھا اوہو بھیت پچھانے سارے
 سبھ وڈیائی اس نوں لائق بے پرواہ ہمیشہ !
 کہناں تاج سعادت دیندا کہناں بداندیشہ
 عیب میرے پر پلا دیندا ہنر کریندا ظاہر

جدوں کرم دا واڑا کردا کوئی نہ رہندا باہر
 ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں
 بن مینگے لکھدان دوائے محرم دل دا سائیں
 ہر کوئی محتاج اوسے دا منگن ہار اور دا
 ہر گز کیستی اس دی اتے انگل کوئی نہ دھردا
 دائم نیو کاری کردا نیکی اس نوں بھاوے
 بدیاں بھی پھر بخش گزر دا جاں رحمت پر آوے
 سورج تارے اوٹھ قطارے مشرق مغرب جانے
 خاک زمیں دی ثابت رکھدا پانی تے تھر باندے
 دھرتی پوند ڈولاندی آہی ایدھر اودھر ہو کے
 حکمت نال لگائیوس محکم کوہ قافاں دے کو کے
 قطرے ہک منی دے تائیں کی کجھ جو بن دیندا
 پانی اتے صورت لکھے حکمت عجب کریندا !
 اوس صورت وچہ سیرت پاوے اہل بصیرت تھکدے
 انہیں لوک آتمز بھائی قدر پچھان نہ سکدے
 وٹے دے وچ لعل ٹکاندا جان قیمت پاندے
 ساوی شاخوں دیکھ نکالے گل پھل رنگ رنگا دے
 سپاں اندر موتی کردا رکھ کے قطرہ پانی !
 شکماں وچوں باہر آنے صورت بی بی رانی
 اگا پچھا اس نوں معلم ناں چھپیا اک ذرہ !
 داناں بیناں کشف قلوبی حتی قیوم مقدرہ
 کناں باجھوں سننے والا تھکدا ہے بن نیناں

ہاتھ زبان کلام کریندا ناں اس بھائی بھیناں
 غالب امر مبارک اس دے ناں ہویاں نوں کیتا !
 ہویاں نوں نابود کرلی آپ ہمیشہ جیتا
 خاک ہویاں نوں ودجی واری مڑ کے زندہ کر سی
 وچہ میدان قیامت والے ہر کوئی لیکھا بھری
 سب جہاں کو کیندا ایہو ہے تحقیق الہی
 لیکن کنہ مبارک اس دی کسے نہ لدھی آ ہی
 صفت اوہدی نوں فہم نہ پہتا ذاتی وہم نہ پاندے
 اس ڈالے کئی بیڑے ڈوبے تختہ ہويا نہ باندے
 اس میدان نہ چلے گھوڑا شینھ حیرت دا گجے
 خاص پہلے لااحصی کہکے اس ڈوروں سن رجے
 ہر جانی نہیں چلدی بھائی جیسے دی چترائی
 کن ڈورے چھہ گوگی ہوندی جاں کوئی ماگہ آئی
 اس مجلس دا محرم ہو کے پھیر نہ مرڈا کوئی !
 جو ایہ مست پیالہ پیندا ہوش کھڑاندا سوئی
 اس خونی دریاؤں ڈر دے عقل فکر دے سائیں
 کس دی بیڑی باہر آئی پہنچ اجیہیں جائیں
 جیکر تینوں طلب محمد اس رستے ٹر اڑیا !
 مڑ آون دی رکھ نہ ہکھی ایہوں کوئی نہ مڑیا
 نال ریاضت کریں صفائی سان فکر دی گھس توں
 مت خوشبو عشق دی کرسی طالب عہد الستوں
 پیر طلب دے کھڑن اوتھے اوڈیں حب دی بالوں

اگوں پکڑ یقین لنگھاسی پڑدے پاڑ خیالوں
ایہہ دریا موہانے باجھوں لنگھن مول نہ ہوندا
رڑھ مردا یا ڈبدا جیہڑا آپ ہکلا پوند
جہاں ملّا مٹیا تاہیں بیڑی چڑھی نہ اس دی
راہوں پر ت پئی وچہ باراں مفت نکرھی مسدی
رستہ چھوڑ نبی دا ٹریاں کوئی نہ منزل پگ دا
جے لکھ محنت ایویں کریئے کھر کول نہ اگدا
رستہ صاف نبی دے پچھے ہور نہ جانوں کوئی !
او ہو کرے شفاعت ساڈی تاہیں ملسی ڈھونئی

درنعت سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

اجمعین

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کردا !
جبرائیل جیسے جس چا کر نبیاں دا سر کردا
اوہ محبوب حبیب رباناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیمیاں تائیں ہتھ سرے تے دھردا
جے لکھ واریں عطر گلابوں دھویئے نت زباناں
نام انہاں دے لائق ناہیں کی قلمے دا کاناں
نعت انہاں دی لائق پاکی کداساں ناداناں
میں پلینت ندی وچہ وڑیا پاک کرے تن جاناں
نال اشارت نکلے کیتا جس نے چن اسمانی
سک روڑاں تھیں جس پڑھایا کلمہ ذکر زبانی
معجزیوں اس بہت ودھائی تھوڑی سی مہمانی
اشکر تا سبھ رجایا ہکے کاسے پانی !
صدر نشین دیوان حشردا افسروچہ اماماں
کل نبی محتاج انہاندے نفراں وانگ غلاماں
دنیاں تے جد ظاہر ہویا کھریا دین داماناں
کوہ قافاں نے سیس نمایا کوٹ کنار تماماں
تحت چبارے شاہی کنبے ڈھنکے کفر منارے
چھپ دتے قرآن اوہدے نے اگلے دفتر سارے
سبھو نور اوسے دے نوروں اس دا نور حضوروں
اس نوں تحت عرش دا ملایا موسیٰ نوں کوہ طوروں

نو ر ک کہا خلقت الکلون آیا شان انہاندے
 جن انسان غلام فرشتے دوئے جہان انہاندے
 نور محمدؐ روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا !
 اول آخر دوئے پاسے اوہو مل کھلویا
 پاک جمال اوہدے نوں سکدے روح نیاں سندے
 حوراں ملک انہاندی خاطر خدمت کارن بندے
 ولی جنہاں دی امت سندے نیاں نال برابر
 امت اس دی نیاں لوڑن مرسل ہور اکابر
 حسن بازار اوہدے سے یوسف بردے ہو وکاندے
 ذوالقرنین سلیمان جیسے خدمت گار کہاندے
 عیسیٰ خاک انہاندے وردی گھن تمیم کردا
 تائیں دست مبارک اس دا شانی ہر ضرر دا
 خاں غلامی اس دی والا لایا یا پاک خلیے !
 جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے
 موسیٰ خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی
 اوہ سلطان محمدؐ والی مرسل ہور سپاہی
 وہ سی سد جنہاں نوں ہویا نیڑے آء پیارا
 نعت انہاں دی کی کجھ لکھے شاعر او گنہارا
 دریاں معراج درالتاج انبیاء علیہم السلام
 آئی رات مبارک والی بھاگ اساڈے جاگے
 جہناں تے خوش مشکاں ڈوہلیاں دشمن سر سہاگے
 آسمان پر تارے روشن شمع چراغ یگانے

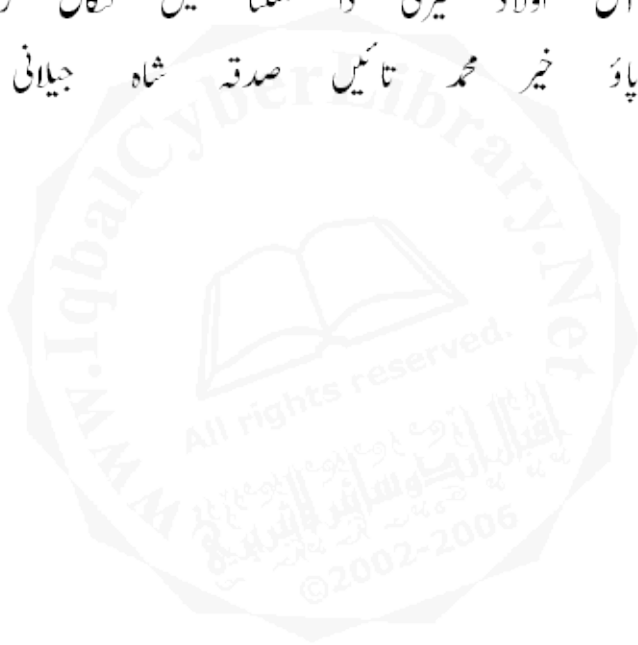
سکدیاں یاراں نوں آ پتے سکاں دے پروانے
 وحی وکیل لیاا سدا نالے گھوڑا جوڑا !
 آملیے ہک جوڑ محمد تینوں قرب نہ تھوڑا
 ہر دم سک تساڈی سانوں آئی رات ملن دی
 سکھلیوں وڈیائی دے کے عزت وڈھی بھن دی
 لوح قلم آسماناں زمیاں دوزخ جنت تائیں
 کرسی عرش معلیٰ ویکھیں سیر کریں سبھ جائیں
 عزت قرب تساڈا ویکھن حوراں ملک پیارے
 نالے روح سندے ہون سلامی سارے
 دوزخ جنت وچہ آسماناں جو خلق اللہ وسدی
 پاک جمال تساڈے کارن ہر دی جان ترسدی
 دیکھ جمال حبیب میریدا صدقے صدقے جاوَن
 شرف سعادت پاوَن سارے شکر بجالیاوَن !
 ہويا سوار براقے اتے اوہ سلطان عرب دا
 چائی واگ محبت والی ٹریارہ طلب دا
 لے لے نذراں ملدے اگوں روح تمام غبیاں
 خدمت اندر حاضر ہوئے بدھے لک ولیاں
 سے سنگار کیتے سبھ جوراں منگل گاؤن کھلیاں
 اج جنباں دا لاڑا آیا مل مل رکھو گلیاں !
 اسری دا سرگشت سرے تے افسری لولا کی
 طہ تے لیس پھلاں دا سہر شرم تے پاکی
 سوخی جھنڈ معنبر مرتے چمکے نور دھانوں !

سرمہ سی مازغ آھیں وچہ گل تعویذ قرآنوں
 نعت درود صلوٰۃ سلاموں چھٹیاں جھلن قطاراں
 صلی اللہ علیہ وسلم کرن نقیب پکاراں
 چھوڑ آسمان زمیاں تائیں سرور گیا اگیرے
 جتھے وحی نہیں ونجہ سکدامٹ بیٹھا کر ڈیرے
 سرورؐ نے فرمایا اس نوں جے توں ساتھی میرا
 چل اگیرے نال اساڈے کیوں بیٹھوں کر ڈیرا
 کیتی عرض فرشتے حضرت کون اسیں بچارے
 جے اک گلہ اگیرے ہوواں سڑ جاندے پر سارے
 نہیں مجال اساڈی اگے چمکن نور تجلے
 ایسا قرب تسانوں لائق جاہو بک بکے
 جتھے قدم تساڈا اوتھے ہوو نہیں کوئی مچدا
 اہل کمال جلال محمدؐ تو ہیں تو ہیں سہجدا
 سب کسے تھیں اگیرے چاء چاء پردے نوری !
 قاب قوسین او ادنیٰ تائیں پایا شان حضوری
 جانی نال ملے دل جانی وتھ نہ رہیا ذرہ
 خلعت تحفے ہدیے لے کے آئے فیر مقررہ !
 ایسا نبی جہاں دا والی سو امت کیوں جھرسی
 عیب گناہ خطایاں بابت کیوں دوزخ ول ٹرسی
 کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا
 لاکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لاکھ درود ہزارا
 مدھ پر ہون درود اللہ دے آل اولاد تیری تے

پیرداں اصحاباں اتے بھی بنیاد تیری تے
 پیر مرید صدیق اکبر سن پہلے یار پیارے
 حق جہاں دے ثانی اثنین اڈھا فی الغار
 یار دو جا فاروق عمر سی عدل کیتا جس چھڑ کے
 ایہہ شیطان رجم رو لایا پنچے اندر پھڑ کے
 شب بیدار غنی سی ترجیا جامع جو قرآنی
 عثمان ذوالنورین پیارا مہتر یوسف ثانی
 چوتھا یار پیارا بھائی خامہ دل دا جانی
 دلدل دا اسوار علی ہے حیدر شیر حقانی
 لحکم لحمی دمک دی شان جہاندے آیا
 سخی بہادر جگ وچہ نادر جس دا عالی پایا
 ذوالفقار جہاں نوں اتری خلعت فقر حضوروں
 جمل جہان ہوئی روشنائی شاہ مرداں دے نوروں
 حمدیاں سن جس اگے بتاں سیس نوائے
 خیر کوٹ کنار گرائیوس ڈکے دین وجائے
 ستر دو بہتر واریں راہ اللہ دے دکیا
 دوئے امام دتے راہ مولی پھیر صبر کر نکلیا
 ربا انہاں اماں پچھے جو گل لال نبی دے
 پاک شہید پیارے تیرے افسر آل نبی دے
 کہناں عشق تیرے دے پیتے بھر بھر زہر پیالے
 خنجر جھاگ محبت والی کہناں بدن حلالے
 ہوندی قوت زور نہ لایا بیٹھے من رضائیاں

پانی باجھ پیاسے چلے دین دنی دے سائیں
 عشق تیرے وچہ گھائل ہوئے مائل حسن ازل سے
 سر دتے پری نہ کیتی شادی کر کر چلدے
 پیر سنے وچہ نیر عشق دے بیڑا میرا تاریں
 میں عاجز مسکین بندے نوں نال ایمانے ماریں
 توڑے رو سوال کر یسیں توڑے عرض قبولے
 میں بھی دوہیں جہانی پھڑیا دامن آل رسولے
 یا نبی اللہ جے کجھ دتا قدر تینوں رب والی
 ذرے جتنا گھھڑانا ہیں ہتھوں ہوندا عالی
 او گہار طفیل تساڈے اسیں بہشتیں جانیے
 رحمت اتے لقا مہر دا پاک جنابوں پایے
 ہور کسے کجھ نیکی ہوسی توشہ خرچ قبر دا !
 مینوں بکو نام تساڈا گہناں روز حشر دا
 تینوں قوت بخشی مولی سبھ خلقت بخشاویں
 ہوندے زور سوال نہ موڑیں نبی کریم کہاویں
 دوست دشمن چنگا مندا جے کوئی ہوئے سوالی
 کد کریماں دے دراتوں موڑ آوے ہتھ خالی
 رکھی جھول تساڈی اگے پاؤ خیر یتیمیاں !
 او گہار کو چجیں بھریا بخشیں نبی کریماں
 کیتی بے فرمانی تیری بھلا پھر یوس راہوں
 نام اللہ دے بخش بے ادبی نہ کر پکڑ گناہوں
 خن نہیں کوئی ہوندا میں تھیں تیری شان قدر دا

طہ تے یس الہی صفت تساڈی کردا
بہت عزت لولا کی تینوں کی میں صفت سناواں
آل اصحاب سمیت سلامت ہور درود پچاواں
آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زبانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی ”



درمدح جناب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ

سرہ العزیز

واہ وا میراں شاہ شاہاں دا سید دو ہیں جہانی !
غوث الاعظم پیر پیران دا ہے محبوب ربانی
ناک دا دک ولوں اچا سچا حسبوں نسبوں
نیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر دسبوں
نیاں نوں رب دلوں آندے وحی سلام سنیے
وحی نہ محرم میراں تائیں دے بھیت اچھے
نام نزلوں او سنو بخشے حکم ایہو فرمایا
اعظم اسم تساؤا نالواں جس پڑھیا پھل پایا
آل نبیؐ اولاد علی دی سیرت شکل انہادی
نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی
سے برساں دے موئے جوائے سکے نیرو گائے
کھتھے روح فرشتے ہتھوں لکھے لکھ مٹائے
غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا
جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا
نیاں تے جدا کڑ آئی روح میراں دا پہتا
مشکل حل کرائی ہر دی قرب شاہاں دا بہتا
اوہ محبوب الہی جیسا جگ پر سخی نہ کوئی
مشت نمونہ سن خرواروں بکدن کیسی ہوئی
ڈیگر ویلے بکس مریدے کیتی عرض ضرورں
یا حضرت اج کوئی سخاوت ڈھکی نہیں حضوروں

باطن اندر کیتی سایاں سانوں نظر نہ آئی !
 یا کوئی ہور اسرار جیہا جس دیہاڑ لنگھائی
 حضرت نے فرمایا شہساجے لکھ باطن کیتی !
 لیکن تہاں نہ ڈھکی کوئی جو ہیتی سو ہیتی
 ظاہر بھی کجھ دساں تینوں پلک نہ جاندا خالی
 ایہو جیہی ہمیش سخاوت کھڑ دے روز سوالی
 ست دیہاں کوئی عاصی مجرم چن چن برے لیاؤ
 نظر اسا ڈی اگے رکھو ساعت ڈھل نہ لاؤ
 خدمت گاراں پکڑ لیاندے اوگہار نکارے
 میراں نظر کرم دی کیتی غوث بنائے سارے
 بک کوئی ولی اللہ دا ہویار کسے تقصیروں
 چور اچکاتے منہ کالا رب بنایا پیروں
 جتول جاوے نکلے دڑے لوک سہبودر کارن
 ایہہ مردود الہی مندا آیا ہے کس کارن
 منگیا خیر نہ پیندا کدھروں ناں ملدا گھٹ پانی
 بھکھاتے ترہایا وندا پکڑی چال نمائی !
 ترے سے سٹھ ولی دی قد میں لگا وارو واری
 اوہ تقصیر معاف نہ ہوئی دن دن ودھ تہاری
 صاف جواب ولیاں دتا توں مردود جنابی
 جے کوئی کرے شفاعت تیری اس دے باب خرابی
 اوڑک بکس ولی نے کہیا جا بغداد سہاوے
 اوہ میراں محبوب خدا دا مت تینوں بخشاوے

منہ کالا کر گیا نماں حضرت دی درگا ہے
 حق اوہدے وچہ رحمت منگی میرا شاہنشا ہے
 ہو یا حکم جنابوں میراں نہ کر اس دی یاری
 جو او پرالہ اس وا کرسی اسدے باب خواری
 اس گلوں محبوب الہی رس ہو یا مڑ راہی !
 جاں بک قدم اٹھایوں اونویں ہو یا حکم الہی
 ایہہ مردود زبانی بخشاں ہور ہزار اجیہا
 رس نہیں محبوب پیارے منیم تیرا کہیا
 دوجا قدم اٹھایا حضرت فیر کہیا رب والی
 دو ہزار اتے بک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں
 ترجبا قدم مبارک چایا آیا حکم حضوروں
 تیرے ہزار اتے بک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں
 تیرا کہیا کدے نہ موڑاں اے محبوب یگانے
 اوہ سارے جد قطب بنائے پیر پڑھے شکرانے
 ایسی عزت خاطر تیری رب دے خاص عزیزا
 آس تساڈی رکھاں میں بھی او گنہار نا چیزا !
 سیوا دار تساڈا حضرت کوئی نہ رہیا خالی !
 سخی دوار تساڈے اتے میں کنگال سوالی
 لکھاں خیر تساڈے لیندے بن منگے بن لوڑے
 دین دوان سبھو ہتھ تیرے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے
 میں پاپی شرمندہ جھوٹا بھریا نال گناہاں
 کہو آس تساڈے دردی ناں کوئی ہور پناہاں !

میں اٹھاں تے تہلکن رستہ کیونکر رہے سنبھالا
 دھکے دیوں والے بہتے توں ہتھ پکڑن والا
 توں پکڑیں تاں کوئی نہ دھکے پہنچ شتابی کر کے
 گھسن گھیرا اندر متارو لنگھ نہ سکاں تر کے
 تہلک تہلک کے منہ سر بھریا گندی گلی گیا ہاں
 تھکدا لوک تماشے حضرت میں بے حال پیاباں
 پاک نہیں ہتھ پکڑ اٹھاندے بھر یوں نال پلیتی
 یا میراں کی حال بندے دا جئے تھ سار نہ لیتی
 چوراں نوں توں قطب بنایا میں بھی چور اچکا
 جس در جانواں دھکے کھاناں بک تیرا در تھکا
 سن فریاد پیراں دے پیرا دھکا دیس نہ مینوں
 بے کساں دا والی تو ہیں شرم دتی رب تینوں
 آپ مہارے کچھے پیاں سٹ نہ جائیں مردا
 عرض کرن دے لائق شاہا خن نہ میں تھیں سردا
 عرض کراں شرمندہ تھیواں کی میں کراں ککارا
 منہ میرا کد عرضاں لائق ناقص عقل بیچارا
 مت کوئی خن ان بھاناں نکلے عاجز مفت مریواں
 رکھو قدم میرے سر حضرت سدا سکھالا تھیواں
 پچیاں دے سر صدقہ میں ول نظر کرم دی پاؤ
 شاہ مقیم محمد کچھے پاک جمال دکھاؤ !
 میں بھی جاناں او گنہار لائق نہیں جمالاں
 تینوں سبھ توفیقاں حضرت نیک کرد بد حالاں

درمدح جناب شاہ شاہاں حضرت میراں محمد مقیم تارک الدنیا

واصل الدین ساکن حجرہ منورہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
حضرت میراں شاہ مقیماں تیرا شان زیادہ
سوہنا سخی جدھے گھر جایا علی امیر شہزادہ
نوری ملک کریندے چوری حوراں منگل گلیا
بالا پیر لکھاں وا داتا دھن مائی جس جایا
عالم تے روشنائی ہوئی چڑھیا چین نورانی
حسنی سید پیدا ہو یا صورت یوسف ثانی
حجرے اندر کھریاں پہیراں دینی ڈنگے مارن
لعل بہاول شیر قلندر دم دم نال پکارن
طوطے میناں خمرے بولن دھن مقیم محمدؐ
گودی وچہ کھڑاوے جس نوں نبی کریم محمدؐ
جس نوں ویکھ سوا لاکھ ہو یا عارف اہل ولایت
کس نوں طاقت آکھ سناوے اسدے قرب نہایت
آل نبی اولاد علی دی واہ سید گیلانی !
دنگیر جنہاں وا دادا کون تنہاں وا ثانی
کتے جو درگاہ اوہدی دے شیراں اوپر بھارے
پیراں دے سر پیر محمد واہ واہ پیر ہمارے
پیراں دے درباروں پاوے دائم خلق مراداں
مینوں بھی کجھ شوق الہی بخشو سن فریاداں
دمڑی والا لعل تساڈا جس دی ہے منظوری
پاک جناب اونہاندی اندر مینوں کرو حضوری

درمدح جناب مرشد ہادی حضرت پیر پیرا شاہ غازی قدس اللہ

تعالے سرہ العزیز

بسم اللہ بسم اللہ اگوں مدح مبارک آئی
ہادی مرشدی جس دولے چارے کوٹ نوائی
مسلم ہندو کوئی نہ نابہ سیوے سبھ لو کائی
واتا سخی محمدؐ بخشا دن دن دیگ سوئی
عاجز نہ دھن اس دے در تے لکھ نعمت کھاندے
ہک دمڑی دا تحفہ لے کے دیدادان لکھاں دے
شاہ سلطان انہاندے بوہے عاجز بن دکھاندے
عاجز اس دے شاہ سداون اس دا مان رکھاندے
اس در دے سگ عاری کولوں شیر بہو کردا
اگے چڑھے نہ چڑی اوہدی دے باز شکاری ڈروا
بادشاہاں دا پیر کہاوے پیراں شاہ کر جاتا
پیرا شاہ قلندر غازی نت سوا لاکھ واتا
سیک لگے جد سیوک تائیں ترت سنے فرماداں
پہنچے کر تاکید محمدؐ پان مرید مراداں !
زندہ پیر کرامت ظاہر فیض ہمیشہ جاری
باغ نبی دا گل عجائب کھڑیا سدا بہاری
جمل جہان دھمی خوشبوئی جھلی داؤ کرم دی
واہ سمیل کرے بلغاراں قیمت پیندی چم دی
ساوی جھنگلی جو بن رگی جلوہ حسن کمالوں
شاخاں مستان سر لکائے دم دم جھولن جابوں

طوطے ، میناں ، خمرے ، بولن ، کونل ، مور ، لٹورے
 دھن پیرا دھن پیرا جس نے رزق اساڈے ٹورے
 بلبل بھنور گلاں دی باسوں پھر دے مست دیوانے
 ہد ہد کرن جہود عبادت سر پر تاج شہانے
 لکڑا اٹھ صبا حیں دیندے ٹھپ تمیم بانگاں
 بوزے تے کلچیاں سوزوں کر دے کوکاں چانگاں
 آٹھویں روز ہووے نت میلہ لوک زیارت آون
 شاہ مرداں تے مست قلندر پہیراں گج سناون
 پیر میرے دی دھوم چو فیرے آون ولی سلامی
 چمن خاک کریندے خدمت دعوی رکھ غلامی
 جنت شان مکان منور روپ ڈلبے ہر پاسے
 دراس دے نت نویں سوا لی پاون آس نراسے
 اوتریاں نوں پتر دیندا وچھڑے یار ملاوے
 در اس دے خاک ملن تھیں کوڑھ فرنگ اٹھ جاوے
 بوڑھے جہاز لگادے بنے ہر مشکل حل کردا !
 لڑ لگے دا شرم تسانوں پاک شہیدا مردا
 جس پر تیرا سایہ پیرا اوگن دے گن اس دے
 جانی دشمن دوست بندے جو دوکھی سو مسدے
 رحمت نظر ساڈی جیکر میں پر ہووے سایاں
 بخشہارے دی کی حاجت کجوعیب خطایاں
 توہین بخشہارا میرا نت ستاری کردا
 ظاہر باطن معلم تینوں تک برائیاں جردا

میں نکاری اوگنہاری پر تقصیر ہینچاری
 مان تران تساڈا حضرت شرم شہاں نوں عاری
 جو چاہیں سو لکھیں سایاں مالک لوح قلم دا
 میں مسکین حوالے تیرے توں ضامن ہر کم دا
 ہک مشکل بابجہ تساڈے سائے پشت پناہوں
 میں عاجز نوں نام اللہ دے رویں نہ درگاہوں
 سدا محمد بخش نماں ہلایا کرم فضل دا !
 تکیہ پرناں محض تساڈا نہ کجھ رلا عمل دا !
 کی مجال میری جے آکھاں انجہ کرو گل میری
 گل میرے ہتھ تیرے سایاں سا ہم پیانت تیری
 نہال عزیز مصاحبی لائق در تیرے سگ ستا
 کیتاں دا بھی نفر نکارا نفراں کچھے کتا !
 جس سر ہے دستار تساڈی میں بھی اس دے درتے
 خیر خیرایت بیٹھا کھاواں جے کجھ چھاندا درتے

دریاں مدح سجادہ نشین حضرت پیر مرشدی و باعث تصنیف کتاب

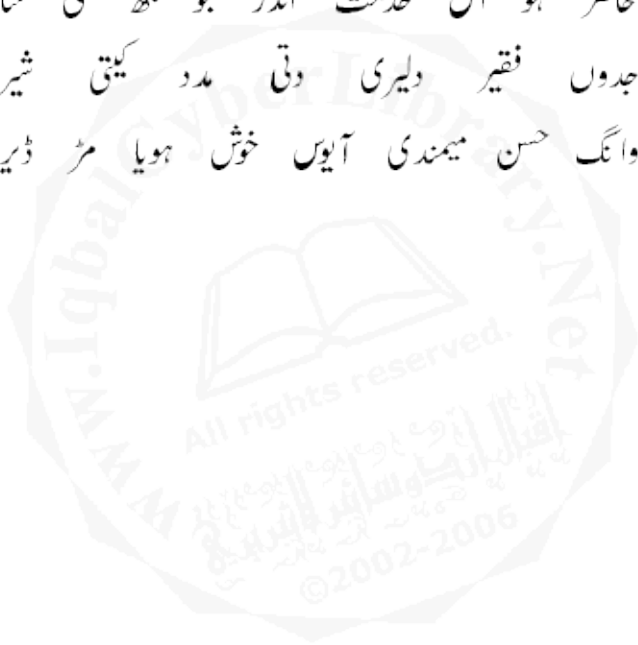
مے گوید

نخاں دی اوہ قیمت پاوے شعر میرے خوش لیندا
اوس صراف اگے جو تر دا سوء خزانے پیندا
شعراں وچہ طبیعت اس دی کر دی وال شگانی !
ایس زمانے اس نقدی اس پر تم صرافی !
اللہ بھاوے قدر شناسی اس جیہی اج کس نوں
رمز پہچانے معنے جانے ایہہ تاثیراں جس نوں
کدے عبادت کدے عدالت آپ نہ ہوندا داندا
نالے نازک طبع نہ جھلدی فکر نہیں گل پاندا
تاں ایہہ کم دسیندا مینوں آپ کرے تاں ہوندا
جے کوئی سخن کرے تاں اوہ بھی در یتیم پروندا
صورت خوبی سیرت خوبی ، خوبی ورتن چالا
تا نہیں نام مبارک اس دا خوبی بخشن والا
نام معین اندر دیا عام نہ سمجھیں تہ بھی
سادہ اسم بلاون پڑھدے مینوں ہوئے بے ادبی !
میرا ہے اوہ وڈا بھائی عمروں عقلوں وسیوں
دانشمند اکابر داناں بحر انظم دے کسبوں
شعراں دا سی شوق اونہاں نوں پڑھ پڑھ قیمت پاندے
ہر عاشق دے قصے تائیں خوب طرح دل لاندے
سیب ملو کے دی گل اونہاں کسے کتابوں ڈھکی
اس قصے دی طلب پیو نے میں دل کر دے چھکی !

چٹھی گھن سرے تے رکھی کھول جدوں پر ڈھٹی
 سوہنے لفظ عبارت مہنتی شہد شکر تھیں مٹھی
 کاغذ صاف منور گروا جیوں پھل اندر پتاں
 شاخاں و انگر سٹراں سدھیاں چوٹی تھیں لگ لتاں
 ہر ہر سطر مبارک حب دی آہی لہر روانی !
 لفظاں دے سب وچوں لہسن در یتیم معانی
 کندل وار پئے وچہ گھیرے زلف جیویں محبوبی
 مرکز نیناں مرگاں و انگر کون گئے سبھ خوبی !
 ایہ مضمون چٹھی دا آہا قصہ جوڑ شتابی
 چن چن خن پروویں تسبیح موتی سل خوشابی
 صفت حسن دی دکھ عشق دے جیوں موجاں دریا واں
 صلح لڑائیاں عیش قصبے باغیں میوے چھانواں
 یک بیک سنائیں سارے خن برابر کر کے
 وانگ مصنفان وڈکیاں دے دور اندیشے دھر کے
 نئے قصے بیت سی حرفی کی ہویا مدھ لکھے !
 ایسے سویں تسی بی میاں خن کرن ہن سکھے
 چھٹریاں وچہ ترترڈ ٹھولی آندی وچہ پوکھاں !
 یادیں زور طبیعت والا یا مرثائب ہوکھاں
 قصے اندر کسر نہ ہووے نالے رمز فقر دی
 صنعت بھی وچہ تھوڑی بہتی چلے لذت کردی
 پاؤں سیر بناویں قصہ تاں گل تیری جاناں
 اپنے مونہوں بن بن بہندا ہر کوئی گھٹھر سیاں

چٹھی ویکھ لگی حیرانی کجھ نہ آوے جاوے
 کون بھنجال فکر دا ہووے چنتا پنہ وڈاوے !
 گھمن گھیر فکر دے اندر پیا عقل دا ٹا
 ناں ایہہ لکھیا موڑن ہوندا ناں اوہ کم سو کھلا
 دوہاں دلاں تھیں مشکل ڈھکی کون کرے غم خواری
 جے اج مرشد اکھیں دے منگاں مدد یاری
 قصہ او کھانالے لماں زور کمی پنڈ بھاری
 ڈاڈے دا فرمان نہ مڑا روگی جند بچاری
 لج ضعیف اوداسی جیوڑا گھٹ جمعیت سی ول
 جانی رب محمد بخشا اوس گھڑی دی مشکل
 اس کم اندر بھلی فراغت تیز طبع ہوشیاری
 میرے کول نہ آہیاں ترائے عقل دتی پریاری
 رکھ امید سخی دے در دی نال یقین اعتبارے
 شاہ حضوری گھن وسیلہ جاء چھڑ یوس سرکارے
 پیر سچے دی تربت اگے دوئے سواںی ہوئے
 کیتی عرض قبول بزرگاں طالع جاگ کھلوئے
 اگا کہن فقیر حضوری بنہ لے لک جواناں
 کامل پیر کرے گا مدد ہو جاہ بھر مرداناں
 فرمائش دے تیر چونیروں آنون ویکھ تواناں
 ہوندے سچ محمد بخشا شاعر لوک نشاناں
 ضعف طبیعت دا تک میں بھی عرضاں مڑ مڑ کردا
 سائیں جی ایہہ کم نہ سوکھا سو جانے جو کردا

فیر اونہاں فرمایا میاں سچ کہیں توں سارا
پرچے وا ہر ولی دی ہوئی کرسی پار اوتارا !
مشکل حل کرلیسی مرشد تر جاسن تنخواہاں
حاضر ہو اس خدمت اندر جو لکھ گھلی شاہاں
جدوں فقیر دلیری دتی مدد کیستی شیرے
وانگ حسن میہندی آویں خوش ہویا مڑ ڈیرے



حکایت حسن میمندی کہ قصہ از و پیدا ہویدا شدہ

سنول حسن میمندی والی دساں کھول حکایت
جھتھوں اس قصے وی اول ظاہر ہوئی روایت
خبراں گھن کتاباں وچوں قصہ جوڑ سنایا
واللہ علم اوس زمانے کیونکر حال وبلیا
راوی لوک روایت والے پچھلے جگ دے دانے
ایہہ سبب قصے دا وسدے اندر بکس زمانے
غزنی شہر اندر بک آبا والی شاہ شہاں دا
نیکو کار بہادر سوہنا عادل سخی کہاندا
یوسف شکل سکندر شوکت نو شیرواں عدالت
خاتم حکم سلیمان نالوں خاتم نال سخاوت
خاصہ مرد عبادت اندر افسر سرسلطاناں
شاہ محمود اوہداسی نانواں روشن وچہ جہاناں
مرد کمال علم دا فاضل قدر شناس ہندوا !
قدر بقدری ہر بک تائیں دیئے روزینہ زر دا
شاعر کاتب حافظ قالم زاہد صوفی سارے
کھان انعام معاش جگیں نالوں نر دھن لوک نکارے
ہر جائے پردان شہاناں ہر جائے بخشیشاں
خادم مخلص سی فقراواں علماواں درویشاں
شاعر مرد سخنور دانے پاس اوہدے نت رہندے
شعر کلام عجائب قصے رہن ہمیشہ کہندے
خن کلام سنن دا دائم رکھدا شوق شہزادہ !

مجلس اندر شغل علم داروزوں روز زیادہ
 سیر سلوک حکایت قصے سندا نال طلب دے
 مٹھے چرب نوالے شاعر دیون شعر عجب دے
 قصے تے اخبار حکایت جیہڑے بادشہانے
 کردا سیر کتاباں اندر سندا سخن یگانے
 مجمع الحکایات آہی ہک کتاب وڈیری !
 ہک دن سیر اوسے دا کر دے رغبت نال گھنیری
 پڑھدے پڑھدے گئے اگیرے سندے کول کچھری
 ہے ہک باغ ارم دا کدھرے شارستان سنہری
 روئے زمیں تے دیس عجائب ہور نہیں اس جیہا
 پریاں دا اوہ ملک قدیمی آدم کدی نہ رہیا !
 شاہ شاہپال اوتھے کوئی ہویا افسر بادشاہندا
 نبی سلیمان جیودی جائے رہیا راج کماندا
 اوس گھر اندر بیٹھ ہوئی جو بن دے رنگ رنگی
 جے لکھ صفت زبانی کہینے فیر بھی اس تھیں چنگی !
 یوسف ثانی روئے زمیں تے اس بن کوئی نہ ہویا
 صورت ویکھ نہ چلدا پانی رہندا وہن کھلویا
 روپ اوہدے پر عاشق ہویا ہک سلطان مصر دا
 راج حکومت چھوڑ ملک دی چاپوس پندھ سفر دا
 رنج مصیبت دکھ قصبے جھاگ بلا قہاری
 اوڑک ونج سخن نوں ملایا ہوئی دوہاں دی یاری
 سیف ملوک اوہداسی نانواں شاہ عاصم دا جلیا

لے کے نال پری نوں آیا تاں مڑ راج کمایا !
 جاں محمود سنی گل اتنی شوق اندر وچہ دھاناں
 کیویں سبھ حقیقت سیئے جیوں جیوں حال دہاناں
 ایسا شوق پیا دل شاہے بھل گیاں سبھ کاراں
 اٹھے پہر ایہو دل خواہش ذکر ایہو وچہ یاراں
 میر وزی امراء بلائے ، شاعر عالم فاضل
 سمجھناں نوں فرمایا شاہے سینو ہر ہر عاقل
 یارو سیف ملوک جنے دا قصہ عجب نیارا
 اول تھیں لے آخر توڑی آکھ سناؤ سارا
 جاں جاں ایہہ کہانی مینوں ساری نظر نہ آوے
 دق طبع دل تگ رہے گا جان آرام نہ پاوے
 جو کجھ اوس جنے پر گزری راحت رنج مصیبت
 جمن مرن اوہدے تک ساری دسو کھول حقیقت
 چھٹی طرح اندیشہ پائیوس میر ، وزیر ، دیواناں
 جے ایہہ بات سناؤنا ہیں ہوساں مست دیواناں
 ایس کہانی دا دل اندر لگا عشق اسماں نوں
 جلدی پیدا کرو کدا ہوں کیتا حکم تساں نوں !
 دق ہوئے سبھ عالم فاضل شاعر بند زبانون
 لگی چپ امیراں تائیں فکر پیا دل جانوں
 فیلا بند کیتا شاہ ساڈا اس بازی دے دا دے
 ہو حیران سٹے رخ اگے کجھ نہ آوے جاوے
 کدھرے دس قصے دی ناہیں پٹے برے وچہ بندی

ہک وزیر وڈیرا آہا نام حسن میمندی
 دانشمند وزیر اکابر افسر وچہ وزیراں
 اس نے عرض گزاری شاہا مہلت دیہو امیراں
 آپو اپنی دانش اتے کرن سبھ تدبیراں
 مت ایہہ قصہ پیدا ہووے شاد کرے دلگیراں
 برس ویہاں دی مہلت لے کے ٹریا حسن اکابر
 نال لیا سو ہور سیاناں حکموں ہوئے نہ نابر
 شاہشاہ دی خدمت وچوں رخصت ہوسدھالے
 خرچ خزانے برس وہاں دے نال اسباب لدائے
 تحفے ہدیے تے نذرانے ڈالڑیوں سوغاتوں
 بادشاہاں دی خاطر پائے ہر قسموں ، ہر ذاتوں
 اٹھکے حسن میمندی ٹریا غزنی چھوڑ خراساں
 ناں دس بوجھ مقام کسے دی فضل اتے رکھ آساں
 چھوڑ وطن پردیسیں ٹردے ہر ہر شہر ولایت
 ہر درسوں ہر مکتب پچھدے کوئی نہ کہے حکایت
 بے ملک ولایت پھر پھر برس رہیا جد تھوڑا
 پھتے روم شہر وچہ آ کے چڑھے قصے دی لوڑا
 تحفے ہدیے لے نذرانے چیزاں وستاں نادر !
 اس نگری دے والی تائیں ملیا حسن اکابر
 مجلس بہن لگا اس شاہ دی غمدے خن الاوے
 بہت پسند اونہاں نوں آیا شاہ اس کول بہاوے
 بہت حسن دی خاطر داری شاہ لگا فرماون

موتی ہار پروٹے سخنوں ہر اک دے دل بھاون
 جدوں حسن میمندی ہو یا محرم وچہ دربارے
 مطلب اپنے دی شاہ اگے عرض تمام گزارے
 شاہے بہت مدارا کر کے کہیا سن توں بھائی
 ایس قصے دی دس اسانوں اگے کسے نہ پائی
 مجلس میری وچہ نہ یو یا اس دا ذکر کدا ہیں !
 ناں پڑھیا نہ سنیاں ڈٹھا قبض میری وچہ ناہیں
 پر ہک بڈھا خضر نمونہ عمراں دا سیلانی
 صاحب یمن کرامت والا چہرہ خوب نورانی
 سبھ ماکاں وچہ سیر کریندا ملک میرے ہن آیا
 جھگی پاء کنارے بیٹھا رب دل چت لگایا
 آمدرفت خلق دی کولوں بیٹھا ہے چھپ لک کے
 کرے عبادت دن تے راتیں نال ارادۂ جھک کے
 متے مراد کرے گا حاصل خدمت اس دی جاؤ
 حال حقیقت مطلب والی اس نوں آکھ سناؤ
 سن کے حسن زبانی شاہ دی لے رخصت اٹھ ٹریا
 اس بزرگ دے ڈیرے آیا اولوں نیواں اڑیا
 اگے رکھ نیاز شیرینی نیوں کے ہویا سلامی
 پیر تروٹھا آکھن لگا مطلب دس تمامی !
 گل حسن میمندی اپنی ساری کھول سنائی
 اوکھے ویلے باہوڑ پیرا تیری دھن کمانی !
 اندر تیرا شیشہ روشن سبھ جگ تائیں ویکھے

حل کرو ایہ مشکل میری جیوں جانو ہر لکھے
 ہادی راہنما اسانوں کراج راہنمائی
 مشکل حل مرادوں حاصل کریے شکر خدائی
 ہڈھے مرد پئی دل شفقت کہندا سن توں حسناں
 ڈھونڈ کروتاں مطلب پاؤ خیر تپہ میں دسناں
 میں بک واری سیر کریندا شہر دمشقیا سال
 باغ بازار مکان تکیندا بےتے روز رہیاساں
 ونج بیٹھا سال بکس دیہاڑے بادشاہی دربارے
 اخبارا دے علم کلاموں ذکر کھلا سرکارے
 ایہو قصہ پڑھدے آہے سیف ملوک والا !
 حسن بدیع جمال پری دا عشق گمایا لا لا !
 اوس شاہے دی خدمت جاؤتاں مت مطلب پاؤ
 ہمت کرو محمد بخشا سفروں سود لے جاؤ
 حسن ایہہ خبر مبارک سن کے بہت دلوں خوش ہویا
 اوسے مرشد کامل اگے عرضاں کر کر رویا
 رحم پیا دل پیر چے دے ویکھ او ہدی مسکینی
 مہر کرن دے لائق ڈٹھیوس خاصہ مرد یقینی
 ولی اللہ دے بھانڈا تک کے پاندے خیر حضوروں
 جیہڑا پاک غوروں خالی سو پر کر دے نوروں
 جہماں پیسہ پلے ناہیں خالی مڑن بازاروں
 نقد نصیب محمد بخشا بن قسمت کے واروں
 میٹ آکھیں فرمایا پیرے حسن بجایا یا

ڈیرے سنے پلک وچہ اس نوں شہر دُشِق پہنچیا
مقولہ شاعر

آہو ہمت مرداں والی ایہو کم کریندی !
مرداں دے در ٹہندے ناہیں شامت تدمریندی
جس جانی وچہ مطلب ہووے مرد پچاون کھلیاں
ملن مراداں منگیتاں نوں مرداں دے در ملیاں
ہوندی بند خلاص شتابی مرد پون جد ضامن
دھن نصیب اوہدے جس پھڑیا مرداں سندارا من
مرد ملے تاں درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کروا !
کامل لوک محمد بخشا لعل بنان پتھروا
جدول حسن مہمندی ڈٹھا ڈیرا وچہ دمشے !
لگا کرن تلائیش اس دی آندا جس دے عشے
ہر چارہ ہر ترلہ کر کے ہمت دا کر حیلہ !
بادشہانی مجلس پہتالے کے نال وسیلہ
دو تن روز گیا وچہ مجلس کرے سلام شہانے
ادب قواعد سخن سوچا دیں وسدا ہنر یگانے
جال کوئی روز کچھری بیٹھا بادشہاں دل پڑیا
سبھ وزیراں تے امراداں نال اوہدے چت چڑیا
وچہ حضور پسندی آوے جو گل کرے زبانون
بہت نزیکی محرم ہو یا نیک کلام بیانون
ہک دن حال حقیقت اپنی اول آخر توڑی
گوش گزار شہاں دے کیتی مطلب دی گل لوڑی

شاہ دمشق نے فرمایا مطلب سمجھ حسن وا
 ہے ایہ قصہ پاس اساڈے تاہیں حکم دسن وا
 زبدۃ الجوابے اندر لکھی ایہ کہانی !
 پر عامان وچہ پڑھنی تاہیں ایہو رسم پرانی !
 ماہ رمضان مبارک اندر کارن دل پر چائی
 دو تن خاص اسمیں رل بہندے پڑھدے نال ادائی
 ہر بک شاہ اساڈا وڈکا ایویں کردا آئیآ
 پر ایہ قصہ ظاہر کرنا منع انہاں فرمایا
 عامان وچہ نہ پڑھنا مولے ناں لکھنا لکھوانا
 وہٹی دانگ ستروچہ رکھنا تاہیں کسے دکھانا !
 ماں رمضان اندر پڑھ آپوں ٹھپ کے فیر چھپاندے
 وڈیاں دی ایہ سند قدیمی تاہیں اج گواندے
 عرض حسن میمندی کیتی وچہ حضور شہانے
 یا حضرت میں شوق سنن وا پھر یوس وچہ جہانے
 کیوں میں پڑوا ظاہر کرنا کاہنوں ستر اٹھاناں
 مر کر د بک وارساء فیر وطن نوں جاناں !
 شاہ دمشق نے فرمایا مٹھی نال زبانی !
 زبدۃ الجواب کھلے گی اندر ماہ رمضانے !
 قصہ سیف ملوکے والا تدوں سناساں تینوں
 چاہ مراد تیری جد پگسی دیں دعائیں مینوں
 جاسی فکر اندیشہ تیرا لوں لوں خوشی سہاسی
 مشکل حل ہوسی جس کارن ملکیں پھریں اداسی

سن کے سخن صحیح شہانے لگی آس حسن نوں
 ماہ رمضان تکے جیوں تکرے عیدی والے چن نوں
 رکھ اوڈیک نچا بیٹھا جلد نویں سدائے !
 دولت خلعت بخش تمامی عزت نال ودہائے
 سینکڑیاں تھیں دو چن کڈھے ماہر دھنی قلم دے
 خوشخط بہت صحیح شتابی استا کار رقم دے
 دے دولت وڈیانی خلعت ایہہ صلاح پکائے
 جاں رمضان مبارک اندر شاہ کتاب سنائے
 تساں دوہاں چھپ بہناں چوری خاطر ایسے گل دی
 قصہ سیف ملو کے والا لکھ لیناں کر جلدی !
 قانون گو تسلی دیندے کافی پکڑ بہاں گے
 توڑے جلد پڑھے کوئی کیا لکھ صحیح لہاں گے
 جاں رمضان مبارک آیا حسن کیتا ش
 قانون گو کیتے مڑ تکرے دے کاغذ سمیانہ
 زبدۃ الجواب کھلائی ہو یا حکم شہانہ
 کہ حسن میمنہ دی سد یا دوتن ہور دیوانہ !
 قانون گو حسن نے چوری پڑھے وچہ بہائے
 آپ حضور شہانے بیٹھا وقت مبارک آئے
 جاں سلطان دُشِق شہر دا پڑھن لگا ایہ قصہ
 سن سن کنبے رکھ چمن دے لے حالت دا حصہ
 ثابت ہوش رہے وچہ پڑھے قانون گو قرارے
 اول اخیر تیک قصے دے حرف صحیح اتارے

جاں قصہ لکھوا حسن نے قابو کیتا چوری
رخصت لین لگا درباروں فوج وطن نوں لوڑی
اٹھ حسن نوں رخصت کیتا شاہ دُشَق شہر دے
خلعت تحفے ہدیے دتے جے کجھ آہے سر دے
قصہ گھن وطن نوں ٹریا نال خوشی خوش حالی
مہلت اچے نہ کی آسمی آن دتی اس ڈالی
بہت انعام دتے سلطانے خلعت ملک جاگیراں
اوہ حسن میمندی کیتا افسر وچہ وزیراں
ایس قصے دے پچھے ہویا رتبہ اس دا عالی
جے کوئی رنج مصیبت جہاگے کدے تگے خوشحالی

سیر شکاراں تے بند قیداں نالے صلح لڑائی
 سوگ ویاہ محمد بخشا ہر گل اس وچہ آئی
 رستم وستی حال شکستی دہشت بھاج دلیری !
 خوف امید محمد بخشا اس وچہ گھنی گھنیری
 بات مجازی رمز حقانی ون وناں دی کاٹھی
 سفر العشق کتاب بنائی چھپی وچہ لاٹھی
 جہماں طلب قصے دی ہو سی سن قصہ خوش ہو سن
 جہماں جاگ عشق دی سینے جاگ سویلے روشن
 شاعر دی آزمائش آہی ایس قصے وچہ بھائی
 ہر رنگوں خوش سخن سناوے تاں اس دی دانائی
 خوشیاں اندر ادھو جیہا واہ درواں دل وھایا !
 صفت کو صفت اندر فرما دے سخنوں سخن سویا
 جنگ لڑائیاں کانگاں اندر گج کڑک کے آوے
 سفر وطن تے ماتم سوگوں پورے سخن سناوے
 ہر ہر فن ہنر وچہ ہووے ماہر تے یک فنی !
 لطف خدائی نال عطائی تاں اوہ ہوندا سنی
 نعتاں ورتن وان لیاوے معنی وچہ عجائب
 لیکن ایسے ملوں نہ ہوون ہر ہر نظروں غائب
 قصے ہووے کسے دے اندر درد اپنے کجھ ہوون !
 بن پیڑاں تاثیراں ناہیں بے پیڑے کدرو ون !
 درد لگے تاں ہائے اُکھے کوئی کوئی رہندا جر کے !
 دلبر اپنے دی گل کیجئے اوراں نوں منہ دھر کے

جس وچہ گجھی رمز نہ ہووے درد منداں دے حالوں
 بہتر چپ محمد بخشا سخن اچھے نالوں !
 جو شاعر بے پیڑا ہووے سخن اوہدے بھی رکھے
 بے پیڑے تھیں شعر نہ ہوندا اک بن دھوں نہ دھکھے
 دیکھو دیکھی بیت بناون شعروں خبر نہ پاوون
 ایس طرحاں تے صفتاں سٹھاں بہتے ڈوم بناون
 روی ردیف نام نہ جانن قافیوں بدھ نہ کائی !
 وزن برابر ٹھدا جڑوا صنعت رسم نہ بھائی !
 سخن بھلا جو درووں بھریا بن درووں کجھ ناہیں !
 نڑاں کماواں فرق رہو واکیا کانے کیا کاہیں !
 درد مندوں دے سخن محمد دیہن گواہی حالوں !
 جس پلے پھل بدھے ہوون آوے بو رومالوں
 ہک علم دے زوروں کر دے اوہ بھی ظاہر دسا
 جس پر ہووے عطا الہی سخن نہ چھیداتس دا !
 دانشمند پچھان کریندے عامان سار نہ بھائی
 لکڑہارے لین بازاروں جو سستی مٹھیائی !
 میں بھی وچوں عیسیں بھریا دساں ہنر زبانوں
 اکھیں والے عیب چھپا ہوکراں سوال تسانوں
 بھائی دی فرمائش منی جو آیا سو کہیا
 سخن کرن دے لائق کتھے میں بے علم اجیہا
 بھائی لفظ بولایا جتھے ہوگ مخاطب بھائی
 بھائی سو جو بھا کر یسی کم وڈیاں وڈیائی !

درمدح استاد و التماس پیش ایشان کہ قصہ را اصلاح دہند

حافظ عالم فاضل صوفی سالک راہ ہدایت !
دائم مست محبت اندر عارف اہل ولایت !
خاص غلام امام وڈے دے صاحب میرے سردے
ہے اوہ خاک اساڈا سرمہ جس رستے پر پھردے
میں شاگرد نکارے اتے نظر مہر دی تکلن !
اس نئے دی کرن مطالع دیہن صلاح نہ اکن
سچے مرد نگاہ کرم دی نام اللہ دے پاہو !
اوگن ہارے دے لکھ اوگن پلا دے چھپا ہو
جیسے بھانڈے تیجے آوازے کیا نیویں کیا اچے
میں ہاں نال پلیتی بھریا خن ہوون کد سچے !
خن میرے چاپاک بناون ہے توفیق آزاداں
چوہڑے دا پت مومن ہوندا جاں ملدا استادان
شعر میرے پر کرو نگاہاں پارس نظر جہاں دی
توڑے پتھر خن بندے دے کریو سونا چاندی
اوہ خطائی میرے بھائی جو جو بات !
جو سبھ گل سچاویں لکھی پیر سچے دی گھلی
وکیہ الغوزہ ، سکی لکڑی ، اگی بالن والی !
ہر ہرجائی رخنہ موری اندر سارا خالی !
جاں مردے منہ لائی بھائی کج لئی ہر موری !
نیک انیک آوازے نکلے پھوک جدوں وچہ ٹوری
سارگیوں تک حال اساڈا خشک لکڑ کس کم دی !

وچوں بھگی ، باہروں ڈنگی کچی کچے چم دی !
کلیاں موراتے کینس بہنن چھیک پے ہرجائی
باراں گان لگی جدیاراں تاراں چاٹڑو جائی
بے سر بولے تاں بول اس دا بولی شوہ نہ بھاوے
چپ کراوے کن مروڑے فیر سراں پر لیاوے
یار بولائی سر پر بولے ہر گنہیں من بھانی
جس ادہ رنگ ہوا نہ پانی کداس بات پچھانی
اندر خالی تے منہ کالا طبلہ چم کچے دا !
کچے بول اسنادا پانداجاں سر تھ سچے
اتنی رمز پچھانوں یارو بہت کہاں کی گلاں
میں کڑیوں تھ وانگ بلوچے جدھر چلاوے چلال

التماس پیش خوانندگان ونویسندگان وشنوندگان کہ پردہ پوشی کنند

دانشمندو سنو تمامی عرض فقیر کریدا
آپوں چنگا جے کوئی ہووے ہر نوں بھلا تکلیندا !
تک تک عیب نہ کر دے و اندے چنگے لوگ کداہیں
نکتہ چینی فتنہ دوزی بھلیاں دا کم ناہیں !
عیبوں پاک خداوند آپوں کون کسے نوں آکھے
کاہنوں گل کسے دی کرنی میں بھی شاعر بھاکھے
میرے نالوں ہر کوئی بہتر مہیں بچ ایاماں
تھوڑا بہتا شعر سخن دا گھانا و ادھا جاماں
جتھے جتھے گھانا دا ہدا جے میں انگل دھردا
احمد یار مصنف و انگریزاں کوئی معلم کردا
تھوڑی بہتی تہمت کولوں کون کوئی بچ رہندا
پر میں آپوں اوگن ہارا دوسریاں نہیں کہندا !
پردہ پوشی کم فقردا میں طالب فقرواں
عیب کسے دے پھول نہ سکاں ہر ہک تھیں شرماناں
جس نوں عشق کسے دا ہووے تس دے عیب نہ دسدے
نخاں دے جو عاشق بندے عیب نہ ڈھونڈن اسدے
کرم کرو تے عیب چھپا ہو پڑھو سنبھالا کر کے
ڈونگی نظرے مڑ مڑ سمجھو لنگھ نہ جا ہو تر کے
ناں شیخی وڈیائی کوئی جھول اڈی کجھ پاؤ !
جے کوئی سہو خطائی ہووے بخشو تے بخشاؤ !
میں بھلاتے تسیں نہ بھلو سمجھ بناؤ معنے

چلدے گھوڑے نوں مت مارو چابک مہنے طعنے
 سنیاں میں جد حشر دہاڑے نکا لیکھا پڑسی !
 بریاں نوں رب نیکاں پچھے بخش جنت وچ کھڑسی
 سخاں وچ تسیں بھی جے کر ویکھو خن اول !
 خلق خدائی کر کے کج گھت شرم دا یلا !
 سکڑیاں تھیں جے ہک آوے بیت پسند تسانوں
 اوس ہک چنگے پچھے بخشو سارے مندا سانوں
 شعر میرے اس ملک اپنے وچ مول نہ پاندے قیمت
 دور درا اڈے جس نوں لکھن جانے بہت نفیست
 کیسر سستا ہے کشمیرے پچھو مل لاہوروں !
 پستہ تے بادام محمد سستے ملن پشوروں
 کرے سوال فقیر محمد پڑھنے والے تائیں
 رونق کھڑیں نہ شعر میرے دی نال ادا سنائیں
 باجہ ادا آواز ریلے گدا شعرا لوناں !
 دودھ اندر جے کھنڈر لائیے مٹھا ہوندا دوناں
 سٹ پٹا کر کے پڑھیاں لذت کجھ نہ رہندی
 جس دے بیٹے نوں کوئی مارے کداس دی جند سہندی
 جیونکر بیٹے تساں پیارے تیویں بیت اسانوں
 بیٹے نوں کوئی انگل لائے لگدے بیت تسانوں
 دشمن وانگ دے اوہ سانوں جیکوئی بیت تروڑے
 بیٹے نازک لال سندر دے ایویں کن مروڑے
 ربادائیں پناہ انہاں تھیں جو ایسے کم کر دے

سیم سچے دا ستم بناون عم دانے غم کر دے !
 شکر الحمد خداوند تائیں باہر حد شماروں
 ایہہ فرمائش پوری ہوئی وبل لدھی سر بھاروں
 گادی والے دے نام اتے نسخہ ایہہ بنایا
 صلہ سخن لوڑاں ہر کوئی دیندا آیا
 شاعر اتے رہے ہمیشہ شاہ فرمائش کر دے
 پر جاں دار صلے دی آوے دے دولت گھر بھر دے
 اگلے شعر بناون والے آہے مرد آزادے !
 صلہ سخن دا کسے نہ سٹیا جو بخشن شاہزادے
 بک بک سخن میرے دی قیمت پاؤ نال انصاف
 دیہو دعائیں جے میں کھوٹا تراں اگلے صراف
 امت اپنی وچہ رلائے پاک رسول بندے نوں
 حضرت مرشد مڑی والا کرے قبول بندے نوں
 سن مقدس ہجری دساں باراں سے ست داہے
 ست اتے دو ہور محمد اوپر اس تھیں آہے
 ماہ رمضان مبارک اندر وقت بہار گلابی !
 سفر العشق مکائی مولیٰ ہو دس فضل جنابی !
 عمر مصنف دی تدآہی تن داہے تن کیے !
 بھیمن وڈی فرماندی ایہو پتے رے نوں کچے
 جہلم گھاٹوں پر بت پاسے میر پورے تھیں وکھن
 کھڑی ملک وچہ لوڑن جیہڑے طلب بندے دی رکھن
 پڑھنے سننے والے بھائی شوق دیہے رب سائیں

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

کون بندے نوں یاد کر لسی ڈھونڈے کون قبر نوں !
کس نوں درد اساڈا ہوئی روگ نہ رنڈے درنوں
روح درود گھنن سبھ جا سن آپو اپنے گھرنوں
تیرا روح محمد بخشا تکیسی کیہڑے در نوں
ناں گھر چاڑے نانا سکھ ڈٹھے نانا کجھ کھٹی کھٹی
نہیں کسے دل لہنا کوئی نانا چھڈ چلے ترئی !
جے کجھ آیا سو منہ پایا تلی رکابی چئی !
خالی ہتھ محمد بخشا ٹری نکاری لئی
انس اولاد تساڈی بھائی پڑھسن بیٹھ قبر تے
اٹھویں روز دیون گے گلی جے کجھ گھر وچہ درتے
مینوں ہور نہیں کوئی پاسا آسا کس دے گھر تے
جاسی روح محمد میرا پیر پچے دے درتے

کلمہ چند در بیاں اوصاف عشق و عاشق و حلاوت اہل سوز و رگداز، محرم

راز

سدا سکھالے اوہو بھائی عشق جنہاں گھٹ آیا
مرہم پھٹ اونہاندے بھانے کو جیہا سکھایا
- - -
تاج تخت سلطانی تج کے ٹھوٹھا پھرن گدائی
رکھ امید جن دے در دی کشن جو بن آئی !
دم دم پین شراب غماں دے دم مولے
وٹ جھلن وٹ پان نہ متھے واہ تنہاں دے رولے
مٹھا نشہ شراباں والا پروچہ تروٹک پھکی !
بلبل نوں خوش صحبت گل دی بری کنڈے دی دی
کر کر یاد جن نوں کھاندے بھن بھن جگر نوالے
شربت وانگ پیاوے ہتھوں پیون زہر پیالے
فیر خلاصی منگدے ناہیں جو قیدی دلبر دے
پھای تھیں گل کڈھ دے ناہیں ہوئے شکار اس گھر دے
جھلن بھار ملاوت والے عشقے دے متوارے
بھکھا اوٹھ ہووے مستانہ بھار اٹھاوے بھارے
حال اونہاں دا کس نوں معلم پھر دے آپ چھپایا
دل وچہ سوز پتنگاں والا چہرہ شمع بنایا !
باہروں دس میلے کالے اندر آب حیاتی
ہوٹھ سکے ترہایاں وانگر جان ندی وچہ نہاتی
شہر اجاڑ ڈھونڈ یندے وتدے دلبر یار بغل وچہ

گنگے ڈورے کن زبانوں معنی سب عقل وچہ
 رات وہاں گل لایا جانی بک دم جدا نہ ہوندے
 عاشق رجن نہیں محمد بھر بھر ہنجوں روندے
 جنہاں عشق بندے دا لگا صبر آرام نہ تنہاں
 ستے بیٹھے اتول ویکھن لٹ کھڑے سن جنہاں
 ایسا صدق لیاون اس تے سچے نال وھیانے
 اس بن باغ بازار نہ بھاؤن لاؤن اک جہانے
 ہور کسے دی چاہ نہ رہندی سٹن سبھ آشتایاں
 ماؤ پیو تاں دل وچہ وسدے نوں لوں وچہ سمائے
 شرم حیا نہ رہے کسے دا جھلن بدی خواری
 دلبر باہجوں صبر نہ کر دے جنہاں لگائی یاری
 جے اوہ جان پیاری منگے تر ت تلی پر دھردے
 سر لوڑے تاں سہل پچھان رتی عذر نہ کر دے
 اس ہوائے حرص ہواؤں ایسا ہے چت مسدا
 جنہاں عشق حقیقی لایا کرو عجب اس دا
 حالاں اندر کرو نہ حجت بھلی نصیحت بھائی
 حال مہاں دا ارب معلم ہور کی جانے کاٹی !
 ہر دم ذکر سخن دے اندر کل جہان بھلاؤن
 دل جانی دے عشقے کولوں اپنی جان رلاؤن
 بک دلبر نوں دل وچہ رکھن سبھ خلقت تھیں نسن
 ویدن وید نہ جانن مولے کہو کی دارو دسن
 کن آواز پوے ہر ویلے پہلے قول الستوں

قَالُو اُبلّی کو کیندے بھائی او سے ذوقوں مستوں
 وچوں آتش باہروں خاکی وسدے حالوں نخستوں
 جے ہک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں
 جے ہک آہ درد دی مارن ہوندا ملک ویرانی
 کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندیں رہے نہ پانی
 داؤد انگ پھرن سبھ ملکیں ہرگز نظر نہ آون
 چپ رہن کستوری وانگوں فر خوشبو دھاون
 راتیں زاری کر کررو نون نیند آھیں دی دھوندے
 فجرے او گنہار کہاں ہر تھیں نیویں ہوندے
 ساس رہن رت ماس نہ ہوون کالکھ جسے مل کھاں
 جاں سک ہوویں وال محمد زلف تجن دی رل کھاں
 رکھوں تروڑ لیے پت سادے بھن مروڑ ٹکائیے
 ہرے بھرے سن آباں والے دھپے پاء سکائیے
 لنگری ڈنڈے گھوٹ پیچارے صورت بھن گوائیے
 تاں دلبر دے پیریں لگی مہندی رنگ لگائیے
 جنبی دا ہک وال وہی دا غسلوں رہے جے سکا
 او سے حال رہے گا جنبی غسل نہ جائز اکا !
 جے ہک وال تیرویوچہ میاں اپنی آپ خودی دا
 تاں بھی بہت نرگ نون بالن اکسے عیب بدی دا
 کی کجھ بات عشق دی دساں قدر نہ میرا بھائی !
 ایہہ دریا اگے دا وگدا جس والا ہنگ نہ کائی !
 جس نے قدم اگیرے دھریا سویو سٹریا سٹریا

پر اتھے سڑ مرن حیاتی اینویں گل نہ اڑیا
 جیون جیون جھوٹا مانواں موت کھلی سراتے
 لکھ کروڑ تیرے تھیں سوہنے خاک اندر رل ستے
 جہاں عشق خرید نہ کیتا اینویں آگتے
 عشقے باجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے
 جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس تھیں چنگے
 خاوند دے در راکھی کر دے صابر بھکھے ننگے
 عشق باجھ ایمان کوہیا ایمان سلامت
 مر کے جیون صفت عشق دی دم دم روز قیامت
 پل صراط عشق دا پینڈا سو جانے جو ٹروا
 آس بہشت دلیری دینا نرگ وچھوڑا کھردا !
 لکھ جہاز ایسے وچہ ڈوبے کبھڑا پار اوتردا !
 ایس ندی دیاں موجاں تک کے دل دلیراں بھردا
 عاشق بن سکھا لا ناہیں ویکھاں نیوں پتنگ دے
 خوشیاں نال جلن وچہ آتش موتوں ذرا نہ سنگدے
 بے لکھ زہد عبادت کریئے بن عشقوں کس کاری
 جاں جاں عشق نہ ساڑے تینوں تاں تاں نہجے نہ یاری
 جہاں درد عشق دا ناہیں کد پھل پان دیداروں
 بے رب روگ عشق والا وے ٹور نہیں کوئی داروں
 پاک شہادت قتل ہووے گا بے کراس تلواروں
 سدا حیاتی جان محمد مرناں ایس آزاروں
 چاہیے عشق سپاہی ایسا میں نوں مار گواوے

تھانہ کدھ طبیعت والا صفتاں سبھ بدلاوے
 پکا پیر دھریں جے دھرنا تلک نہیں مت جاوے
 سو اس سے بچے محمد جو سر بازی لاوے
 یار کرے جدا پناتیوں چھٹس ہور اشنایاں
 ماؤ پیو بھن یاد نہ رنسن حرص نہ بھیناں بھایاں
 جدوں جمال کمال دے گا سوہناں لعل پیارا
 دیکھن مال حلال ہونیں گا چھوڑ جنجال پسارا !
 خلقت تھیں گم ہو یا چاہیں گم ہو یا نہ پائیں
 براں وچہ درندیاں وانگوں چھپ چھپ جھٹ لنگھائیں
 نالے لاغر لسا تھیں نالے زور تواناں !
 نالے عاقل دانا ہوئیں نالے مست دیواناں !
 کدے نچا بیٹھ سکھلا دھاگے لائیں جلی !
 کدے اٹھائیں اگ جلاں جلی بستر کلی !
 جھاں دلبر پایا اوناہیں ناں پرواہ کسے دی
 وچہ گوٹے توحید انہاندے ناہیں جاء کسے دی !
 فارغ ہیں اوہ عقلوں ہوشوں ٹردے اپنی ٹورے
 اوراں دی پند مت نہ سندے کن انہاندے ڈورے
 سکے پیرندی تھیں لنگھن وچہ سمندر چلدے
 ہرگز مثل سمندر کیڑے آتش وچہ نہ جلدے
 ناں چنگیاں اکھوایا لوڑن مال خلقت دی منتے
 لوکاں دی کد بھاوت چاہن جو بھاوے در کتنے
 وچوں نور الہی رنگے باہروں کالے کفی

تاں اوہ میرے وانگوں یارو دل جنجوں گل افی
 مٹھی چھاں اتے پھل والے وانگ انجیر انگوراں
 تاں بے فیض اساڈے وانگوں کوڑے متھے کھوراں
 خاص انسان اونہاں نوں کہیے جنہاں عشق کمایا
 دھڑ سرنہ نہ آدم بندا جان جاں ہر نہ پایا !
 اوپر جلی مونہوں جلی اندر نہیں تجلی
 جب لگ عشقوں جان نہ جلی بھٹھ جلی کیا جلی
 اول الف اکال ہونویں نقطے چھوڑ جنجانی
 بکو صورت بکو ہندسہ بہت حسابوں خالی
 کدھیں دل کھلونویں سدھا کر کے ہمت عالی
 اندر الفت ہوئی الف دی تاں افی گل ڈالی
 چارے ترکاں جوڑ بناویں تاج مبارک والے
 دنیا ، عقبی ، اپنے آپوں ، ترک ترک دی نالے
 تاج سوہے جے نبی سلیمان ہد ہد کول بہالی
 تاں ہیں توں ولایت والی رتے عالی عالی !
 جلی دے ترے اکھر بھائی سمجھ اشارت ناموں
 جیموں جاگن سنج سویرے لنگھن کشن لاموں
 مٹیوں یاد کرن ہر ویلے دلبر ہر انداموں
 جلی وچہ محمد بخشا چھپ رہو ہر الزاموں
 قل وچہ سیلی دے نشانی جھل عشق دا پھابا
 جھڈ گرانی ہو سیلانی پکڑ بجن دا راہا
 گل میرے ہتھ تیرے شاہا عذر نہیں کجھ آہا

سیل بجن دی سمجھ محمد تاں سیلی دا لاہا
 نفس فسادی مارن کارن کس لے کمر جواماں
 آساوا پھڑ عاصا ہتھ وچہ ہو جا شیر تواماں
 رات ہیری ڈھونڈ چو فیری جنگل بار ویراماں
 پتھر طور دلے دے اتے دے نور شہاماں !
 کتیں سوت اخلاص عمل دا بیٹھ نورے دی لوئی
 پان پریت دوکان دوکھاں دا انے کریگر کوئی
 سدھ بدھ ہوش جہانے سارے دی کملی ہوئی
 اول نہہ گلو طعاموں فیر گلوبند لوئی !
 سڑآپوں دیہہ لذت ادراں مثل شراب کباباں
 آپ فنا ہو ذاتی رل کھاں وانگن آب حباباں
 جنھاں جام الستول پیتا رل کے نال اصحاباں
 روز حشر تک نہیں محمد تروٹک مست خراباں
 چھم چھم تیر پون تلواریں عاشق ناں ڈر رہندے
 عشق پرہیز محمد بخشا نہیں کدے رل بہندے
 محرم باجہوں بھیت بجن دا ہر بک نال کہندے
 بدی ملامت قہر قیامت سو سو سر پر سہندے
 عشق لگاں شرم کو یہا اوہ آتش ایہہ پولا
 لائق ہو نالائق بندے سن بھائی مقبولا
 بیدرداں نوں پچھو ناہیں درد مندوں دا رولا
 مرجیون تاں واقف تھیون عشق نہیں پٹ کولا
 دیندے جھڑک جواب پیارے پھیر نہ آویں اتھے

جے آویں تاں قتل کراں گے اسیں کتھے توں کتھے
 جاہ میاں نیوں لا اس جانی قدر ہوئے کجھ جتھے
 جے لکھ دیہن صلاح بچن دی عاشق بک نہ متھے
 چیتا چیتا کند نہ دیویں عشق لڑائیوں اڑیا
 سولے جاسی برخور داری جو اس سولی چڑھیا
 موتو اقبل ان تموتوا والا حرف صحیح جس پڑھیا
 اس میدان محمد بخشا سر دتا پھر کھڑیا
 جے توں عاشق نیاں لوڑیں پلا پکڑ بجن دا
 جان منگے تاں دیہہ شتابی صرفہ کریں نہ تن دا
 تن بھی تاہیں جنت جاسی خلعت لیے مرن دا
 دوزخ موت محمد جھاگے رکھ کے چاہ ملن دا
 ہالی لوک کریندے واہیاں سکدے دھچے سڑدے
 سارے رنج بھلے جدرج کے من پاپاں گھر کھڑدے
 کہناں دی کھیں کھیت کمانی چھیکر گڑے گوائے
 پوری پئی پریت انہاں دی مردے باز نہ آئے !
 عاشق نا امید نہ ہوون دن دن لمیاں آساں
 جے سو وار کھدیڑن درتوں کو کن کدے نجاساں
 جے توں طالب راہ عشق دا چھڈ واماں وسواساں !
 ہمت دا لک نہ محمد رکھ آساں پیا پاساں !
 دلبر جس دا کوئی نہ ثانی جو بن دا متوالا !
 ہار نہ نیت پریت اوہدی دی نیہوں کمانیں لالہ
 جس بن بکدے جال نہ تھیندی اس بن کیونکر زمیں

دے جواب کھڑے توڑے فیرا دے ول ڈھسیں
 جے دلبر مونہ لائے ناہیں توں مکھ مول نہ موڑیں
 ڈونگی ندی عشق دی اندر جیو جامہ سبھ بوڑیں !
 جے اوہ نال نہ چلن دیوے پچھا کدے نہ چھوڑیں
 لا تقنطوا من رحمۃ والی آس امید نہ توڑیں
 جاں توں سردے پیر بنا کے مگر بجن دے چلیوں
 تاں فرپرت دلا سا دیسی جانی سنگت رلیوں
 کہسی ہور نہ کوئی تیرا لوڑے سین توں مندا
 پئے قبول محبت تیری میں صاحب توں بندا
 کیتے رب پئے دے اتے صابر شاکر رہناں
 اس بن ہور نہیں کوئی والی و نچ کس دے در ڈھیناں
 تختوں لاہ بہاؤے قیدی ہو نمانے بہناں
 دھیں بھریا حال محمد فیر اوے نوں کہناں
 آپے غم لگاؤے سانوں آپ کرے منخواری
 آپ پھٹے چھک گلپیں سٹے آپ کریندا کاری
 بادشاہاں دا شاہ کہاؤے نال غریباں یاری
 عسروں یسر غریب نوازی کم سدا سرکاری
 اس نوں بھلے بھلیرے ساتھیں فرماندار سپاہی
 کجھ پرواہ اساڈی ناہیں دائم بے پرواہی

ذکر منزل استغنا

بے پرواہی منزل ناہیں جس وچہ سود سوداگر !
بے نیازی دی چھکے اگے دو جگ لکھ برابر !
ست دریا اوتھے بک قطرہ ست دوزخ چنگاری
آٹھ بہشت ہوئے گم سارے تاں بک پھول بہاری
باغ بہشت ویرانی وسدے دوزخ سارے بجھے
کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی خشنش دا نگر تجھے !
جس جنگل دے کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی وہندا
کالا کاگ جدوں رج کھاوے فرکی باقی رہندا !
لکھ ملائک نوری غم تھیں دانگ پتنگاں جلیا
تاں بک آدم خاکی والا روشن دیوا بلیا
لکھ جسہ طوفانے اندر ڈب بے روح ہويا سی
اس درگاہ اندر مقبولی تاں بک نوح ہويا سی
سے لشکر بک مجھڑ مارے بک خلیل اعظم توں !
لکھ معصوم شہید ہوئے سن بک موسیٰ دے دم توں
لکھ خلقت گل جنجوں پائے خارج ہوئے ایمانوں
تاں بک مہتر عیسیٰ ہويا محرم سرحقانوں !
لکھ جانی لکھ چت وکائے سنے چیاں دے سائیں
تاں معراج ہو یا بک راتیں ختم نیاں تائیں
نویں پرانے چنگے مندے اتھے قدر نہ کائی !
خواہے گریہ زاری کچے خواہے کرو نہ بھائی
جے کر سبھ جہان محمد بھیجن مثل کبابے

اس منزل وچہ معلم ہوندا وانگ خیالے خوابے
 جے لکھ جانی صدقے ہون جھل کے تیغ پر دم دی
 کجھ پرواہ نہیں دریا دے بک قطرے شبنم دی
 جے لکھ سیس رن وچہ خاکے کر کے عشق پیارا
 جیوں سورج دے نوروں چھپیا ذرہ بک نکارا
 سبھ آسمان جھڑن تاں جا پے پت درختوں جھڑیا
 چوواں طبق ڈبن تاں جیویں لکھ باروں بک کھڑیا
 دوئے جہان محمد بخشا جے سبھ ہون نبودے
 گھٹ ہویا بک ریتوں دانہ وچہ تھلاں دے تودے
 آدم جن ہو دن قربانی کنی بکو بارانی !
 جیو جامے جل جان سارے کھتھا وال حیوانی
 جے سبھ عالم فانی ہون اوتھے کجھ نہ خطرہ
 کی ہویا کی گھانا دا ہدا گیا سمندروں قطرہ
 کتھے آدم ، کتھے پریاں ، کتھے حور فرشتے
 کتھے شاہ امیر سوداگر کتھے ہور سرشتے
 کتھے نی اوہ بدن نورانی کتھے جانی پاکاں
 ہے کی تھان محمد بخشا داد پانی اگ خاکاں
 جو ہویاں سو ہون اگوں کیا نیکی کیا بدیاں
 بے پرواہی دے وچہ نیرے کدھر قطرے تھیں ودھیاں
 سہل نہیں ایہ وادی بھائی سہل تکیندے جاہل
 عملاں دا ایہ حال محمد پر ہو بوہ نہ کاہل !
 جے نت کریں جہاں بک پینڈا مت جانی کجھ ٹریا

پرت تکلیں تاں اوہیں پیریں دو تن قدم نہ ہریا
 کس سالک اس رستے ٹڑکے اوڑک انت لیاں
 اس در دے دا دارو بھائی کس دے ہتھ پیاسی
 جے ٹرنوں دق ہو کھلوویں مار بجن دی وگے
 جے دوڑیں تاں کیڑ تلی دی سدا اگے ہی اگے
 نہیں کھلونا لائق تینوں ناں ٹریاں پندھ مکدا
 مشکل کم پیا سر تیرے کوئی علاج نہ ڈھلدا !
 ناں سر مار اتے سر ماریں ترے بیٹھ چو پیتا
 جھڈ دے کم اتے کم کر کھاں یاد نہ آئی
 نالے ترک کموں کر بندے نالے کم کمائیں
 اپنا ہتھی کم کریں نہ جھوڑا زور بتیرا لائیں !
 جیکر کار تیری ہے کاری رہیں لگانت کاری
 جیکر کار نہ کاری آوے بہت اوتھے بیکاری
 ترک کریں اس سارے کموں جو کجھ کیتوئی اگے
 کرناں تے نہ کوناں تیرا ایہو چنگا لگے !
 اول سکھ شناس محمد لائق کار کرن دی
 جب لگے کار بیکانہ نہ پرھیں کرنی ہے کد بندی
 لکھ کر ڈراساں تھیں چنگے خاک ہوئے اس جانی
 جے جگ ہوئے نہ ہووے اتھے ہے پرواہ نہ کائی
 کار کریں جو کہے کریگر ، کریں ہنکار نہ کاروں
 عملاں تے دھر آس نہ ذرہ فضل منگیں سرکاروں

ذکر وادی و منزل توحید گوید

اگوں منزل آوے بھائی وچہ وادی توحیدے
عابد تے معبود ملیندے دوئی نہ پیر مریدے
سر کدھن ہک گلمے وچوں لکھ سراں دے رل کے
اس گلمے تھیں باہر نہ جاوے خستش دانہ چل کے
ازل ابد دا جامہ ہو ایہہ گلمان وچکاروں
بردا روپ محمد بخشا ہے ہکسے سرکاروں
توڑے بہتے روپ دسیوں توڑے تھوڑے تھوڑے
اصل اندر سبھ ہک ہون گے ندیوں نیر وچھوڑے
ازلوں گھن ابد تک بھائی کم ہویا جد سارا
کون دو یافر باہر رہسی ہوک ہک اکارا
ہکس دیوانے کولوں پچھیا شخصے ہکس پیارے
دس اسانوں کی کجھ کہیے ایہہ جگ عالم سارے
اگو فیر دیوانے کہیا دساں نال مثالے
ستھے دا ہک رکھ بنایا کاریگرے کمالے
ڈالی پتر پھل بنائے سکڑے کلی ممولی
تھ وچہ کلمے بھجے سبھ چتر بنے ہو مڑ گولی
جاں اوہ ہو ستھا آہا نقش گئے بھیج سارے
ہو ہک محمد بخشا میں توں کون بیچارے
جے کوئی غرق نہ ہویا بھائی وحدۃ دے دریا دے
کی ہویا جے آدم وسدا لیک زمرد کہاوے
نیکی بدی نہ تھکدے سوئی جوہ حدۃ وچہ پیتے !

نیکی بدی تداہیں بھائی اسیں تسیں جد بھتے
 جاں ایہ اپنے آپوں نکلے ناں کوئی غم نہ شادی
 دوزخ دا غم خوشی جنت دی دوہاں تھیں آزادی
 ہر ہک اندر دوزخ جس وچہ سب اٹھوئیں واسا !
 اس دوزخ تھیں باہر آویں خطرہ رہے نہ ماسا !
 جے اج باہر آویں ناہیں دوزخ نالے جا سی
 ہر ہک سب اٹھواں اینویں روز حشر تک کھا سی
 جاں سالک اس جائی پہنا آپ مرے مرجیوے
 گم ہووے مڑ باہر نکلے گونگا ڈورا تھیوے !
 کدے رلے اس ذاتی اندر کدے کر لے مڑ ذاتوں !
 صورت عجب بنی پر خالی بدنوں بدن صفاتوں
 چار چوہاں تھیں باہر آون وودھدے لکھ لکھاں تھیں
 اس دفتر دے حرف نہ دسدے انھاں عقل اکھاں تھیں
 دور کتے اس شہروں باہر پھر دا عقل بیچارا
 جس ایہ ستر ذرا ہک لدھا ہر تھیں ہویا نیارا
 عقلوں فکروں باہر آوے نچدا پھرے دیوانہ
 آکھے خبر نہیں میں کیہڑا ، کیہڑا امیرا خانہ
 ناں میں بندہ باری سندا کی ہاں نہ مادی
 بندگیاں گم ہویاں نالے ناں کجھ رہی آزادی !
 نالے صفتاں والہ ہوندا فیر اوہ صفت نہ جانے
 عارف ہوندا پر اس ویلے معرفت نہ جانے
 مناں منی کجھ رہندی ناہیں کوئی کھاوے کس دا

ذکر منزل حیرت گوید

فیراگوں اک منزل آوے حیرت والی وادی !
درد افسوس ہوئے گم اوتھے ہرگز خوشی نہ شادی
دم دم تیغ غماں دی مارے حیرت اک نہ بجھے
آئیں درد اتنے لکھ سوزوں رات دھاڑ نہ تجھے
جاں اوہ مرد حیرانی والا جا پہتا اس جائے
ہوندا گم تھیر اندر اپنا آپ نہ پائے !
جیکر اس تھیں پچھے کوئی ہیں توں یا نہیں ہیں
اندر ہیں یا باہر بیٹھا اوتھے یا کہیں ہیں؟
فانی ہیں یا باقی میاں ، یا نہیں توں دوئی
دس سائوں کجھ پتہ نشانی حال تیرے کی ہوئی !
کہندا اصلی خبر نہ مینوں بیٹھا یا کھلویا
عاشق ہاں پرتپہ نہ رہیا کس پر عاشق ہویا
ناں میں مسلم ناناں میں کافر خبر نہیں کس چالی
نالے ایہ دل عشقوں بھریا نالے ہے مڑ خالی
جاں پہتا اس منزل اندر رستہ منزل چھیدا
رستہ منزل کس دا بھائی نالے ہے دل چھیدا !
حیرت سر گردانی تائیں کیکر اگے کھڑیے
شہراتے دروازے چھیدے کتھوں نکل وڑیے
جاں کوئی مرد اس جانی پہتا گلنیوں شکر ہوئیگا
کفرے وچوں ایماں کہندے ایماں کفر ہوئیگا

منزل فقر

وادی فقر فنا دے اندر اگلی منزل آئی
فقر فناء اندر چپ بہتر گل نہ جاندی بائی !
فرموشی دی منزل ہوئے گوئے ڈورے جھلے
جاں اک سورج روشن چڑھیا سبھ تارے چھپ چلے
کانگ چڑھے دریا فقر دے جنبش اندر آوے
پتھر نقش بریتی بیلا بوٹی ریت چھپاوے
دوئے جہان محمد بخشا موج اس اک دریاؤں
جے کوئی ایہ گل منے ناہیں کسراد ہنوں سوداؤں
ایس ندی وچہ چھپی مارے جے کوئی ہمت کر کے
سدا سکھالار ہسی بھائی کی کم باہر تر کے !
ایس ندی دی چھپی اندر چت ہمیش سکھالا
گم ہون بن ہور نہ بھاوے داندے پین کشالا
حکمے نال اس چھپی وچوں جاں سر باہر آنے
تاں اوہ کاریگیاں دیکھے تک تک بھیت پچھانے
اس چھپی وچہ غیر نہ مندا جاوے اک اکلا !
جتھے اپنا آپ نہ میوے ہور کھڑے تاں جھلا
جاں ایہ اپنا آپ بندے نوں پڑا ہے دلبر دا
مال ملک تے عزت دولت سنگ کھڑیاں کد تر دا
لکن تیاوا لہر بھائی سٹ تمامی چیزاں
فرد ہووے تاں کہاوے ملدا نال عزیزاں
خاطر جمع ہوئی جس ویلے خودی دنجیں بے خودیوں

پاک ہووے تاں باہر آوے ہر ہر نیکی بدیوں
 جاں ایہ نیکی بدی نہ رہندی اس دم عاشق ہوندا
 ہو ، فنا عشق دا اول یاری کرن کھلوند ،
 جیوں ایہ حال احوال فقر دا غائب ساڈی نظروں
 تیویں شرح زبانوں اوہلے نالے صفتوں خبروں
 مر کے جیون دی گل بھائی دے کون زبانوں
 بَعَثُ بَعْدُ الْمُتَوَخَّنِ دے معنی دور بیانون
 بعد فتایوں باقی ہوناں کی جاناں اس باتوں
 نویں کتاب بنے جے لکھاں باتاں نفی اثباتوں
 مر کے جیون دی گل چنگی سو جانے جو کردا !
 جس دے سر پر ورتی ہووے کم نہیں ہر ہر دا
 میں کی جاناں حال فقر دے مدعی نفسانی !
 سنی سناں لکھ دکھائی پائی نہیں نشانی !
 اپنی موت حیاتی اندر جب لگ تیرا ڈیرا !
 اس منزل وچہ کد محمد پیر پوے گا تیرا ،
 اپنا آپ محمد بخشا تیرا مصر شہر ہے
 مشکل پندھ سخن دے ٹورے رستہ بر بحر ہے
 جاں ایہ مصر پیارا تینوں کوڑا زہر ہوئے گا !
 تاہیں دل سفر دل جا سین پینڈا لہر ہوئے گا
 دھیاں پتر بھیناں بھائی وچھڑ سنگوں ساجھوں
 بیڑی روہڑا سہاباں والی عشق ندی دے ٹھاٹھوں
 رستہ دور نہ اوڑک جس دا گھبے قصبے دسدے

پر جو نال یقینے ٹردے ونج بجن سنگ دسدے
توڑے کجھ نہ معلم اس دا تھان ٹکاناں پاسا
چھڈ دنیا پو لہر فقر دی رکھ ملن دی آسا !
یار ملے بن مر سونا ہیں سیس تساں بے ہولے
اوہ تیرا توں اس دا ہوسی وتھ نہ رہسی مولے
محبوباں دی بے پرواہی سن کے ہٹ نہ رہو کھاں
ہمت آس قراری کر کے ونج اوے در ڈھوکھاں
صبر توکل عاصم والی ہمت سیف ملو کے
کریں قبول نہ ہئیں توڑے سبھ کوئی ٹھا کے کو کے
اپنا آپ چھڈیں اس کارن ساحن تاں گھٹ آون
سبھ جگ اتے شاہی تیری پریاں تحت اڈاون
ڈھونڈن والے مڑن نہ خالی خود حضرت فرماوے
ویکھاں سیف ملو کے دلوں جو لوڑے سو پاوے
عاصم دی سن صبر توکل ہمت آس شہزادے
دلبر بھائی محمد بخشا سہ سہ دکھ زیا دے

تم الکلام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

قصہ سیف ملو کے والا اس کارن ہن کہناں
طالب ہمت کر چلے روانہ رکھے بہناں !
ابتدائے قصہ سیف الملوک و بدیع الجمال و آغاز داستان بادشاہ عاصم
بن صفوان تمام قصہ و تفسیر این بیت مولوی نظامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ
السامی

چنیں زد مثل شاہ گویدگان
کہ یابند گانند جویندگان
باسم پاک حضرت پیر شاہ ہے
کراں نامہ شروع او ہونبا ہے
پیر میٹرا اوہ و مڑی والا پیرا شاہ قلندر
ہر مشکل و چہ مدد کروا دوہاں جہاناں اندر
عاصم بن صفوان شاہزادہ والی تخت مصر دا !
آہا شاہ سلیمان دوجا صاحب دولت زردا
رومی شامی چین ما چینی غزنی ہندوستانی
زنگی روسی ہور فرنگی یونانی ایرانی !
ستر شاہ تختاں دے سائیں چا کرسان اس سندے
خدمت اندر رہن کھلوتے ہتھیں بدھیں بندے
ست ولایت زمیں آبادی ستے تخت اصلیا
چار تخت دے حد صفوانی عمل اپنے وچہ لیا
فوجاں لشکر کٹک کروڑاں گتتر وچہ نہ آون
جے سو منشی لکھ مصدی لکھ لکھ قلم گھساون

ذوالقرنین سکندر والا شوکت شان زیادہ
 بادشاہی گھر اس دے دائم عادی دا شہزادہ
 کوٹ قلعے در بند ہزاراں چھاونیاں ہر دیسی
 سدا برت ہر شہر بنائے رست کھاؤں پردیسی
 عادل سخت سکندر جیسا جیوں دریا وچہ موجاں
 زور آوری اوہدی سن کنہن دیوادا نوڈیاں فوجاں
 راکھش آدم کھاؤں والے تیغ اوہدی تھیں ڈردے
 کوہ قافاں دیاں غاراں اندر جاگڑ راناں کر دے
 جھنڈے چھتر نشان ہزاراں لکھ کوئی سر کر دے
 سر کر دے مہماں تائیں آقہ میں سر دھر دے
 شاہ زمیں دے سارے ڈر دے ثانی کوئی نہ آہا
 اگے آ گذارن نذراں جت دل پاوے راحا
 اک اللہ دا خوف ہمیشہ دہشت ہور نہ کائی
 دشمن سبھ نہ تیغ کیتے س عالم وچہ دوہائی
 عیش خوشی جو دنیا والی سبھوسی ہتھ آئی
 سبھ مراداں چاہاں پایاں کردا شکر خدائی
 اک مراد رہی دل اندر گھر اولاد نہ ہوئی
 جاں جاں اوہ نہ حاصل ہووے ہور نہ سجدا کوئی
 عاصم اس اندیشے اندر رات وہاں دلگیری
 ربا ایہ میری سلطانی دولت فوج گھنیری
 بن فرزند میرے کس کاری ایہ سارے او سرگے
 جاں اس فکر اندر جیو جاوے اگ اندر وچہ لگے

جاں جاں عمر جوانی آہی لنگھی آسا آسا
 مجلس لاوے موجاں مانے غم نہ آہا ماسا
 باٹھ ور ہے جد عمرو ہانی چلی بہار جوانی
 شاخ ہری رنگ پیلا ہویا آئی رت خزانہ
 سرد آزاد لگا خم کھاون چنے کلیاں کریاں
 لالی تھیں پھل کیسر ہوئے ہور بہاراں پھریاں
 سنبھل فصل پیا آگھائے نکلیں لگیاں تاراں
 نیندر مست دتی چھڈ نرگس بیٹھا وانگ بیداراں
 کستوری آ پھتی اوتھے کستوری سنگ بوری
 وچہ وچہ آن دکھالی دتی کا فوری رنگ نوری
 اوہ سبزہ خط چھاپے والا کرن لگائی چنبا !
 لگا ویکھ چنارے پنچے بید والا تھر کنبا
 سرد ہو بادل خوشیاں ولوں دنیا جھوٹھ ککارا
 جے سے برس کیتی میں شاہی اوڑک چلن ہارا
 دولت مال خزانے نوں چنگا لگدا تاہیں ایہ بیہارا !
 جے اج آکھیں اگے ہوندا اک فرزند پیارا
 میں کی عجب بے عقلی کردا جھٹاں مفت ککارے
 عاصم شاہ محمد بخشا ایہ اندیشے دہارے
 ٹراں مہمے سختی جھاگاں سہد کراں شکرماں
 سے اندیشے رات وہاں وچہ عمر اینویں گزراں
 اوتر نام پیاں کی کرناں مال متاع گھنیری
 گوشے بیٹھاں ہو چو پیتا رکھ اللہ دی ڈھیری

ایہہ وزیر دوئے اٹھ وگے کھول وڑے دروازہ
 شاہ پیابے حال ڈٹھونے لسابے اندازہ
 مردے ونی رنگ جسے تے زرد ہویا منہ پیلا
 آھیں نہراں پانی دیون سرد ہویا پھرتیلا
 نہ اس طاقت گل کرن دی نہ سی ہوش ٹکانے
 چا اٹھال بہال کراون گلاں زور دھگانے
 اول کر تعظیم سلاماں کر دے پھیر ثنائیں
 ثانی تیرا ناہیں شاہا مشرق مغرب تائیں
 ادنی حصہ ملک تیرے وا شاہ سلیمان پایا
 حکم اقبال تساڈا حضرت دم دم ہوئے سویا
 کئی شاہزادے تنخاں والے چاکر تیرے اگے
 عالم فاضل کرن دعائیں تتی واء نہ لگے
 اسیں وزیر صلاحاں جوگے تیرے ہتھیں پالے
 فوجاں کٹک مہماں کارن دشمن مارن والے
 اسیں کینے بندے تیرے مدھ توں گھول گھمائے
 کیسی ایہہ دلگیری تینوں پچھن کارن آئے
 محرم خاص تسیں من بھانے کہندا شاہ وزیراں
 افلاطون ارسطو میرے عجب کرو تدبیراں !
 جس دن وا میں ہویا سیانا پیر تخت تے دھریا !
 عزت دولت نال ہمیشہ ریوس ہریا بھریا
 کیتا کرم الہی میرے تے بہتے تخت سنبھالے
 چالی شاہزادے نت میری خدمت کرن سکھالے

آسے آسے گئی جوانی فکر پیاہن ایہا !
 کالیاں رنگ وٹایا گورا آیا موت سینہا !
 تاہیں میں گھر بیٹا صالح دین دنی دا گہناں
 ایہو داغ لگا وچہ سینے سدا نہیں میں رہناں
 ایس اندیشے تختوں لاہیا راج ولوں چت چلایا
 عاصم شاہ وزیراں اگے ویدن کھول سنایا !
 شاہ اگے پھر عرض وزیراں کیتی ہو در ماندے
 دس اسانوں ہے کی چارہ جیہڑا دس اساندے
 شاہ کہیا بن صبروں اتھے ہوو نہیں کوئی چارا
 لیکن تسیں وزیر وڈیرے کر دیکھو ایہہ کارا
 جو علماء حکیم سیانے رلی ہوو نجومی !
 کر اکٹھے پچھو ہووے کسے متے معلومی
 جے میرے گھر دینا ہووے بیٹا آپ الہی
 تاں میں شکر گزار سنبھالاں تحت ولایت شاہی
 تاں ہووے تاں گوشے اندر ایویں چھپیا رہساں
 شور کلارا مشکل بھارا غم وچہ کیونکر سہساں
 ایہہ جواب عاصم دا سن کے لگی چپ وزیراں
 باہر آء رل بیٹھے سارے کرن لگے تدبیراں
 سد نجومی عالم فاضل رلی ہوو سیانے
 دتی لکھ معاش انہاں نوں وٹڈے ہوو خزانے
 کیتی عرض وزیراں یار دآساں بنی ایہ بھاری
 شاہ اساڈے دے گھر دسو ہوو انس پیاری

لگے کرن حساب نجومی ہوا کٹھے سارے
 برجاں وچوں وڑ وڑ نکلیں گندے راس ستارے
 عاصم تے صفوان شاہزادے نالے حرم دو ہاں دے
 جوڑ بناون حرف اکٹھے لکھدے نام چوہاں دے
 گن کے عدد سبھے حرفاں دے طرح کرن چاباراں
 باقی اتے لیکھا پاون کر کر سمجھ ہزاراں
 شاہ عاصم دے طالع جاگے اگوں کی کجھ ہوسی
 آس مراد اوہدی رب دیسی یا اینویں نت روسی
 کر کے سمجھ نجومی کہندے چنگی فال وزیرو
 دیہو مبارک عاصم شاہ نوں تکرے ہوؤ امیرو
 شاہ بدخشاں دے دی بیٹی بے عاصم نوں لہے
 اوس وچوں رب بیٹا دیسی ہو سن صفتاں سبھے
 عالم فاضل عادل ہوسی ماکاں وچہ او جاگر
 حلم حیاء ہدایت والا ، سوہناں ، سخی ، بہادر
 لمیں عمر حیاتی والا رہسی نال اقبالاں
 اینویں آیا نظر وزیرو سانوں اندر فلاں !
 جاں ایہ خبر کئی سلطانے خوشی ہوئی اس گل دی
 گوشے تھیں اٹھ آیا بیٹھا تختے اتے جلدی
 شکر ہزار گزار وزیراں کیتی آن سلامی
 لکھ کروڑ دتے سر صدقے لین انعام انعامی
 لا دربار بیٹھا شاہ عاصم وچہ امیر وزیراں
 عالم رلی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں

لا دربار بیٹھا شاہ عالم وچہ امیر وزیراں
 عالم رلی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں
 صالح ابن حمید وزیرے نال لائے سر کردے
 چالی ہور وزیر سیانے صاحب عقل ہنر دے
 کئی حکیم افلاطون جیسے کار رواجک دیدے
 سمجھنا اتے افسر کینا صالح ابن حمیدے
 ڈالی تحفے بہت عجائب کئی ہزار سوغاتاں
 صالح دے حوالے کیتیاں گھلیاں کارن باتاں
 کہیوس جیکر آیوں فتحیا ہور بہوں مدھ بخشاں
 صالح نال اقبال روانہ ہو یا طرف بدخشاں
 شاہ بدخشاں والے اگے تحفے جاگز رانے
 نالے صالح گلاں کر کے کھول دے پروانے
 جاں پھر شاہ بدخشاں والے سمجھی گل تمامی
 شکر گزارو کیلاں تائیں خلعت دے گرامی
 بہتی عزت خدمت کیتی دتے محلیں ڈیرے
 رات وہاں مہمانی دینا کرے اونہاں ول پھیرے
 ست دیہاڑے خاطر کر کے رکھے زور دھگانے
 رنگاں رنگاں دے نت دینا بادشہانے کھانے
 اٹھویں روز تیاری کیتی بیٹی ڈولی پائے
 جو کجھ داج شہانہ دتا کون حساب سنائے
 گھوڑے خچر اوٹھ ہزاراں موتی لعل جواہر
 لکھاں تھان دتے زر ہفتوں دولت انتوں باہر

گولیاں گولے سوہنے سندر زیور لاء سنگارے
 ڈولی دا سر صدقہ کر کے دتے باپ بیچارے
 جہاں نال پیار بیٹی دا سنگ سہیلیاں دایاں
 لایاں نال رکھو خوش اسنوں وانگن بھنیاں مایاں
 لشکر سنے وزیراں تائیں بخشے جوڑے گھوڑے
 دے ہتھیار بھیلے ٹورے نالے کئی توڑے
 طرف مصر دے ہوئے روانے جاں پھر نیڑے آئے
 دے خوشخبر وزیرے قاصد عاصم طرف وگائے
 عاصم شاہ سلطان اچیرے تمنو باہر لوائے
 شادی دے اسباب تمامی اوتھے آن سہائے
 تمنو خیمے جڑت جڑاؤ موتی تے زرکاری !
 سورج نال رلاون رہاں لگی پھول کناری
 پلے سیون سبھ زرد دزی تلے جانی دھاگے
 تیج وچھی وچہ عاصم شاہ دی کوہیں جھلمل لاگے
 آء دربار شہانہ لگا خلقت کٹھی ہوئی !
 زمیں زمن وچہ آدم دسا انت نہ آوے کوئی
 دیاتے زر بقت حریوں اطلس خیمے لائے
 شالاں سچیاں ہور غلچے فرش فروش وچھائے
 اگے چھتر سنہری لائے چمک دس آسماں
 کیتی چھاں جہانے اتے اچیاں سائبان
 بادشاہی زر بقت وچھائی پھلاں تیج وچھائی
 کرسی ہور جڑاؤ سوہنی ہر سر کردے پائی !

چارے طاقے محل سہایا انبر تے سرطاقاں
 ہر طاقے وچہ سوہنے کیڈن الفت نال اتقاقاں
 سانباناں پیٹھ ہر جائے بیٹھی خلق چوہیرے
 حوراں دیکھ ہون دل گھائل کجھریاں دے پھیرے
 عاصم شاہ تک مجلس رسی جشن نو روز بنائے
 خویش قبیلے محرم خاصے میر وزیر سدائے
 عجب عجائب چیز نعمت بہت منگائے کھانے
 دھکھن عود گئی بو ، کوہیں عطر عنبر ڈو ہلانے
 کھانے کھا ہوئے آسودے مشکوں خوشی دماغاں
 پی شراب ہون رنگ تازے جیونکر لاٹ چراغاں
 شاہ بدخشاں دے دی بیٹی عاصم شاہ ویابی
 آس لگی مت بیٹا دیسی کرسی کرم الہی !
 بیگم نال کریندا خوشیاں چین ہويا پھر تازہ
 مارے طاق فکردے کھلا خوشیاں دا دروازہ
 بیگم نال سہیلی جیہڑی شاہ بدخشاں ٹوری
 صالح ابن حمیدے اکدن ڈھٹی سی اوہ گوری !
 ویکھن سات اوہدا دل و کیا صالح رب تہاوے
 بیگم دی سہیلی کیویں ایہ مینوں ہتھ آوے
 عاصم شاہ دے اوس وزیرے دتی عشق زہیری
 صبر قرار آرام نہ رہیوس رات وہاں دلگیری
 جیوں پنجر وچہ پنکھی ہوندا تیویں وقت لنگھائی
 بھل گیاں تدبیراں ہوشاں دانش عقل دانائی

ہوئی خبر امیراں تائیں عشقے دے اقبالوں
عاصم شاہ نوں واقف کیتا صالح دے احوالوں
چا بخشی سلطانے اس نوں اوہ معشوق پیاری
عقد کیتا خوش و سن لگے بھلی خفگی ساری



داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش

شاہ وزیر دوہاں تے ہویا کرم سچاواں ذاتی
بیگم اتے سہیلی اس دی حمل ہویا اک راتی
نویں مہنے نوں دھاڑے نوں ساعت تھیں کچھ
دوہاں نوں رب بیٹے دتے آئے نی دن بچھے !
شاہزادہ سی لعل چمکدا سورج شکل پیارا
نگ موتی صالح دا بیٹا چمکن جیہا چمکارا
دانی دیکھ ہوئی سودانی ہر دے روپ اتارے
چہرے تے چمکارے مارن اقبال دے تارے
سورج دیکھ شہزادے صورت چھپ بدلے دن کھدا
دیکھ وزیرے دے فرزندے چوڑھویں دا چن گھدا
کھان بدخشاں دوہان آہی جمیں لعل بدخشاں
حوراں نوں حیرانی آئی دیکھ انہاں دیاں نقشاں
موتی دیکھ سمندر اندر بے آبی وچہ مردے
مانک ہیرے ہار صفائیوں سر دھڑ صدقے کر دے
شاہ وزیر دوہان دے باغیں عجب شگوفے جمیں
صفتاں وچہ نہ رہو محمد اگے قصے لمیں
شاہ وزیر کہتے شکرانے زردقی فقراواں !
کئی معاش جگیں دیتاں رلی تے علماواں
سدا برت ہر رستے اتے لایاں ہور چھبیاں !
دے سروپا نوازش کیتی عادی دیاں اسیداں
انھیں لوہے لوڑ شہر دے دتے گھوڑے جوڑے

کوٹھے اتے رستوں لایاں آیاں کوئی نہ موڑے
 زردی کنگالاں تائیں درویشاں نوں لنگر
 کوئی کنگال نہ رہیا شہریں لے لے ہوئے تو لنگر
 شادی دے شدیانے وجے پہراں لگیاں چوٹاں
 ماکاں اندر شکلاں ہویاں ہر تھانے وچہ کوٹاں
 شہزادے امراء ہزاراں میر وزیر تمام
 سر کردے سبھ جنگی ملکی راجے رائے انعام
 مہر مقدم تے پٹواری دفتری دیاواں
 قدر بقدری سبھسے آندا شکرانہ نذراں !
 شاہ یمن دے تحفہ کر کے آندی سیف بھلیری
 جو جمشید آبا لک نبھدا عید خوشی دے ویری
 اوہ میراث یمن دے شاہے پو دا دے دی آہی !
 جمدیاں لے لئی شہزادے واہ اقبال ایہ شاہی
 عاصم شاہ ایہ سیف لبھن دا جاتا شگن بھلیرا
 ہے فرزند اقبالاں والا ہویا شاد ودھیرا
 سیف الملوک اس گلوں دھریا شاہزادے دانانواں !
 ہن وزیر اوہدے دی یارو تھوڑی گل سنانواں
 سید علی ہمدانی مینوں ایہ روایت دے !
 شاہ وزیر دوہاں دے جھگے اکس دہاڑے دے
 ہکے رات نمیں تے جمیں حکمت نال الہی !
 برج ستارہ رات کہوی کجھ تفاوت ناہی
 صالح نے اس گلوں رکھیا صاعد نام پتر دا

وچہ حساب حمل دے ایہو پورا سی او تر دا !
 شاہ وزیر دوہاں گھر شادی ملی مبارک بادی
 لے لے جاوَن دان ہزاراں جو کوئی منگت عادی
 کجراتے کلونت میراٹی شہر نائی رستہاری !
 بازی گر ہزار طرح دے بھگتی نٹ مداری
 چھری مارتے خسرے پیرن ناڑے چڑھن دھگانے
 آپو اپنے کارج کر کے لٹن بہت خزانے
 طرماں تے کھرتائیں والے مارن ڈھول بھرائی
 کیہڑے کیہڑے گئے محمد کٹھی ہوئی لوکائی !
 سیف ملوک تے صاعد کارن شہروں باہر کنارے
 پکا باغ سہایا بہتا لائے وچہ فوارے
 چمکن کھوہ سراں کر بولن وانگن چھتری راگے
 پراک دیپک گان نہ ڈر دے شالا اک نہ لاگے
 شوقوں طوق پیا گل قمری کو کو کو کے بولے
 کوئل تان لائی ہو اچی کر دے ناچ نمولے
 بلبل طوطے سوہلے گاؤں حال پئے حیواناں
 کھوہ دا کتا چنگی مارے بیل پھرے دیواناں
 ٹنڈاں ہنجواں بھر بھر ڈوہلن جان اندر کر خالی
 سدا نہیں اس رونق رہنا سدا نہیں خوشحالی !
 شہر قطار چنار سفیدے سرو آزاد کھلوتے
 سدھے صاف برابر دس تار پریت پروتے
 ہر ہر پاسے نہراں دگن چوک عراق اچیرے

شیش محل چبارے گوٹے بھلے بھلیرے ڈیرے
 شاہ کہیا ایہ موتی سچے عامان نہیں دساو !
 صاعدتے شہزادے تائیں باغ اندر کھڑپالو
 آمد سن شہزادے والی باغیں رونق ہوئی
 خدمت گار گئے اٹھ اگے لوڑی دا جو کوئی !
 جھاڑو دے چھنکار کرائے گرد کندھاں توں دھوئی
 پر کر مشکاں ڈوبلن مشکاں دھوم گھستی خوشبوئی !
 سیف ملوک دے آون والا سیناں باغ آوارہ
 سکے رکھ ہوئے پھر نیلے گل پھل کھڑیا تازہ
 پت ہرے پھل چٹے چنبا ہس ہس دھرتی لیٹے
 پچھلا داغ غماں دالالہ دے دے ورق لیٹے
 گلواسی آواسی مارے سرخ دہان کھلارے
 آیا وقت نشے دا نیڑے ہوئی تم خمارے
 ست برگے پھل پیلے کڈھے مل مل رکھے پاساں
 عجب بسنت بنا کھلوتا کنت آیا تاں لاساں
 ہمدی دندیں شکر گزارے نازک سنگھ داؤ دی
 نرگس سن مستانہ ہویا آمد دی خوشبودی !
 گلباں پاڑ شاہی داد عوی دتا چھوڑ گلباں !
 سرنیواں کر خدمت اندر بیٹھے وانگ نواباں
 گلگیرے پھل کرن دعائیں خیریں آ سلطاناں
 لہریے لئے ریحان کھلوتے زبور پہن شہاناں
 سبزے فرش وچھایا سوہنا صاف زمردنالوں

دور کھلارے چھتر چھوہارے نسریں تانے سالوں
 انہاں گلاں وچہ اچے محمد طبع نہ تیری مٹے
 قصہ سرے پچاسیں کیویں جے بہ رہیوں گئے
 وسدا سفر شہزادے والا اگے بہتا سارا
 زور طبیعت نوں رب دتا کر دی ہور پھارا
 دایاں نے شہزادے آیاں باغ اندر کر ڈیرے
 نال پیاراں پالن دوہاں ہوئے آن وڈیرے
 حال پھر چونہ برساں دے ہوئے وانگ پھاندے پھلے
 آئی راس زباں گلاں تے دسیا سخن نہ بھلے
 چار مہینے چار دہاڑے چارے سال تے ساعت
 گزر رہے تاں سد بہائے اہل نجوم جاعت
 لگے کرن حساب نجومی جوڑ ستارے راساں
 خفگی دی گل دس نہ سکں پھاتھے وچہ وسواساں
 ہر ہر پاسوں بخت سولے دولت علم اقبالوں
 اک گردش وچہ مشکل وسدی عشقوں سفر و بالوں
 آخر شاہ کہیا چپ کیسی تاں وس نہ کوئی
 جے کجھ روز اول دی لکھی اوڑک ہونی سوئی
 دس دیہو شہزادے والی حال حقیقت ساری
 کر دے عرض نجومی قبلہ بخشیں جان ہماری
 طالع وقت ڈٹھے تاں سانوں ایہ کجھ نظری آیا
 سیف ملوک شہزادے ہوسی مدھ تھیں شان سوایا
 شوکت بیت زور شجاعت حلم حیاء حلیمی

علم سخاوت عقل تواضع ہوسی خوء کریمی !
 سورج بار ہمیشہ کرسی نت وہاں زر بخشی
 چن وانگن کئی راتیں چاندی اینویں ہر ہر بخشی
 پراک اس تے پہلی عمرے گردش دے ستارا
 چنگ عشق دی نال اس دیسوں سفر کریبی بھارا
 جنگل تے کوہ قاف سمندر پھر سی کھین جائیں
 کتنے سال اکلا تکسی راکش دیو بلائیں
 مارن تے کئی دشمن ڈھکسن مولی ایس پچاسی
 بہتے سخت قضیئے دس کے اللہ آس پچاسی
 عاصم شاہ ایہ گلاں سن کے آن پیاوچہ فکرے
 ہو غمناک تھل کردا دھن شاہان دے جگرے
 جے سو سخت مصیبت اگے درداں والی دے
 سرورقی بن ہرگز یارو قدر نہ آوے کسے
 ہر کوئی جانے سوڑی سامی اگے قبر نہیرا !
 اک اکلی وچہ اجاڑے دائم ہو سی ڈیرا !
 جان کندن دی تلخی ڈا ہڈی سن گلاں تن کنبے
 پک کتابیں خبراں اگے دوزخ بھاہ الہے
 اس سننے تھیں کدا سانوں خوف پیا دل جھڑیا
 جاں اوہ گھڑی سرے تے آئی پتہ لگے گا اڑیا !
 عاصم نوں تہ معلم ہوسی جاں فرزند وچھناں
 کی ہویا اج کرے تھل سن کے خبر نہ رناں
 کہندا لکھے لیکھ ازل دے مول نہ جانے میٹے

دتا اس واسطے جہاں جے رب کھڑی بیٹے
 کرنا صبر اسانوں چنگا جے اوہ دے بلائیں
 راضی ہو کے جہاں چارہ ناہیں نال قضائیں
 شاہ بیٹھا کر صبر تحمل دل توں فکر گوائے
 سد معلم فاضل عالم لڑکے پڑھن بہائے
 شہزادے نوں دے دلاسا ہتھ سرے تے پھیرے
 کہندا بیٹا علم پڑھیں تاں واہ نصیبے تیرے
 پڑھناں علم ضرور بندے نوں کیتا فرض الہی !
 کردا علم دلے نوں روشن ہوندی دور سیاہی
 جیوں سورج وچہ نور تیویں ہے علم روئے وچہ جانے
 نورے باجھوں سورج پتھر آدم جنس حیوانے
 علمے کارن دنیا اتے آون ہے انساناں !
 سمجھے علم وجود اپنے نوں نہیں تاں وانگ حیواناں
 سیف ملوک پیونوں کہندا نیوں کے ہو سلامی
 جو فرماؤ سر پر بندہ منساں حکم تمامی
 جیہڑا کم تہاں فرمایا عین صواب اسانوں
 شاہ وزیر نجومی سد کے پچھیا ہر یکساں نوں
 ساعت نیک ہوئی جد حاصل لڑکے پڑھن بہائے
 اوہ استاد لیاندا جیہڑا ہر اک علم پڑھائے
 کاتب زریں رقم اس اگے جا شیرینی دھردے
 لے صلاح پکاؤں بیٹھے ہو شاگرد ہنر دے
 افلاطون ارسطو سلماں سارے کرن تیاری !

چھینے اس استادے کولوں جو گل مشکل بھاری
 سببانے نوں نال زبانے دے کھول بیاناں
 اوہ شاگرد اکابر دوئے اوہ استاد یگاناں !
 سیف ملوک اندر رب پایا بہتا اثر دانائی !
 تیز طبیعت ہوش ودیعت فہم عقل چترائی
 صاعد بھی سی ودھ علامہ فہم عقل ادراکوں
 واہ خالق جس پیدا کیتے بھلے بھلیرے خاکوں
 دس برس وچہ ہر ہر علموں دوئے حافظ ہوئے
 شاہزادہ جاں کرے کلاماں موتی لعل پروئے
 جو خط دنیا اتے لکھدے سیف ملوک پکائے
 خوشخط اس دا ویکھ فرشتہ حیرانی وچہ جائے
 عربی عجمی عربی کوئی خوشخط فارسیاں دا !
 پیدا چھیرے گور مکھی ہندی حرف شناسیاندہ !
 ڈوگرے اکھر خط فرنگی انگریزی ہور دوہے
 اردو خط بنگالی دکھنی سارے لکھے بوہجے
 سریانی ایرانی ترکی ترکی یونانی اعراتی
 سکھے خط زباناں سبھو کجھ نہ رکھے باقی !
 ویکھ علم سلیمان نبی دے پائے بھاکھیا غولی
 دیواں پریاں والی ساری جانوراں دی بولی
 اوسط ملک سمندر ٹاپو سراندیپ شہر دی !
 سیف ملوک سلیمان دا ننگن سچھے گل ہر ہر دی
 اس حدے اوہ عالم ہويا قاضی سبھ ماکاں دے

جے مسئلے دی مشکل پوندی اس تھیں پچھن جانے
 سبھ دقتے کھول دسارے کرے بیان چنگیرا
 عالم فاضل سن سن آکھن دھن اوہ خالق تیرا
 مثل داؤد نبی دے آہا شاہزادے آوازہ !
 جدوں کلام کرے سن ہوندا شوق الہی تازہ
 جے سو ہوون سننے والے عالم فاضل دانے
 نال آواز اوہدے دی لذت ہوندے مست دیوانے
 حسن رسیلا ، خوء حلیمی ، سادہ مکھ صفائی
 سوہنے ویکھ ہوون شرمندے جھال نہ جھلدا کوئی
 روشن شمع نورانی چہرہ بھجے لٹ اسمانی !
 وانگ پتنگاں سٹرن چوفیرے عاشق مرد زمانی
 جے اوہ نظر کرے ول انہر چمک نہ جھلن تارے
 تارے جس ول مہریں آوے کردا پار اوتارے
 نیواں تکے دھرتی لگن بجلی دے چکارے
 ایسے روپ انوپ کرم دے صفت کریندے والے
 تھوڑی تھوڑی صفت محمد لکھدا چل ہر جائی !
 نرمی پھڑ مت حسنوں گرمی کاغذ قلم جلائی
 جے لکھ صفت شناسائیں لکھ لکھ ورق بترے
 لکھوں اک نہ مکدی مولے قصہ ٹورا گیرے
 چودھاں برساں دے جد ہوئے صاعد تے شہزادہ
 سبھنیں صفتیں اکو جیسے پر کجھ شاہ زیادہ !
 کرنا رب دا اینویں ہویا کھاندا پھیر زماں

عاصم شاہ خوشی وچہ بیٹھا کردا جشن شہاناں
 میر وزیر بلا پیارے مجلس خوب سوہائی !
 سچے فرش فروش وچھائے عطراں بو مچائی !
 لیاؤ سرخ شراب پورا تا ہویا حکم کلالاں !
 پی کے مدھ ہوئے متوارے مچمکن وانگ مثالان
 ہر جائے کا نوری شمعان عجب سنوان بنایا !
 سوہنی صورت زیور والے دسے روپ سوایا
 لے لے تان کلنت اتارن زہرہ نوں اسمانوں
 تار ظبور گھو کار مچایا کرے بیان حقانوں !
 دائریاں سر پیر رلائے بیٹھے حلقہ کر کے
 کر دے یاد پیارے تائیں ذکر سینے وچہ کر کے
 کئی قانون سراں دے کدھن قانون اتے سرندے
 ہوں ناچ تماچ وجامن داچ خیال حسن دے
 سن سن راگ ہوں مستانے مارن چکی تاڑی
 چکی تاڑی آوارہ زہرہ انبر تاڑی !
 سند ربانکے نفرغاماں بھر بھر دین پیالے
 محبوباں دے حسن عجائب کھڑدے ہوش سمہالے
 عاصم شاہ خوش کر بیٹھا کھڑا وانگ گلاباں
 بیٹے طرف بچائے تحفے بہتے ہتھ نوباں !
 ہر ہر قسم ہزار طرح دی بھلیوں بھلیاں دستوں
 گنتر ہندی کد محمد قصہ اگوں دس توں
 شاہزادہ جاں تکلڑا ہویا آیا زور ہنگاواں !

کہیا شاہ سپاہ گری دا اس نوں کسب سکھانواں
 ماکن شہراں فوجاں اندر جو سن رستم ثانی !
 لاون کافی تیرا سانی دس ہنر کمائی !
 نیزہ مار اتار لیاون چوکیدارا نبر دے
 سیفاں نال کریندے ٹوٹے سیمرغاں دے پردے
 برچھی تپک تے سیف طمانچے خنجر چھڑا کٹاری
 نیزہ بازی تیرا اندازی ختم کیتی اس ساری
 سیف ملوک شہزادہ صاعد طاق ہوئے ہر کسبوں
 شاہزادہ شہانے کموں ایہ وزیری دسبوں
 ہوا سوار پیاد قواعد کردا ہر ہتھیاروں
 رستم بہمن اسفند یاروں دھنی ہویا تلواروں
 تھوڑی مدت وچہ شاہزادہ ہویا سکندر ثانی
 نلموں عقلوں زوروں شکلوں جواد صاف انسانی
 نونہال حسن دے باغوں بے نظیر شہزادہ
 گلبدن تے بدر منیروں چہرے روپ زیادہ
 نواں جوان تے آن حسن دی آن ہویا قد اوچا
 جس پاسے اوہ سرد لکدا سوہے گلی تے کوچا
 سیف ملوک شہزادے بکدن نال قضا خدائی !
 خوشیں خوشیں ڈیرے اپنے مجلس خوب سہائی
 جیونکر رسم شہاں دی ہوندی پہلا جشن بنایا
 باپ اپنے دی کر مہمانی اوہ بھی کول سدایا
 خوب طرح دی دعوت دتی میر وزیر امراواں

قدر بقدری خلعت بخش کی کچھ آکھ سناواں
باپ اگے نذرانے رکھے بیٹا ہو یا سلامی !
راجے رائے مبارک دیندے خوشیاں ملک تمامی
لکھ لکھ لوک پرہن شکرانے فوجاں تے ملکیا
جنماں دے ول شادی ہوئی دشمن ہیبت پیا !
میر وزیر گزارن نذراں کھڑیا پھل بہاراں
پانی آب گلاب شاہے دی ہو یا چین ہزاراں
عاصم تک بیٹے دیاں نذراں نظراں تھیں بھوکھاندا
سو سو وار دنڈے سر صدقے جے رب خوشی پچاندا
پیو شراب ہو یا خوشی وقتی کم تنکو تقدیری !
دگیری وچہ شادی آوے شادی تھیں دگیری !
ساقی بخش شراب پیالہ توڑ طبع دی سستی
آیا حال حال محال عشق وا دے نال درستی
کھکھ وسال پیال پیالہ ہوداں مست خماروں
شاہزادے دے وانگ محمد صورت دے جھلکاروں

داستان دریاں دیدن شاہزادہ دوشاہ مہرہ صورت زہرہ راو عاشق

شدش

لکھے لکھ اول دے یارو ہوندے نہیں کنارے
بادشاہاں نوں پون قضیئے کون اسیں بچارے
بہتے کم جگت تے جیہڑے برے ڈھکن تقدیروں
جے سو آپے ولوں کریئے چنگے کرد بیروں
ہر دل گھوٹ و سار بنائیے لاون کان مسالہ
موت آوے تاں وچوں پوندا گندھا موہرے والہ
عاصم شاہ پھر شاہزادے نوں بھیجے وانگ عزیزاں
تحفے بہتے عجب عجائب پیو دادے دیاں چیزاں
اگے پیو عاصم دے اک دن دتے عاصم تائیں
دو شاہ مہر کے تحفہ کر کے پچھلی گل سنائیں !
اس نوں شاہ سلیمان دتی جن آدم دی شاہی
انہاں دوہاں دی الفت آہی نال ولاں دی راہی
اوہ بھی شاہ شاہاں دا آبا ایہ بھی شاہ بہادر
ہکدوئے سنگ ورتن کر دے آہے دوئے اکابر
شاہ مہرے دی گل سناواں اوہ شاہ مہرے کی سی
دونہہ شکلاں دی مورت لکھی گوری کالی کیسی !
قسم حریروں ناکی سچی ذات نہ اس دی لبھدی
دونہہ شکلاں دی اس تے صورت لکھی قلم عجب دی
اک صورت مرداویں آہی آہی ہک زنانی !
سوہنے نقش حسن دیاں لاٹاں دن عمر جوانی

وچہ صندوقاں رکھے آہے عاصم اوہ شاہ مہرے
 اوڑک اوہ بھی دیسی لیکن دے تحفے ہور مہرے
 پی کے مدھ کرے بخشیشاں بیٹے تے دل ڈوہلا
 ہر ہر چیز عجب اس نوں دیندا جاوے کھلا !
 دل وچہ کہندا اوہ سلیمانی تحفہ بہت اچیرا !
 سیف ملوک تائیں ہن دیواں اس تھیں کون چنگیرا !
 ہویا حکم خزانچاں نوں جلدی قفل اتارے
 اوہ سلیمانی تحفے والے آن صندوق گزارے
 عاصم شاہ دھراگے اپنے چاہ صندوق کھلایا
 ہور صندوق صندوقے اندر اوہ بھی باہر کڈھلایا
 اوہ بھی کھول کڈھے شاہ باہر اوہ شاہ مہرے دوئے
 سندر شکل نورانی چہرے جھال نہ جھلن ہوئے
 بجلی دے چمکارے وانگن ہر ہر نقش چمکدا
 سورج بی ہو ساہواں اس دی جھال نہ سی جھل سکدا
 تاب اوہدی تک آب نہ رہندی گوہر لعل بدخشاں
 دانشمند ہووے سودائی جے ویکھے دل نقشاں !
 تن دی ویکھے صفائی رونق چن پہے من مارے
 کاغذ نوں مت پوے انگاری لکھاں نہ بہتی وارے
 مورت دی تعریف لکھن وچہ دیوے لاٹ بجھائی
 میری بھی مت نظر نہ لگے لکھاں حرف خطائی !
 اوہ شاہ مہرے شکاں والے کر کے تحفہ نادر !
 شاہزادے دل بھیجے آپوں عاصم شاہ بہادر

نالے صاعد کرن ٹورے تحفے وانگ ہشناکاں
 خوب ہتھیار لڑائی والے عجب پوشاکاں !
 جس ویلے اوہ تحفے پہنتے مست آہا شاہزادہ
 نازک بدن اداکل عمرے پیتوس نشہ زیادہ !
 ادھیں راتیں توڑی رہیا ستا نیندر مٹھی
 بعد اس تھیں اٹھ بیٹھاتاں پھر چیز مکی اوہ ڈھکی
 اک شاہزادہ دو جاصاعد آہا کول حضوری !
 لٹ لٹ لٹ کرے چو طرفے شمع بلے کا فوری
 اس گلول دل تنگ شمع دا کول پتنگ اج ہوندا
 نالے ہسدے نالے روندی اتھر لوہو چوندا !
 ویکھ ہویا حیران شاہزادہ ہووے نہ معلومی !
 یا ایہ اطلس ہے خطائی یا ایہ دیا رومی !
 ناں ایہ قسمتی چینی وانگر مثل نہ متعہ فرنگی
 تکلے نوں ہتھ پا شاہزادے مورت کیتی ننگی
 کی تکلے اوہ صورت کیسی روشن چن فلک تھیں
 نقش نگاہ بہار حسن دی بہتر حور ملک تھیں
 جے منہ کریئے دل آسماں سورج پئے پچھاواں
 جے کھڑیئے ظلماتے ملدا آب حیات سچاواں
 ہر ہر نقش دیئے لشکارے بہتر لٹ چراغوں
 دانے ویکھ ہوون دیوانے سڑ دے ہوش دماغوں
 مانی تے ارژنگ سیانے جے ویکھن اک والے
 کاریگریاں والے بھلن سارے ہوش سنبھالے

جے لقمان حکیم سیاناں ویکھے یا افلاطون !
 بھلن سبھ حساب عقل دے ہون شتابی مجنوں
 عالم جے پرہیزاں والے اکھ چمکدی ویکھن !
 کفر اسلام زیاد رہن نے بت دل متھا ٹیکن !
 واہ نقاش کریگر یارو جس اوہ نقش لکھایا !
 واہ وا خالق سر جنہارا جس نقاش بنایا
 سیف ملوک شہزادے جاں اوہ مورت ویکھی ساری
 لگی اگ ہويا دل اندر تپ کے وانگ انگاری
 پہلی نظروں ہوش نہ بھلی جیونہ رہیا لگانے !
 جیوں زلیخا پہلی خوابوں رکھی شرم دھگانے
 جادوگر تصویر شہزادے چیر نہ کیتا ظاہر
 جوتنکر ڈائن نال نظر دے کھڑے کلیجہ باہر !
 اندر گزری جے کجھ گزری ظاہر حال نہ کیتا
 دوجی وار شراب پیالہ پھیر نویں سر پیتا
 اچن چیت گباں کھل اکھیں مارے عشق نقارے
 لے ہتھیار اتھا مل تھانے کوٹ عقل دے مارے
 ویکھ شہزادہ دولت والا ظالم نے ہتھ پایا !
 نہہ لیاوے اوج حسن دی سوہنا کیوں کہلایا
 اس تھیں کون چھڈاوے یارو ضامن نہیں وسیلہ !
 جے سوما یا دولت دیئے کرینے لکھ لکھ حیلہ
 سرد تے بن نہیں خلاصی ایہوا ہدا ظلماناں
 جے سرو سرو ناویں دیئے ترواناں جرماناں

سر بھی اوس دھاڑے لیندا جس دن آپوں منگے
 نہیں تاں عاشق سردیوں تھیں پہلی وار نہ سنگے
 بے عشقے دی صفتوں آپوں رسی دور کہانی !
 دشمن یار اپنے دی خوبی کد تده نزلت مکانی
 گھوڑا چرخ نہ مار چوٹرنی سمجھ محمد یارا !
 پندھ دور اڈا قصے والا رستہ پکڑ سوارا !
 سیف ملوک شہزادے مورت پھیر ڈٹھی دل لا کے
 ہو متفکر کرے دلیاں حیرانی وچہ جا کے !
 اس مورت دی صورت رہا ناہیں حد انسانی
 یا ایہ کوئی حور بہشتی یا کوئی سر ربانی !
 اس مورت دا آدم کتھے سندر روپ گمانی !
 نور الہی ہے آ بیٹھا کایاں دھار زبانی !
 دوجی مورت جو مردا نویں بیٹھی نال برابر
 ہتھ اوہدے تے لال شرابوں دھریا کاسہ نادر
 ایہ مورت شاہزادے تک کے بچھی طرح پچھاتی
 ہے تصویر ایہ شکل میری دی کر تدبیر سنجھاتی
 دوجی دا کجھ پتہ نہ گدا کون کوئی کس دیسوں
 مت ہووے شاہزادی کوئی ظن زمانے دیسوں
 پھر مورت ول ویکھ شہزادے جوش طبع نوں آیا
 جھلی گئی نہ جھال حسن دی روح نکلیں تے آیا
 حکمے باجھ نہ نکلیں ہوندا بے سو کرے تیارے
 پتکھی تنگ پیا وچہ پھرے جیونکر کرے او ڈاری

موری تھیں سر باہر کڈھے سارا نکل نہ سکدا
 سرتوں چم لہے پر بھجن پنجر نال پکدا !
 جاندار جاندار روح بدن وچہ رہیا پھیر اٹک کے
 ہوش عقل دانائی ڈوبی پیکے پھیر اٹک کے
 پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے آیا باہر گھر تھیں
 ہو بیتاب ڈھٹھا کھا گردی گرمی سوز قہر تھیں
 ساعت کچھ صاعد جاگے پھیرے نظر چوہیرے
 سنجیں پیس وچھائی دسوی نہیں شہزادہ ڈیرے
 صاعد اول خفگی کر کے پھیر جمعیت کردا
 چھو کریاں وچہ سیر کرن نوں گیا ہووے مت گھردا
 ایس دیلوں صاعد تائیں آیا جیو ٹکانے
 تیج اتے پر اکھ نہ جڑدی رہیا ٹکا دھگانے
 شاہزادے دے کچھ صاعد ستریں جا نہ سکے
 رکھ اوڈیک بجن دی بیٹھا دروازے دل تے
 یاراں باجھ آرام نہ آوے جچر نہ بہنے جڑ کے
 ککڑ بانگ دتی نہیں آیا ابے شہزادہ مڑ کے
 دھمی رات ہو یا خوش ویلا ملیاں بانگاں شہریں
 سیف ملوک فلک دے غم تھیں کڈھیاں خونی نہریں
 قطرے اتھرواں دے پونجھے نال پیراہن نیلے
 ماتم سبز پوشاکی ساری دامن رکھے پیلے
 صاعد اٹھ سویرے ڈھونڈے کر کے فکر زیادہ
 جاں بوہے تھیں باہر آیا ڈٹھوس پیا شہزادہ

ناں کجھ سرت سنبھال بدن دی لعل پیا وچہ گھٹے
 وانگ کپور ہویا رنگ پیلا سینہ سر منہ پھٹے
 ڈھوڑ ڈھوڑ ہویا تن سارا لیرو لیر پوشاکی
 ناں اکھ پٹے پیر ہلائے آئی بہت ہلاکی !
 سینہ سارا لوہو بھریا نہنواں نال گھروٹھا !
 غبیوں بجلی پئی قہر دی باغ حسن دا لوٹھا
 عطریں بھنے کیس رنگیلے رلدے اندر مٹی
 صاعد دوڑ گیا پھر سرتے ویکھ سرو سر پئی !
 جھبڈے ہتھ نبض پر دھردا نالے ساہ سہاڑے
 جاں اوہ پتہ نہ دیون جاتوس ایہ گل سرے سراڑے
 پاڑ پوشاک شیندا صاعد رووے گھٹت کہاواں
 گھائل ہویا شہزادہ میرا میں ہن کدھر جاواں
 ڈائن ڈچھ لیا از غبیوں چنگا بھلا ستا !
 کتھے چلیوں آپ شہزادے دے اسانوں بتا !
 رووے تے کر لاوے صاعد ڈھے ڈھے پوے اپٹھا
 کر فریاد پکارے اچا مٹھا یارو مٹھا
 صاعد دا سن شور ککارا ہوئی خلق اکٹھی !
 ویکھ شہزادے نوں سبھ بھجڈے جیوں دانے وچہ بھٹھی
 سارے ہنجوں بھر بھر روون جیون ساون دیاں باراں
 دم درود دعائیں کر دے صالح لوک ہزاراں
 شاہزادہ پھر چالیو نے روندے یار چوہیرے
 صاعد نے اوہ جا لہایا اوے اپنے ڈیرے

خدمت گار غلام بیچارے منہ سکا تر دیدے
 رونق رنگ ہو یا متغیر آئے درد رسیدے
 وانگ یتیمیاں جا کھلوتے عاصم دی درگا ہے
 بیٹھا شاہ مصلے اتے کروا یاد والا ہے
 صاعد نے شاہزادے والا سارا حال سنایا
 عاصم شاہ سن اٹھ کھلوتا جھب بیٹے ول آیا
 شاہزادے دے سینے اتے عاصم تے ہتھ دھریا
 تھوڑی جان جسے وچہ باقی جاتوس اجے نہ مریا
 کون نہیں پھر رووے اوتھے عاصم شاہ جد رویا
 مجلس اندر شور ککارا ودھ حسابوں ہو یا !
 ماسی پھوپھی بھیناں مایاں کٹھا ہو یا قبیلہ
 روون باباں ٹک ٹک کھاؤں تک تک مندا حیلہ
 لکھ ہزار دتے سر صدقے ہوون رد بلائیں !
 آکھ محمد آنھیں گلیں کیونکر نکلن قضائیں
 شاہزادے نوں خبر نہ کوئی سر تے ہون سیاپے
 عاصم شاہ حکیم سدائے کیویں مرض سیہا پے
 عالم اتے طبیب نجومی رلی کول بہائے
 شاہزادے دا حال سناؤ عاصم شاہ فرمائے
 اس دے راس ستارے اتے کیسی گردش آئی
 کی کجھ پوجا گدی جس تھیں ایہ نحوست جانی
 کرن طبیب حکیم تمیزاں ویکھن نبض قروا
 اربع عناصر وچہ نہ گھانا وسدا لیکھا پورا

گرمی سردی بادی خشکی نہیں بخار لہو دا
 ہور کوئی ایہ داناں وگیا کرناں اللہ ہو دا
 پڑھ پڑھ سورۃ جن منزل عالم بھی دم پاؤں
 گٹ تعویذ نہن گل ڈولے بتیاں کول دھو کھاون
 بھر بھر دارے ہٹے سارے دور نہ ہو یا سیلا
 اس سائے کئی لوک نساے عشقے سایہ پایا
 مشر برہمن پنڈت پھولن شاستراں تے پو تھی
 آکھ محمد عشق کچھری سبھناں دی گل جھو تھی
 آئی وار نجومی والے تکے راس ستارے
 طالع اندر نظری آئے ظالم روگ بتیارے
 کردا عرض نجومی شاہا ہور نہیں ڈر کوئی
 پرواہ ساعت عشقے والی آن برابر ہوئی !
 اگے اوہ گل سفرے والی جیہڑی اساں وسالی
 ایہ نشانی پہلی اس دی غلڈی ناں ہن ٹالی
 لمیں اے حیاتی اس دی موتوں ڈرو نہ ذرہ
 پرہن راج کماناں مشکل کرسی سفر مقررہ
 ترے راتیں تے ترے دھاڑے اونویں رہیا شہزادہ
 اکو ساہ کھڑا کے لگا ناں کبجہ کمی زیادہ !
 حالت ویکھ شہزادے والی ہر اک نوں غم دہاوے
 دانشمند علاج دسالن بے کبجہ منہ در آوے
 کر کے تھکے جتن ہزاراں ہوش نہیں اس پھر دی
 ریت سکی دی کندھ اسارن ہتھوں جاندی گردی

عاشق دا جو دار و دے باہجہ ملاپ تہن دے
 اوہ سیاناں جان ایاناں روگ نہ جانے من دے
 مندے من دے روگ محمد مندے نہیں دواواں
 بید ہووے جے دلبر تائیں بیدن کھول سناواں
 چوتھا روز ہویا تاں صاعد دور کیتے سبھ دردی
 کہیوس راتیں خواب ڈٹھی میں چنگی خیر خبر دی
 اک دو گلاں نال شہزادے کرن دیو کھال اوہلے
 سچی خواب کرے رب میری مت ایہ اکھیں کھولے
 دور ہو یا سبھ کوئی اوجھوں اک نہ رہیا نیڑے
 صاعد بہہ سرمانے اس ولے اک کہانی چھیڑے
 عاشق تے معشوق کوئی سن سوہنے مرد زمانی
 درد فراق انہاں دے والی کردا گل وہانی !
 جے میں بھی اس گل ول جاواں ایہ قصہ چھٹ جاندا
 شالا توڑ چڑھے فرمائش جاندار وقت و ہاندا !
 درد فراق انہاں دے والی جاں پڑھ آیا پٹی !
 جاں پھر گل ملن دی آئی شاہزادے اکھ پٹی
 موہوں بول کہے صاعد نوں پھر ایہ گل سنائیں
 صاعد ہور کہانی کردا اول آخر تائیں
 عاشق تے معشوق ملن دی جس ویلے گل آوے
 شاہزادہ دل تازہ ہو کے پھر اونویں فرماوے
 صاعد نے ست داری مڑ مڑ تک کے طبع سکھاندی
 عاشق تے معشوق ملن دی نویں گل آندی

خوش آواز زبان رسیلی بہتا علم دانائی
 اخفش وانگ بیان کریندا اثر اندر وچہ دھائی
 بک حکایت اثرے والی کہنے والا داناں !
 ختم انداز ہتھوں جد چلے مارے تیر نشاں
 صاعد دے دل درد بجن دا گل کرے دل لا کے
 شاہزادے نوں چنگی لگی آکھے پھیر بولا کے
 کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھنجال غماں دا
 مڑا یہ گل سنا اسے تھیں میں ول ہوندا جاندا
 کیتی وار کہانی کیتی تاں اس سرت سنبھالی
 گلاں کرن لگا اٹھ بیٹھا ہوئی ذرہ خوشحالی !
 دل وہیا تاں صاعد کہیا قسم تینوں اس رب دی
 جس نے خلقت پیدا کیتی روزی لائی سبھ دی
 بھیت دے داد سین مینوں غم تیرے تھیں سڑدا
 جس نوں یار بنائے آپوں پھر اس تھیں کی پڑدا
 سیف ملو کے کہیا میں تینوں بیدن کھول سناندا
 پر جے ہور کسے دے اگے ہرگز کریں نہ واندا
 صاعد کہیا سن شاہزادے کی طاقت میں بندے
 بھیت شاہاں دا جو کوئی پھولے حال ہوون اس مندے
 کہے شاہزادہ حال حقیقت سن صاعد دل جانی !
 باپ میرے جو تحفہ گھلیا شاہ مہرے سلیمانی
 راتیں جاگ لدھی اٹھ ڈھٹی تیر کیجے لگا !
 جھگا پاڑ ڈھٹھا کھا گردی بھل گیا او سرگا

ہک صورت دی مورت اوتھے لکھی نظری آئی
 حکمت پاک خداوند والی کر کے نقش سہائی
 آدم دی کی قدرت سرجے ایسے روپ نیارے
 قدرت دے ہتھ نال بنائی خالق اپن اپارے
 جگر کباب کرے تاب اس دا عقل دماغوں سڑدا
 ہک ہک وال اس مورت والا سو سو دل کھس کھڑدا
 مائل کر دی شکل شائل گھائل کرے جواماں
 زینت زیب شہانہ سارا دے روپ زماناں
 ویکھن سات ہویا دل بریاں لگا داغ کیجے
 لوں لوں لب بلے سڑاٹھے ماس ہڈی رت نیجے
 دوجی صورت ہے مردانویں اس دے کول برابر
 اوہ ہنوار میرے دی مورت کیتی آن بے شرمی
 کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھی تک اوہ موت
 مت مورت دی صورت لیجے کر بھائی کوئی صورت
 جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نظر آوے
 صاعد بھائی صبر نہ دل وچہ مرساں ایسے ہاوے
 صاعد کہیا باپ تیرے نوں دساں ایہہ کہانی
 اس نوں مت ہووے کجھ معلم دے پتہ نشانی
 سیف ملوک کہیا میں تینوں ورتی گل سنائی
 جے کجھ عقل تیرے وچہ آوے کرتوں اگوں بھائی
 بھائی باپ میرے نوں دیں بھانویں ہور کسے نوں
 کر تدبیر وزیر اچھی صورت دے میوں

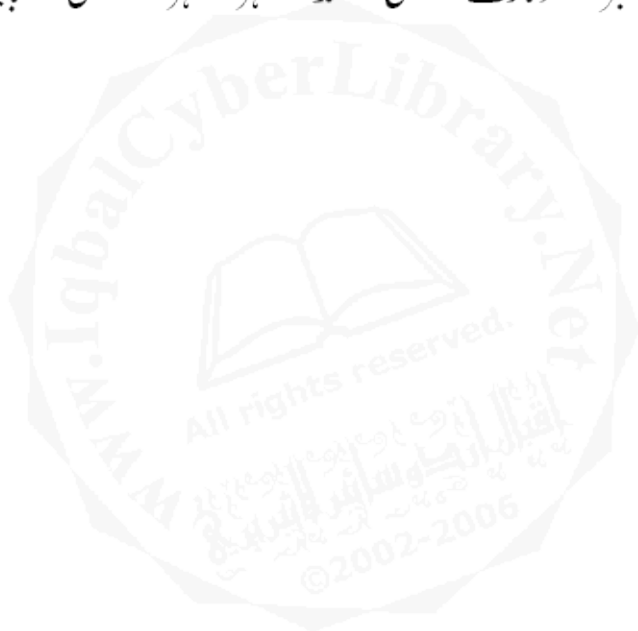
صاعد نے شاہزادے والی سمجھ حقیقت ساری
 شربت اک بنایا جیہڑا آہا اس دی کاری
 شربت دے شاہزادے تائیں آپ گیا دربارے
 حاصم شاہ اگے اس جا کے حال سنائے سارے
 حاصم نوں سن گل عشق دی بہت لگی غمنا کی
 آپوں پیر کوہاڑی ماری کیتی آپ چالاکي !
 کر افسوس کہے میں آپوں کیتی بہت نادانی
 کانون شاہزادے دل بھیجے اوہ تحفے سلیمانی
 نبی سلیمان باپ میرے نوں دتے ایہ شاہ مہرے
 اس بھی اگوں تحفے بھیجے کیتے ورتن دوہرے
 ہن اوہ دوئے گئے جہانوں کون نشانی دے
 کس دی دھی جدھی اوہ مورت کسی ولایت دے
 حاصم شاہ سن ایہ قضیہ بہت ہویا درماندہ
 ہتھیں اک لگائی گھرنوں مٹھا میں کرماں دا
 فکر اندیشے صبر بھلایا و سرگیاں تدبیراں
 ڈبدا عقل اندیشے اندر جیوں لوہا وچہ نیراں
 کشتی ہوش ملال عقل دی گھمن گھیر فکر دے
 بھجن وچنہ صلاحاں والے پے گرداب نہ تر دے
 ناں کجھ آوے جاوے چارہ وانگ بیٹھا دلیگیراں
 حاصم شاہ دی ویکھ حیرانی کیتی عرض وزیراں
 شاہا شالا دم دم ہوون تیرے بھاگ سوائے
 مولی باغ خوشی دے تائیں سر سرواء نہ لائے

دولت تے اقبال شہاں دے دن دن ہون زیادے
 ستیاں چر نہ لگے شالا سیف ملوک شہزادے
 یا قبلہ غمناک نہ ہوویں رکھ اللہ دی ڈھیری !
 بیٹے پاس چلو اٹھ آپوں اس نوں دیہو دلیری
 ایہ کہو شاہزادے تائیں چنتا پختہ نہ بالے !
 سڑوا عقل فکر تے دانش بھانبر چنتا والے
 یار تینوں رب پاک ملائاں جے مدھ قسمت ہوئی
 حیلہ وس میرا جو لگسی فرق نہ رکھساں کوئی !
 بھیجاں دانشمند وزیراں ہور مصور دانے
 عالم پھر کے صورت ڈھونڈن ہر شہریں ہر خانے
 اس صورت دی حال حقیقت جس جاؤں ہتھ آسی
 حاضر آن کرن گے اتھے تاں تیرا غم جاسی !
 ایہ صلاح وزیراں دتی شاہ لگی دل بھلی !
 بیٹے نوں جاوے دلیری بچہ رکھ تسلی !
 کوشش بے شماری کرساں گھلاں فوج چوہنرا !
 مت مورت دی صورت لیجھے ہووے مطلب تیرا
 پرتوں اپنا آپ سنبھالیں ہوش رکھیں وچہ جانی
 کد شاہزادے ناطہ دیندے جے ناؤں پوے سودائی
 سیف ملوک کہے سن بابل قسم مینوں اس رب دی
 ہوش عقل جیو جان نہ رہسی جے صورت نہیں لبھدی
 دھڑکے جان میری وچہ جسے تکے ساعت گھڑیاں
 عاصم حال بیٹے دا تک کے ہنجوں جھولی جھڑیاں !

اوہ رخسارے ار غوانی ہوئے کیسر پیلے
 نموں جہاں بیماری مارے نرگس نین رنگیلے
 دھوڑاں پے سکایا خشکی سنبھل ہریاں والاں !
 بدر منیر آہا جو چہرہ دسے مثل ہلا لاں !
 حالوں پیابے حال شہزادہ باغ حسن کملا یا
 اجڑ گئی بہار پھلاں دی پیتاں رنگ وٹا یا
 لتھے چے بونٹے چھاپاں کنگن پونجی والے
 کلغی توڑے تاج اتارے زیور شاہاں والے
 عاصم شاہ تک حال پتر وا اک لگی بھڑکارے
 اُتھرواں نے ساون لایا ٹھنڈیاں آہیں مارے
 بیٹے نوں لے جھولی بیٹھا گھٹ گھٹ سینے لائی !
 آکھے سن فرزنداتوں ہیں آکھیں دی روشنائی
 عمر گئی غمنا کی اندر کر کر رب دی سیوا
 آئی باغ بہار خوشی دی لدھوں مٹھا میوہ
 کیسی واء غضب دی جھلی ڈالی میوے والی
 دھرتی نال پٹاک گوائی آئی خستہ حالی !
 دوہاں جہاناں اندر آہی تیری خوشی گھنیری
 تک تک منہ تیرا میں حیواں سکھ حیاتی میری
 تینوں کی ہویا فرزند داغ لگائی جانی !
 سدا بہار گلاب حسن وا تیری نویں جوانی
 کس ڈائن نے ڈچھ لگایا یا کس نظر لگائی !
 دے جہان دعائیں تینوں پھڑیوں کس بدعائی

اے سودانی بیٹا میرا ناں کر بے قراری
 آپ بھی سڑدا میں بھی ساڑیں چھڈ اس کچی کاری
 ناں تدھ کیتا ظلم کسے تے ناں کوئی تینوں یاد نہ رہیاں بانکاں
 ایسا غم نہ ڈٹھا ہوسی اگلیاں غمناکیاں
 دشمن تیرے طعنے دیسن کر سن بہت ملامت
 دوزخ سینے میرے تپسی جہاں ہوگ قیامت
 ناں کوئی صورت والا ملایا یاری کسے نہ لائی !
 کہہ توں کس دے پچھے بیٹا اپنی آب گوئی
 بیٹھ نچلا کر خوشالی چھڈا یہ جھورا من دا !
 ٹھنڈا لوہا کتیاں بیٹا کوئی ہتھیار نہ بن دا !
 کر کجھ صبر تھل بیٹا چھڈا یہ کھہیرا کیویں !
 خبر نہیں کوئی صورت ہوسی یا ایہ مورت اینویں !
 لگا روگ اولہ تینوں دارو نال نہ جاندا
 نالے دل تیرے نوں کھا دوس جگر میرا بھی کھاندا
 لا امید نہ ہسٹر جائیں کرن وئیں کوئی چارا !
 مت رب پاک سب بنائے میلے یار پیارا
 نا امیدی وچہ امیدیں رکھیں آس کرم دی
 یہ مجلس داناواں والی لوڑ کریں اس کم دی !
 دولت مال نہ سٹیں بیٹا ہوئیں نہ ایویں بیدل
 دولت والے نوں گھر اندر مطلب ہوندے حاصل
 دنیاوی ہر مشکل تائیں دولت کرے آسانی !
 ڈاہڈے قفل اتارے ایہ بھی کنجی ہے رحمانی !

دولت تھیں مکھ موڑ نہ بیٹا چھوڑ نہیں ایہ شاہی
دن دن لوڑکراں گائیں بھی دیگ مراد الہی
صبر کریں تاں اجر ملے گا آئی خبر کتابوں
صبر اوتارے قفل محمد ہر ہر مشکل بابوں



جواب سیف الملوک باپدر

سیف ملوک جواب بیونوں دیندا نال حلیمی
سن بابل سلطان ملک داتوں ہیں عاد قدیمی
جے کوئی شاہ زمیں دے اکثر تیرے کول اسلامی
تاجاں تختاں والے تیری کر دے آن غلامی !
در تیرا ہے جدے لائق قبلے وانگن مینوں
تیری جان حیاتی میری چر رکھے رب تینوں !
شالا سر میرے پر دایم رہے تساڈا سیلا
تیرے پچھے جیون نالوں مرناں بہتر آیا
جے کجھ تساں نصیحت دتی بھلی میرے حق ساری
پھٹ میرے تے پئی بدھی مرہم لائیو کاری
پر کجھ وس نہ میرے بابل کی کراں منہ کالا
ہوندے قابو کد کوئی چھڈ دا دانش عقل سنبھالا
جے لکھ عقل تمیزاں کرینے اوڑک ہونی ہوناں
ہسڈیاں کھیڈیاں کس بھاوے بیٹھ غماں وچہ روناں
قید کیتا دل میرا مورت پا کے سخت زنجیراں
ایہو قسمت سی تقدیروں کرینے کی تدبیراں
ہن ایہ قید نہ میں تھیں چھدی ناں ایہ بھارا اترا
وس نہیں کجھ چلدا بابل چھڈ خیال پتر دا
میں ہن ہو چکا سودائی جانی تھیں ہتھ دھوتے
گھر درنوں ہن چھڈیا لوڑاں چایا پٹھی موتے
اندر عشق جلاندا جیوں کر آتش سکیاں پتاں

مت نہیں دل میرا مندا مت ہن دیہو متاں
تسیں کراہو توبہ عشقوں دے دے سکھاں متیں
دل میرا نہیں توبہ کردا کہے اگیرے وتیں !
جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نہ ہتھ لگے
ناں میں شاہی تحت سنبھالاں نانا کوئی ہور اس رگے
میرے تھیں ہتھ دھوتوں بابل میں اج خاص دیوانہ
جے صورت ہتھ آئی تاں پھر کرساں راج شہانہ
سن عذاب جواب پتر دا عام شاہ دل ڈریا !
ہو حیران بیٹھا متفکر زانوں تے سر دھریا
اندر راگ اندیشے والی بل بل دے الہے
باہر ہنجوں مینہ وساوے سرد آہیں تھیں کنبے
ہائے افسوس میں آپوں بھانبر پا کے تیل مچایا !
کسے وزیر صلاح نہ دتی جاں تفسیر لے چایا
آپوں ٹھوکر لائی شیشے بھجے ہو یا ہن ٹکڑے
کیونکر پاج لگی ہن ثابت جے سولائیے اوکڑے

چھل پنہا تک شکل انہاندی بہت دراون والے
 باپ میرے دل ہو سلامی چم زمین ادب دی
 کہن نصیب تساڈا ہووے شاہی عجم عرب دی
 بعد دعائیں تھیں پھر کہندے عرض احوال تمامی
 بھیجے شاہ سلیمان پیغمبر آئے اسی سلامی
 مذہ کارن اس تحفے بھیجے اے صفوان بہادر
 ایہ تک اسیں لیائے بچہ آن کیتو نے حاضر !
 شاہے حکم داتاں بچہ ڈٹھا کھول وزیراں
 کپڑ تھان عجائب نکلے نالے ایہ تصویراں
 مجلس چپ لگی تک تحفہ بہت عجائب چیزاں
 کجھ بیان نہ آوے کسے کر کر رہے تمیزاں !
 ایہ جامے شاہ مہرے ڈٹھے جاں حضرت صفوانے
 کہن لگا ایہ کسب جنہاندے دھن اوہ کسی دانے
 شاہ مہرے نورانی تک کے آئی شاہ حیرانی
 جہاں پریاں تحفہ آندا پھکدا انہاں نشانی
 ایہ شاہ مہرے صورت زہرے وسو کتھوں آئی
 کس کس صورت دی ہے موت کس استاد بنائی
 ایسی صورت دھرتی اتے سبھی نہیں اسانوں
 نبی سلیمان وسو یارو آندی کس جہانوں
 سبھ حقیقت دی اونہاں اک دن شاہ سلیمان
 بیٹھا مجلس خوب سہا کے رونق گہماں گہماں
 جو کجھ تابع اس دی اندر آدم جن حیواناں !

ہر قوم دے افسر حاضر مجلس بھری دیواناں !
 بیٹھے پڑھدے سن دی قصہ مہتر یوسف والا
 سن سن حسن اوہدے دیاں گلاں کہندا شاہ اجالا
 مہتر یوسف جیسی صورت اندر جن انساناں
 ہور کوئی بھی ہوسی یارو کچھدا شاہ دیواناں
 سبھناں عرض گزاری حضرت کدھوسی کوئی ایسا
 اگے کوئی نہ ہویا سوہنا مہتر یوسف جیسا
 کہ پری سی نام عجاز وانشمند اکابر !
 سبھناں علماں اندر عالم سبھ ہنراں وچہ نادر
 کسباں علماں عقلاں ولوں ثانی اس دانہا
 اس نے عرض نبی ول کیتی سن توں شاہنشاہا
 جوز بور داؤد نبی دی میں پڑھیا اس اندر
 نسل تیری تھیں لڑکی ہوسی روشن وانگوں چندر
 سوہنے نقش تے حسن بیدا خوبی بہت لطافت
 رنگ نورانی انگ سہیلا بے حساب ملاحت
 مہتر یوسف نال برابر ہوسی حسن اداؤں !
 جے کجھ لکھیا اوہو ہوسی ناہیں جھوٹھ خداؤں !
 روپ انوپ اوہدے دیاں گلاں ماکاں اندر جا سن
 سارے سوہنے اوس وقت دے اس دریس نواسن !
 سچ کلام الہی اندر ہوسی یوسف ثانی !
 نام بدیع الجمال کہاسی قسموں پری زنانی !
 ہوگ بیٹی شاہپال شاہے دی اوہ شاہرخ دا بیٹا

نبی سلیمان نوں عجاز دیا تاناں پیٹا
 ایہ جو دیس تساڈا حضرت شارستان سنہری
 اس وچہ باغ ارم ہک لاسی اوس مکان کچھری
 جو بن اس دے دی دھم پیسی آدم تیک زیادہ
 آدمیاں دی قوے وچوں سیف ملوک شہزادہ
 شکل اوہدی دا عاشق ہو کے دیس وطن چھڈ جائیں
 گاہ کوف سمندر باریں جا ملسی اس تائیں !
 سیف ملوک عاصم دا بیٹا عاصم پت صفوانے
 تحت مصر دے والی ہوسن ہر اک شاہ زمانے
 قدرت صفت خداوند والی جاں ایہ سنی پیغمبر
 کہندا اوس عجاز تائیں توں ہیں بہت اکابر

حسن بدیع الجہال پری دانا لے روپ شہزادے
 جامے تے کر نقش دسالیں راضی ہوواں زیادے
 ہو بہو اتاریں مورت جیوں جیوں شکل انہندی
 والے جتنا فرق نہ آوے دیہی وچہ دوہاں دی !
 بیٹھ عجاز کر بسم اللہ پکڑی قلم ہنر دی !
 خاصہ رکھ دھیان عقل دا کر کے لوڑا اندر دی !
 جو جو صفت کتابوں دھٹی ہر نقشوں ہر والوں
 ہو بہو اتاریں مورت فرق نہ صورت نالوں
 جاں اس نبی سلیمان اگے ایہ شاہ مہری تارے
 ویکھ ہويا حیران پیغمبر صورت اپن اپارے !

مہرے تک مہریں آیا کہیوس صورت گرنوں
 شاہش آفریں ہزاراں تیری عقل ہنر نوں
 قاضی تے امراء بنایوس پریاں وچہ عجاز
 حکم اوہدا سبھ سر پر منن موڑن کسے نہ جاز
 اس ویلے ایہ تھے دے کے کیتوس امیں روانے
 شکر کینا جے آن بجائے تیرے دولت خانے
 باپ میرے بھی تھے بہتے جو کیاہ نہ لبھدے
 گلے نبی سلیمان تائیں ہتھ انہاں دے جھدے
 شاہ صفوانے نال محبت سا نہجی رکھے دونویں
 اس تھیں پچھے مینوں لبھے میں بھی رکھے اونویں
 ایہ میراث پیو دی آہی مینوں بہت پیاری
 اس ویلے کوئی اس تھیں چنگی ناہیں چیز نیاری
 دنیا اتے تیرے جیہا ناہا کوئی پیارا !
 تاں ایہ تھے تینوں گلے ہتھیں کینا کارا !
 اپنے بھانے کر بخشیشاں کیتی خوشی زیادہ
 اوس خوشی دی جائے ہویا درداں در کشادہ
 جے میں جاناں ایس خوشی دے بنسن غم ہزاراں
 ایہ شاہ مہرے وچہ سمندر ڈوباں سنے پٹاراں
 ہن کجھ وس نہ میرا تیرا ہو گیا جس ہوناں
 پتر باپ دوہاں نوں بیٹا بھا پیانت روناں
 اوہ دوئے شاہ گئے جہانوں تاں کم مشکل آیا
 سیف ملوک اگے ایہ قصہ عاصم شاہ سنایا

ایہ حقیقت سن شاہزادہ کروا شکر پچارا !
 اسے دنیا اتے وسدا کدھرے یار پیارا
 دیسی بدیسی پھر وار ہساں جاں تک ہوگ حیاقی
 مت سبب بناسی مولیٰ لبھسی دست کھڑاتی
 اس گلوں کجھ ہوئی تسلی نالے عاصم شاہے
 فوجاں کدھ تیاری کیتی دتا حکم سپاہے
 ست ہزار جوان بہادر جنگی لاث مریلے
 دھپا کھاء جنہاں دانسن خوبی ہاتھی پیلے
 تھکن نہیں لڑائی کر دے دم دم ہون سوائے
 حملہ ویکھ اونہاں دا باروں شیر بھرنس جائے
 سبھ قواعد جنگ کرن دے جانن ہر ہتھیاروں
 زرہ خود فولادی لادن لا ہون ڈر تلواروں
 کر کر بھیڑ لڑائیاں اگے آہی انہاں دلیری !
 سن کے خبر لڑائی والی کر دے خوشی ودھیری
 موتوں خوف نہ کھاون زرہ بہت دلیر دلاں دے
 وچہ میدان لڑائی والے پاؤں سیر ہو جانڈے
 نیزہ پھیرن دشمن گھبرن دھڑتوں سیس ادھیڑن
 دشمن کون فلک دے ہندو ٹوپی سرتوں گیرن
 ایسے مرد زور آور چین کے کیتے چاء روانے !
 مانی تے ارژنگ برابر ہور مصور دانے !
 لکھ دتے کر عہد اونہاں نوں ملک معاش جگیراں
 دیساں جیکر آؤ مطلب خوشی ہووے دلگیراں !

ہر ہر طرف روانہ کیتے کہیا ذرا نہ سنگو
 خرچ کرو کھڑنال خزانے ہور گھلاں جو منگو
 ہر ہر ملک آدم دے اندر ویکھ آؤ سبھ شہراں
 جس جائے کوئی سوہنا ہووے وچہ حسن دیاں لہراں
 جے کوئی ہووے شاہزادی سوہنی ہرگز نظر نہ آوے
 صورت اس دی لکھو ساری جیوں محرم دس پاوے
 جو مشہور ہووے وچہ شہراں آفت حسن اداؤں
 فتنہ دوز جگت دے ظالم چت کھڑے ہر داؤں
 عشوے ناز فریب زمانے کر کے جیو بھلائے
 ٹور لکھدی اکھ ملکدی گلیں دل پر چائے
 ایسی صورت دی جس پاسے دس پوے اس لوڑو
 کنیں سن کے آھیں تک کے مورت لکھو نہ چھوڑو
 جے کوئی خبر پری دی آنے یا اس باغ ارم دی
 دس اوٹھ سونے دے بھر دیواں ٹور نہ رہسن درم دی !
 کرساں خاص وزیراں وچوں خلعت سرتے دھرساں
 ہور ولایت منگے جیہڑی دیساں عذر نہ کرساں
 لشکریاں دل تازہ ہویا عہد لکھائے شاہی
 زردا طمع برا اس اتے دیون سر سپاہی
 رخصت ہوئی امیراں تائیں ملکو ملکی چلے
 کوئی مدینہ پا کے کوئی حضرت مکے گھلے
 کوئی عدن نوں کوئی عرب نوں کوئی رومے کوئی شامے
 بعضے اسکندریہ جا ٹورن بعضے یمن مقامے

بعضے ہند جنوبی پھر دے وہی شہرنا دوناں
 کہناں وچہ پنجاب زمین دے سمھنیں شہریں بھوناں
 کوئی مشرق کوئی مغرب دگھن کوئی گھہ شالی !
 کوئی کشمیرے لوڑے کوئی کندھی جموں والی !
 کوئی جزیرے ناپو لوڑن کوئی بتیاں لدا کھاں
 سمر قند سے چند ایسے نور رہے کی آکھاں !
 ہک محیط سوا حل بھالن ہک قلزم افرنجے
 ہک تا تارہک گئے عراقے ہک مبارک گنجے
 ہک کابل قندھار خراساں ہک ہرات بخارے
 ہک لندن ہک قیر فرنگے ہک گئے زنگبارے
 کجھ رو سے کجھ چین مچھنے کجھ آئے ترکاں نوں
 کوئی نقش چگل دے تگن کجھ لوڑن کنعانوں
 خوار زم شیراز مصلے غزنی غور تے لارے
 جام بھنور تے بابل تیر زماؤراء النہر کنارے
 کوئی بروع ایجاز ڈھونڈ یندے کوئی گئے سن مے نوں
 طے کیتی سبھ دھرتی اونہاں کئی ٹور یندے طے نوں
 ہک بغداد جیاناں مبارک ہو کے شاد سدمائے
 واہ محمد بھاگ انہاندے جو اس پاسے آئے
 ڈھونڈ تگے ہر دیس ولایت شہراں تائیں پنیاں
 بدیع الجہال تے باغ ارم کدھروں نام نہ سیناں
 نام بدیع الجہال پری دا عربی رسے والا !
 ہندی بتیاں وچہ نہ میوے کیتا بہت سمجھالا !

تاں بدیع جمال بنایا فارسیاں دے ڈولے
 اوہ بھی بعضے بیت تروڑے جے کوئی پردہ پھولے
 دوتن نام پری دے رکھاں سمجھو ہر سیاناں
 جتھے جاء بلانے والی اکثر نام بولاناں
 کدھرے عجب جمال کہاں گا کدھرے شاہ پری کر
 نانوں بےتے نانوں والا کہو سمجھو گل گھری کر !
 حاتم شاہ دے نیچے بندے لوڑ تھکے ہر جانی !
 عجب جمال تے باغ ارم دی کسے نہیں دس پائی
 برس وہاں دے کر کر دھاوے پھیر مصرنوں آئے !
 چار ہکسے شاہزادے والے صورت نقش بنائے
 کر تصویراں باندھیاں آن امیراں دھریاں
 ہک تھیں ہک چڑھندی صورت وانگن حوراں پریاں
 جے شاہزادے دے من بھاوے تاں تعریف بناواں
 کاہنوں انہاں وزیراں وانگر میں بھی قلم گھساواں
 توڑے ہوون سونا موتی جے دلبر نہیں تکے
 موتی روڑ دس بھس سوناں کہیا مردے کپے
 حاتم شاہ کہے سبھ یاراں بھیت نہ دسو کائی
 مت نامید ہو کے شہزادہ بنے شتاب سودائی
 شاہزادے پر سمجھ لیا سی اس تھیں کون چھپائے
 شاہ پری تے باغ ارم دی ناہیں خبر لیائے
 جے کرکول انہاندے ہوندی خبر کوئی دلبر دی !
 شاہزادہ خوشبوئیوں لبھدا جیوں یعقوب مصر دی

خبر ہوئی شاہزادے تائیں سبھ بھیجے مڑ آئے
 باغ ارم تے بدیع جمالوں ناں کوئی پتہ لیائے
 پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے ہنجوں تیر چلاوے
 ہو بیہوش سودایاں وانگر راگ غماں دے گاوے
 پیا ہنیر غبار جہاناں یار نہیں ہتھ چڑھیا !
 لمیں رات وچھوڑے والی جیو غضب نوں پھڑیا
 کس سنگ پھولاں دکھ تجن دے سول ہڈاں وچہ وڑیا
 دل وچہ یار محمد کاہنوں اوراں پچھاں اڑیا
 بے کر بدیع جمال میرے تھیں منگ گھلے دل جانی
 دل تے جان کراں نزرانہ دھڑ ہووے قربانی !
 بے اج اس دے باغ ارم دی واؤ اس پاسے وگے
 اوے دم دم چھوڑ دیہی نوں مگر واؤ دے لگے
 ناں دل دس نہ دس تجن دی جھس لیا اس اگے
 تاہنگ بری جیوں ساگ کھیجے ٹانگ نہیں ہتھ لگے
 درداں مار نماں کینا کونج وانگر کر لاندہ !
 پٹ پٹ سجدہ دل سرے دے مول نہیں شرمندہ
 خبر ہوئی جد باپ بیچارے بیٹے دے احوالوں
 عاصم نوں غم لگا بہتا سیف ملو کے نالوں !
 بے کوئی شاہ ماکاں دا ہووے مایہ دولت والا
 اس گھرا کو ہووے بیٹا سوہناں روپ نرالا
 اس نوں مرض لگے کوئی بھاری لا دو اعلاجوں
 اچن چیت نئے ہو جھلا ملکوں دیسوں راجوں

بڈھا ہووے باپ نماں اوہ جوان رنگیلا
تاں پھر باپ شوہدے دا یارو کی کجھ ہوندا حیلہ !
رو رو عاصم شاہ پکارے غم دے لشکر بھارے
میرے تے نت چڑھ چڑھ آون اک تھیں اک نیارے
جس دن گھر اولاد نہ آہی پیساں در دوہوناں
جاں اولاد دلہی غم مینوں دنیا آیا دوناں !
ہن بیٹے دی ویکھ مصیبت لگا برا اندیشہ
فرزنداں دے پھٹ نہ مولن دن دن پوند اریشہ
غور دلاے کر کر تھکا عاصم شاہ بہتیرے
بیٹے دا خفقان نہ جاندا دم دم ہوئے اگیرے
اوڑک عاصم شاہ پترنوں اپنے کول منگاندا
پند نصیحت حال حقیقت اچھی طرح سناندا

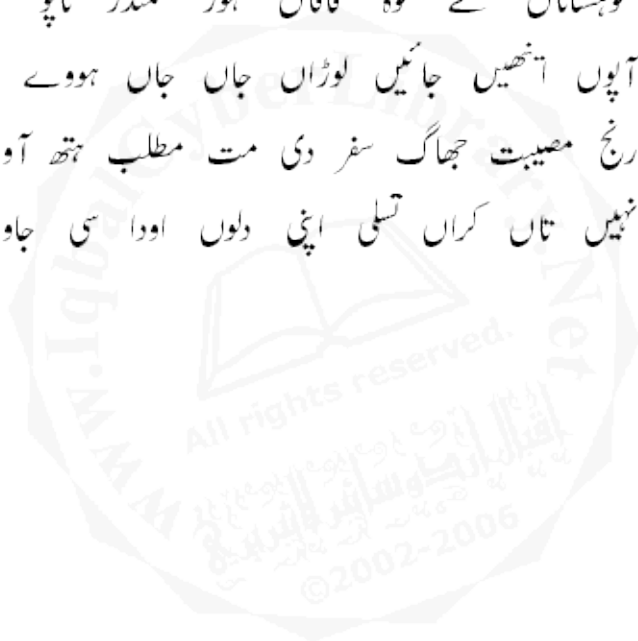
دریاں پسند دادن شاہ عاصم فرزند خود را بردل نہاوں او

کہندا اے فرزند پیارے توں جگر دا پیرا !
تینوں سیک جے لگے رتی ٹرے کلیجہ میرا
ست ہزار امراء سپاہی پھر آئے سبھ عالم
جو جو وسیوں آدمیاں دی ویکھ مڑے رب معلم
نہ کوئی خبر پری دی لہی نال اس باغ ارم دی
چار ہک سے ہور لکھ لیائے مورت کڑی ختم دی
سبھ اوہ بادشاہاں دیاں دھیاں ہک تھیں ہک چڑھیندی
اوسے نال واہاں تینوں جیہڑی کریں پسندی
تخت ولایت فوج خزانے سبھ کجھ دیواں تینوں
آپوں بیٹھ رہاں وچہ گوٹے بھلی فقیری مینوں !
مولی پاک بنایا مینوں چونہہ تنخاں دا سائیں
کئی شہزادے چا کر میرے سبھ بخشاں تدھ تائیں
آپوں پکڑ فقیری دعوے بیٹھا کراں عبادت
دیاں دعائیں سر تیرے نوں دولت عمر زیادت
شاہزادے سن گل پیو دی رو رو آہ چلائی
کہندا بابل توں بھی مینوں لدھا کھرا سودائی
دولت دنیا دس دس ٹھگیں اندر پاڑ نہ تکدا
گھر درخت ولایت کیہڑا سوکھا ہے چھڈ سکدا !
تخت ولایت کارن شاہاں کیئے کیڈ کشالے
شاہنامے سکندر نامے ویکھ لڑائیاں والے
اندر باہر عشقے ردھا دسدا نہیں تسانوں

جواب دادن شاہزادہ مریدِ خود را

کیوں تو تہمت دیویں بابل جان نادان ایاناں
جے کوئی لیکھ اول دے میٹے مردی اس دی جاناں
پھیر شاہزادہ ہویا چو پیتا خونی ہنجوں ٹریاں
اندر چھریاں کپن دل نوں مارے آہیں بریاں
مارا وساس کہے ہن کچرک رکھاں ڈھک غبارے
دل کہندا میں کاہلا ہویا کڈھ ایہ دھواں دھارے
عاصم شاہ کہے سن بیٹا کی ہن خواہش تیری !
فوجاں لشکر سبھ کجھ حاضر مایاں گھنی گھنیری !
مال ملک ہووے جے کجھ منگیں دیساں چیزاں سریاں
پر میں ہک اس ملکوں عاری پیدا ہوں نہ پریاں
سیف ملوک کرے اٹھ عرضاں سن شاہ بابل میرے
جے سبھ آن بہشتی حوراں میرے پھرن چو فیروے
خواہش نال نہ دیکھاں کوئی باجھہ بدیع جمالوں
دوئے جہان نہ بھاون مینوں اس دی طلب کمالوں
عاصم نوں سن گل پتر دی جھورا پیا فکردا
ہو حیران بیٹھا دل بریاں گوڈے تے سر دھردا
اندیشے چڈھ ہا ٹھاں آئے دوٹھارتھ غماں دا
مارے کھیت خوشی دے سارے پالا پیا کماندا
چودھیں طبقتیں پیا ہنیرا کدھرے لوء نہ دے
ہنجوں بدل وانگ وساوے مت ایہ بھانبرے
پھیر شاہزادے کہیا پیونوں منہ تھیں دے دعائیں

شالا عمر اقبال تہاڑے رہن قیامت تائیں !
دیہو اجازت مینوں بابل ایہو خواہش میری
سفر کراں اس صورت کارن کٹاں رنج گھنیری
کوہستاناں تے کوہ قافاں ہور سمندر ٹاپو !
آپوں آنھیں جائیں لوڑاں جاں جاں ہووے قابو
رنج مصیبت جھاگ سفر دی مت مطلب ہتھ آوے
نہیں تاں کراں تسلی اپنی دلوں اودا سی جاوے



التماس بادشاہ پیش فرزند

عاصم شاہ سن گل سفر دی بیٹے دی اودا سی
رو رو آکھے سر پر سہناں جو کجھ رب سہاسی
اللہ کولوں منگ منگ لدھوں کر کر بہت دعائیں
بڈھے وارے اوکھے ویلے لاء فراق نہ جائیں
بچہ میری جان پیاری کر کجھ ہوش سنبھالا
اس دنیا تے سدا نہ رہنا ہر کوئی چلن والا
چار دہاڑے عمر جوانی کر لے عیشاں موجاں
سدا نہیں ایہہ دولت دنیا سدا نہ لشکر فوجاں
ناں تہہ سکھ ہنڈایاں سیجاں ناں کجھ کھا ہدا لایا !
ناں توں تخت اتے چڑھ بیٹھوں ناں تہہ راج کمایا !
ناں فوجاں سنگ تیرے چڑھیاں ناں تہہ دھماں پایاں
ناں رج میں تیرا منہ ڈٹھا ناں رج ڈٹھوں مایاں
ناں میں تیرا سہرا ڈٹھا ناں ہتھ بدھاگاناں
ناں میں تیری جنج چڑھائی ناں و جید شدیاں
میں ہاں اج قبر دے دندے کوئی دہاڑا ارہساں
جے توں اکھیں اگے ہوئیں سکھ دا ساہ لے یہساں
جے توں سٹ گیوں پردیسیں مرساں تیرے ہاوے
جے رب خیریں پھیر لیاندوں ایہہ افسوس نہ جاوے
محل چبارے چھوڑ پیارے چلیوں وچہ اجاڑاں
لہر بہاراں سٹ کے ٹریوں تگن قبر پہاڑاں
ماگر مجھ سمندر اندر باشک ناگ مریلے !

کھا سنسار سنسار نہ رجدے غضب الہی پیلے
 جاں توں ہوا کلا جا سیں وچہ اجاڑ پہاڑاں
 چترے شیر چوہیر پھرن گے خوشی ہوسی بھگھیاڑاں
 سیف ملوک جگر دا ٹوٹا پوسی وس غنیمتاں
 باہجہ رے تھیں کون اس ویلے ہوسی یار یتیمیاں !
 توڑے کتے بن کے رہینے وچہ وطن دیاں گلیاں
 درد جھڑکاں سپے تاں بھی پھر پردیسوں بھلیاں
 مورت پچھے بھجہ بھجہ مرہیں خبر نہیں بے ملسی
 بجلی مرگ جلاسی بوٹا یا باغیچہ کھلسی !
 توڑے رستم جیسا ہو سیں سخت جوان ہشتانی
 ایس سفر دی مشکل اندر سٹر سیں وانگر باقی
 ناں کرتے تاء اچھے ٹھنڈا ہوون کٹ کھاں
 سٹر چلیا جیو جامہ تیرا اس کچیاویں ہٹ کھاں
 لکھی مورت ویکھ کدے دی پھول نہ بیٹا پھولا
 صابر ہو کے بیٹھ نچلا بھجہ بھجہ ہو نہ ہولا !
 لہندا چڑھدا دکھن پرہت پھر سیں چارے طرفاں
 کدھرے گرمی دھپاں والی کدھرے ساڑن برفاں
 پریاں ڈھونڈے کد ہتھ آون موت تک تک جیو کھاں
 مت کوئی خبر گھلے رب کدھروں صبر پیالہ پی کھاں
 ایہ خوشیاں جو گھر وچہ تینوں لہنہاں نال نہ رجیں
 لوڑیں عیشاں نال پری دے اوس خوشی ول بھجیں !
 خوشیاں کان نہ ہویا بندہ کرن عبادت آیا

وقت کچھاتا چاہئے بیٹا لہجی نہیں کھڑیا
 ویال اج بھلیرا تیرا نالے عمر جوانی !
 کرو عدالت ہو ر عبادت اوڑک ہو نا فانی !
 بھلکے موت آئی جس ویلے سے افسوس کریں گا
 عملاں باجھ نہ تلہ شناہیں کویں سمندر تریں گا
 ناں کوئی رد ملاخطہ اوتھے ناں کوئی عذر بہانہ
 جو کجھ کر سیں سو یو ملسی ڈا ہڈا عدل شہانہ
 عورت کتسی تاہیں لاسی کرٹا ستھیں سلساری
 مرد کپے گا سو یو کھیتی جس دا جج کھاری
 جتنا توں پری ول بھجیں اتنا رب ول ڈھوکھاں
 بے مدھ عیش خوشی نہیں بھاوے کرن عبادت بہوکھاں
 بے اج خوف خدا دیوں سڑیں اس دن ہو سیں ہریا
 موتے دا کجھ خوف نہ اس نوں جیوندڑا جو مریا !
 مَوْتُ وَ اَقْبَلِ اِنَّ تَمُوْا عَمَلِ اِیْسے تے کرناں
 مرنوں اگے جو کوئی ہویا پھیر نہیں اس مرناں
 جدوں کوئی مرجاندا ججن پٹ پٹ کرن اشارت
 آپوں اپنا منہ سر بھنن دس ایہ بجھارت
 یعنی آپ آپے نوں ماریں تاں اج کیویں مریویں
 آپ موجوں بے آپ نہ مویوں آپ مریں اج جیویں !
 اوہ سفر نہیں سجدہ تینوں چلیں ایس سفر دا
 اوس سفردا خرچ بنائیں غنی سفر سر کردا
 لماں پنڈھ نہ سنہجسی بیٹا بہو کھاں ہو نچلا

جوش خروش مٹا پیارے جاہ نہیں ہو جھلا
 گھر سٹن کوئی کم نہ چنگا آہناں ہے ہر دم دا
 تاں غم کر غم جاسی اوڑک اوڑک ہے ہر کم دا
 چوہا چڑاتے کتا بلا ہر کوئی وطن دھراندا
 توں آدم شہزادے ہو کے چھڈیں وس گھراں دا !
 آدمی ہیں تاں آدم بن جاجن ہیں تاں ہوا ویلے
 ایسا گھڑ شہزادہ ہو کے چھڈیں وس گھراں دا !
 میں بڈھا مہمان گھڑی دا پاس تیرے کوئی دن ہاں
 کول میرے رہو خدمت کر کے اجر جناہوں گھن کھاں
 جنس تیری نوں میں ہاں لائق کون میرے توں بھلا
 دل بیتاب ضعیف میرے نوں دیہ کھاں خوشی تسلا !
 اج مینوں چھڈ ٹریوں آپوں مویاں گیاں بے لوڑیں
 پھیر نہیں میں ماناں بیٹا بیٹھا ہتھ مروڑیں !
 اج نصیحت میری تینوں لگدی مندی کافی
 ایہ بھی دوس نہیں کجھ تینوں وڑھی قضا اسمانی
 وقت میرا ہن ڈیگر ہویا ایس زوال گوانیا
 پیشی آن کیتی ہن مغرب نختیں سفناں آیا
 شالا تیری فجر مبارک وقت قضاء نہ ہووے
 چڑھدی کلا ستارہ روشن سرتے آن کھلووے
 مینوں سفر آیا توں رہو کھاں وچہ امان خدا دی !
 غم ہن مار مکایا مینوں توں کیوں چھوڑیں شادی
 اے بیٹا توں ماؤ پو تھیں کیوں کویلے نسدا

جاں جاں جان میرے تن اندر ہو گھراں وچہ وسدا
تاں پھر مورت میری جدا آسی مرساں جس دہاڑے
موت دا غم ہوگ نہ ہو سن بادشاہی دے ساڑے
تجن دشمن کسے نہ بھاوے ایہ گل کس پسندا
میں مرساں توں کول نہ ہو سین کہسن واہ فرزند
دولت دنیا میری جوڑی کھڑن لوک بیگانے
ملک تیرا کوئی ہور لئے گا بادشاہی سمیانے
جے کجھ تپکھسے رہسی میرا لشکر ملک خزانے
جے بیٹے دی کاری آئے کرساں تاں شکرانے
میرا آج کل کوچ نقارہ سن فرزند پیارا
جے توں اس دم کول نہ ہو یوں برم رہے گا بھارا
جے رب خیری آندا تینوں روئیں نال افسوساں
اس ویلے دے رون تیرے تھیں میں دلشاد نہ ہوساں
اس دن دے اس روون کولوں سور نہیں کجھ تیری
اکھیں اگوں جاہ نہ بیٹا اوسر ویکھ گھنیری !
آساقی بھر دیہہ پیالہ پی ہوواں مستانہ
ماؤ پو تھیں رخصت ہوواں چھڈاں دولت خانہ
یاراں پچھے وطن بھلاواں ویکھاں دیس بیگانہ
ٹھلاں وچہ سمندر غم دے پکے کیویں پرانہ

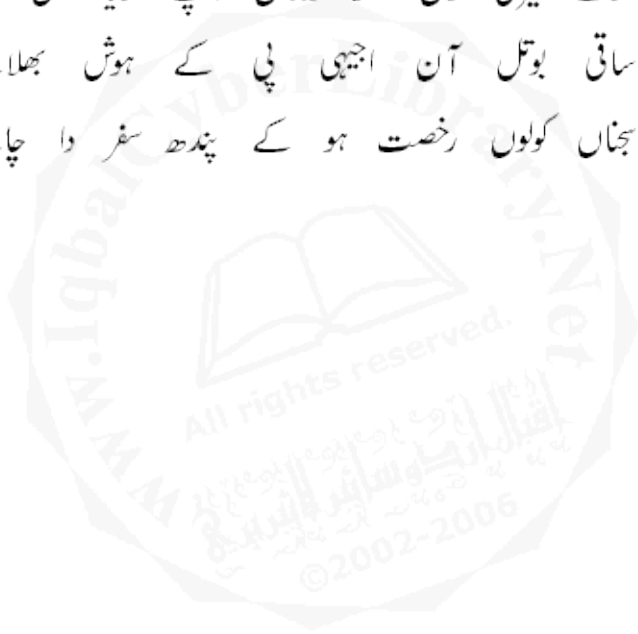
دریاں رحم آوردن پسر بر پدر و باز گوشمالی دادن عشق مرشہ زادہ

راجواب دادن اوبہ پدر

ترے ویکھ پیو دے بیٹے رہن اتے دل کیتا !
سہاں مصیبت نال صبر دے کوئی دن بہاں چو پیتا
توبہ کرن اتے جد ہویا استغفار کریندا
ہوئی خبر عشق نوں آیا مارو مار کریندا
توبہ نوں اس کن پھڑائے پھر بھی اتھے وڑ سیں
کون کوئی توں عاجز ہو کے شاہاں اگے چڑھیں
عشتے دا رخ ویکھ محمد ہوون فیل پیادے
متیں لگے ناں اٹھو گے کی مقدور شہزادے
بی بن کے وڑ دا یارو شیر اندر جا بن دا !
خون لینے بن ہاڑ نہ چھڈے سدا بہار رن دا
پند نصیحت پیو دی سن کے سیف ملوک شہزادہ
کبن لگا ہے قبلہ تیرے ہون اقبال زیادہ
پند نصیحت جو مدھ دتی سبھ کنجی مشکل دی
اچھی طرح سنی میں ساری دھر کے خواہش دل دی
پند تیری ہے دیوا دل دا کردی دور بہیرے
جے میں آکھے لگا ناہیں آئے برے دن میرے
میں بھی جاناں فرض میرے تے کہے تیر یوچہ ٹرناں
کوشش کراں بتیر نہ چھڈ دا عشتے پھڑیا پھرناں
توں جانیں فرزند سیانا سبھ کجھ سندا بچھدا
میں دل عشق غباری پانی دنی سنسار نہ سجددا

جو جو گل تساں فرمائی یاد نہیں کجھ مینوں !
 ایسے کملے نوں گھر رکھیاں صواد نہیں کجھ تینوں
 جے کجھ تساں پڑھائے آہے علم کلام رسالے
 یاد نہیں اک حرف انہاں تھیں عشقے ہو سکھالے
 کل دا کھلدا ہے اج پچھو کی مدھ کھلدا آہا !
 اوہ بھی یاد نہ رہندا مینوں ایہ گل سن توں شاہا
 جے کجھ کم ہواں ہن کر دا جے پچھو کی کردا
 اس دا بھی کجھ رہے نہ چیتا بکو چاء سفر دا
 صورت ویکھ پچھاناں تینوں ہیں توں بابل میرا
 جے کوئی اسم مبارک پچھے یاد نہیں نانوں تیرا
 بکو توں نہ بھلوں بابل اپنا آپ بھلایا !
 اوہ بھی یاد نہیں نانوں میرا کی کجھ تساں دھرایا
 اپنا نام رہے کس گنتر چیتا رہے نہ اس دا !
 کیہڑا ہے معشوق بندے دا عاشق ہاں میں کس دا
 میں ہن ایسا ہو ساں بابل جیسا ککھ گلی دا !
 سبھ مصیبت سر پر جھاگی پیراں پٹھ ملی دا
 توں بھی سمجھیں کھیتی وچوں ہک ککھ ہویا نہ ہویا
 بیگم نال ہک رات خوشی دی جانی سویا نہ سویا
 کیونکر باکاں اندر آون ہتھوں چھٹیاں واگاں !
 بادشاہی کس کاری مینوں دتی ظہیری بھاگاں
 تسیں کہو ہن کوچ کرن دا آیا وقت اساڈا
 میرا کوچ تساں تھیں موہرے اوہ مت ہوگ دورا ڈا

عمر حیاتی تیری بابل مینوں بہت غنیمت
مرناں تیرا موت میری ہے جاناں میں سبھ قیمت
باپ موئے نوں اوہ کوئی رووے آپ ہووے جو زندہ
موت تیری نوں کیکر روواں آپ مویا میں بندہ
ساقی بوتل آن اجیہی پی کے ہوش بھلائے
جناں کولوں رخصت ہو کے پنہوہ سفر دا چاہئے



داستان در بیان دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و در زنجیر ماندن

او

صاف جواب پیوں دے کے دھوکے ہتھ مرادوں
کپڑے پاڑ سو دانی ہویا تھکے ناں فریادوں
لاہ سٹے پوشا کی زیور سر منہ خاک رلائی
شاہوں مثل ملزگاں بنیاں بھجدا پھرے سو دانی
شرم حیا گئے بھج سارے عزت حرمت نہٹھی
صبر سکونت سڑی محمد عشق تپانی بھٹی
سرت سمہالا ہوش نہ کوئی بھلے خویش بیگانے
یار اشنا پچھانے ناہیں نسے مثل دیوانے
ناں کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے گھڑی آرام نہ کردا
نگ منگواتے گلکھیں ککھ لیراں سر دھردا
لا یعنی بد ہوائیاں کردا وٹ تراڑ مریدا !
چنگا مندا ویکھے ناہیں بریاں گالیں دیندا
جھلا کھلا نفستی ہویا گلیاں اندر رلدا
لکھیں وال نہ ملدا جس دا اج ککھاں دے ملدا
عاصم شاہ پتر دل تک کے مردا ایس آزادوں
سد حکیم طبیب سیانے کہے دسو کوئی داروں
سیف ملو کے دی تک حالت میں تھیں سہی نہ جاندی !
نالے بد ناموشی سارے دن دن دھماں پاندی !
سبھناں عرض گزاری حضرت عشقے نال نہ چارا
جیوں جیوں کردو دا عقل دی تیوں تیوں ہوندا بھارا

کوئی علاج نہ آوے سانوں ہک صلاح بھلیری
 جے صاحب گستاخی بخشن کہیے نال دلیری !
 عاصم شاہ کہیا ہن یار و دوسو جے کجھ آوے
 کی خفگی سر سہنی آئی جے کجھ رب سہاوے
 تساں نہ کیتی صاحب کیتی کی سردوس کہیندے
 بھلی صلاح دسو کوئی مینوں کیوں درماندے تھیندے
 کیتی عرض حکیمان شاہا قید کرو شہزادہ
 سنگل پار کھویک جانی ہوئے نہ خوار زیادہ
 سیف ملوک پھلاں دا دستہ نازاں دا پروردہ
 سنگل گھت کرایا قیدی عشق ستم کر کردا
 نوکر سبھ او ہدے وس آہے تا بعدار نمانے
 اج اوہ وس انہاں دے آیا پاسے ویکھ ربانے
 لاہور سنگل جے سو آکھے کر کر منت زاری !
 نوکر کوئی نہ آکھے گدا جھڑکن نال بیزاری !
 چت او داس تجن نوں سکدا تن وچہ بند تہاری
 سرور تے تاں معلم ہووے کیڈ مصیبت بھاری
 لکھے کون محمد بخشا ظلم عشق دے چنداں
 ماپے آپ کردان قیدی فرزنداں دلنداں
 باپ زلیخا قید کرائی ندی روہڑائی سسی !
 پنوں بھائیاں نبھ چلایا گل نہ جاندی دی !
 عاصم شاہ تحت پر رویا ہائے ربا کی ہویا
 کوئی دن جاگ نصیب اساڈا ونجہ کتے ول سویا !

سیف ملوک پیاوچہ قیدے مٹھھ پیا میں جیواں
 کھانا زہر نوالے ہو یار تودے گھٹ پیواں !
 بند اندر فرزند جنہاں دے پائی تنہا ولی
 تحت خچہ سر تاج تیر ہے پیڑ اندر جد ہی
 شاہزادے دی پیریں سنگل ہويا بہت نماں
 اک عذاب محبت سدا دو جا قید ٹکاناں
 سکھیا بدن شاہزادہ نالے نازک بال ایماں
 تازہ پھل محمد بخشا ڈھپ لگی کملاناں
 رب اگے فریاداں کر دے ہوو نہیں کوئی پاسہ
 کر تقصیر معاف الہی تجن دے دلا سہ
 کیں در کو کاں کوک سناواں کسے جہان نہ ڈھوئی
 اندر عشق الہی بالے لوکاں خبر نہ کوئی !
 ہک طعنے ہک متیں دیندے کہناں قید کرایا
 واقف حال میرے داتو ہیں بخشہار خدایا
 دردی میرے ماں پو آہے دکھ پتر دے روندے
 اونہاں بھی پھڑ قید کرایا آپ محلیں سوندے
 مورت ویکھ لگی وچہ سینے زہر آلو دی کافی !
 تھاں ٹکاناں کوئی نہ جاناں ناں کوئی پتہ نشانی
 لا ہی آس سہس توں دتے کھول جواب رفیقاں
 رہی امید تیرے در ربا تینوں سبھ توفیقاں !
 عشق نچاوے تھیا تھیا چھٹکن پیریں سنگل
 قید چھٹے تاں اس لکھ لوٹے ڈھونڈاں ندیاں جنگل

پھر مورت نوں اگے دھر کے گئے الا ہمیں کردا
 ایویں لٹ لیوئی ٹھگا پتہ نہ دتونی گھردا
 نہ کوئی تیری دس نشانی ناں کوئی پندہ نہ رستہ
 میں پیدل توں بے نشانی کون کرے بند بستہ
 کہو نام تساڈا جاناں تھاں مکان نہ کائی !
 کتھے گڈر کتھے گھر کتھے محرمیت آشنائی
 قید کراء سنگل گھت سانوں آپ پھرو آزادے
 عشقے بندیوان بنائے آدی دے شہزادے
 کرہن رحم اساں پر جہناں دیہ کجھ پتہ نشانی
 کتوں ڈھونڈ کچوے تیری مشکل ہوئے آسانی
 ویکھاں حال کو یہا کیتا طلب تیری مطلوبہ
 اے نہیں کجھ مہر تسانوں بے پرواہ محبوبا !
 ایہو وین کریندا روندنا ہوندا مثل دیوانے
 وانگ شکار زمیں پر جھڑوا لگدا تیر نشانے
 ساعت گھڑی رہے غش اندر وانگ شہید وکھاوے
 جس دم ہوش پھرے کجھ مڑکے ایہو گاؤں گاؤے
 آپ سے تے آپے رووے کدے مرے مڑجیوے
 ایہہ سودا محمد بخشا دن دن دوناں تھیوے

داستان در بیان خواب سیف الملوک و بر آوردن پدر اور از بنجر

بھلا بھلا جیو آیوں عشقا مکر فریبی یارا !
ہک ون صلح بناوں آپوں آپ کریں جنگ بھارا
کدے سیاناں کریں سووائی دے کے مست پیالہ
کدے جھلے نوں شربت دے کے تر ت کریں سدھ والا
جان دلبر دی زلے اندر ماریں گنڈھ حسن دی
خفقانی دے سنگل اندر پین سیانے بندی
جاں اوہ گنڈھ کشادی کر دے مہٹی وین صفائی
بلدا پھیر چراغ عقل دا لگ پیندی روشنائی
سیف ملو کے اک راتیں آہا خالی ہوشوں صبروں
غش غماں دے اندر ستاکن ڈورے ہر خبروں
مت کوئی جانے ستا آہا غیر ولوں دل سویا
درداں تھیں آرام نہ آوے بہتا دکھیا ہویا
پے وال گھتے سر گھٹا روناں گھت کہانیں
سجدے پے تھن نوں کہندا سن عرضاں دل لائیں
ہوش قرار میرا تدم کھڑیا عشرت عیش جوانی !
غم دے کے غمخوار نہ ہونیں دل کھڑکے دل جانی !
نشر مار محبت والی سرت نہ لیوئی مڑکے !
جے میں جا تساڈی جاناں پہنچ رہاں ڈھے گر کے
سیر شکار کریندا خوشیاں قید اندر تدم پایا !
دانشمند شہزادہ نامی جھلا نام دھرایا
ناں میں یار کہاوں لائق ناہیں تساں پیارا

گولا کر کے رکھ بندے نوں ان ملا بیچارہ
 قدر تیرا گھٹ جاندا ناہیں جے رکھیں کر گولا
 کر آزاد مینوں اس رنجوں جھول مہر دا جھولا
 میرے جیڈ نہ ہووے کوئی دنیا تے دکھیارا
 جگ تے نام ملامت جو گاوٹے دار نکارا
 اوگن میرے تک تک مائی جم کے پچھوں تاندی
 بابل نوں فرزند میری ننگ پئی نت لاندی
 نوکر چاکر آپو اپنے گئے اکلاست کے
 یار آشنا تکدا کوئی اکھ میرے دل پٹ کے
 کیسی آگ لگائی مینوں سریوں وانگر لکھاں !
 تساں نہ پاس پرتو توڑے آس تساڈی رکھاں !
 دلبر اگے عرضاں کردا سوں گیا شہزادہ !
 دل نوں بوء جن دی آئی مستی چڑھی زیادہ
 خوابے اندر نظری آیوس صورت مورت والی !
 کی کجھ صفت سناواں اس دی شرح بیانوں عالی
 سیف ملو کے خوابے اندر پلا اس دا پھڑیا
 رتو رونماں عاشق پیراں اوپر جھڑیا !
 کہندا ہے معشوقا مدھ بن بہت نماں سڑیا
 من سوال محمد بخشا سٹ نہ جائیں اڑیا
 جس ایہ صورت جو بن دتے قسم تینوں اس رب دی
 کیہڑا شہر ولایت تیری دبیں نشانی سبھ دی
 اپنا آپ دسالیں مینوں دس پکیری پاویں !

کس رستے میں ٹراں تساں دل خشکی یادِ یادیں
 صورت نے فرمایا جے کراس وچہ مطلب تیرا !
 شہرستان سنہری اندر باغ ارم میں ڈیرا
 شاہ شہپالے دی میں بیٹی پریاں دی شاہزادی
 حسن جمال میری ہے مائی مہر افروزہ داری !
 جے توں میرا یار کہاویں عشق تیرے ول وسیا !
 میرے بابجھ نہ ہوو قبولیں رہیں نہ پھا ہی پھسیا !
 حق محبت میری سندا رکھیں وانگ امانت
 کریں نہ جوٹھا منہ پیاروں پنہنیں بابجھ خیانت
 مت جانیں معشوق میرے نوں مول نہیں پرواہاں
 دل پر داغ تساڈا دائم میل محبت چاہاں
 میں پری توں آدم خاکی پر چت اساڈا اڑیا
 نت اوڈیک شتابی آویں ندکیں پے کے اڑیا !
 فَا طَلَبْنِي تَحْجِدُنِي مِیَاں میں موجود تسانوں
 میرے بابجھ نہ چاہیں دو جالیسیں لہ اسانوں
 میں تے آپ محبت تیری تہہ تھیں کجھ زیادہ !
 تاہیں آپ سداں تینوں جھبڈے آء شہزادہ !
 خشکی رستے پہنچ نہ سکسیں ٹھیل ندی وچہ بیڑے
 لہر عشق دی مان محمد چھوڑ تمامی جھیرے
 ندی مجاز سمند حقانوں کھڑسی راہ اولے
 بیڑا بھجھ ہووے گا ٹوٹے کد ثابت سنگ چلے
 روح شہزادہ ندی پریم دی بیڑا جان بدن نوں !

جانی نال ملیں مدھ جانی کریں شکستہ تن نوں
 خشکی رستہ خشک عبادت بن سوزوں بن درووں !
 ایہ عبادت ملکی بھائی ناہیں عارف مردوں
 مندے حکم عبادت کر دے شر نہیں نفسانی !
 یا رسوئی جس عشق کملیا ایہ دولت انسانی !
 عشقے کارن آدم کیتا محرم یار یگاناں
 آہے ملک عبادت جوگے کی حاجت انساناں
 خدمت گار حکم دے بندے بہت آہے سلطانے
 جو کم فرض ایازے اتے ہور کوئی کی جانے
 رکھ گھوڑے دی واگ محمد پھر پچھے کی پھیرا
 اس میدان قواعد جوگا ہے کی باور تیرا !
 صورت دلبر دی جد پائیاں خوابے اندر جھاتاں
 آکھ سنایاں عاشق تائیں پتے نشانی باتاں
 جان پئی تن مردے تائیں اگہڑ گیاں اکھاں
 ہوشاں سرت سنبھالاں ہویاں بکس بکس تھیں لکھاں
 اس خوابے شاہزادے تائیں دتی اگے والی
 ہوش جند دتے صبر دلے وچہ تن قوت مکھ لالی !
 اس لیلی وچہ ستے عاشق ہو کے مجنوں جھلے
 خوابوں لے ہوشیاری اٹھے جاگے بخت سولے
 پیا پریت دسالے اپنی دل اندر جوش آیا
 پھیر نویں سر عقل کھڑا یا دانش تے ہوش آیا
 کرے آواز غلاماں تائیں جاگو ساتھی دکھ دے

دیہو مبارک باپ میرے نوں خبر سنہی سکھ دے
 دانش عقل دتا رب مینوں سکی نہرو گائی !
 آؤ سنگل لاہور میرے ، دل ہويا سودائی
 عاصم ایہ مبارک سن کے چایا خوشی کمالے
 ہو بے ہوش گیا کوئی ساعت جاں آیا وچہ حالے
 جس گھر بیٹھا قیدی آہا اس گھر گیا شتابی
 پڑھ شکرانہ سنگل لاپے ہوئے کرم وہائی
 انگل پھڑ کے آن بہایا اوپر تخت سنہری
 سوہنے سبھ اکٹھے ہوئے بیٹھے لاء کچھری
 ہانی یار لگے رل پٹھن کول چنے دے تارے
 ہسن کھیڈن باتاں کر دے شاہزادے سنگ سارے
 گلوں گل ہلانڈے جانڈے ہر ہر شہر ملک دی
 مڑ مڑ کے اوہ گل محمد باغ ارم دل ڈھکدی
 دل وچہ شارستان وسیندا نالے باغ ارم دا
 اوہ پچھے ذکر کریدنے روموں شام عجم دا
 لے لے نانواں باغ ارم دا گل کھڑی مڑ اگے
 پریاں دی اوہ جاء سنیدنی کس ڈولے ہتھ لگے
 گئے کتھے نال بہانے لیناں نام پری دا !
 جاں اوہ نام لئے تاں ہوندا جیوں دم دے مری دا
 ملک بجن دا دم دم نال پکارے
 ہنجوں دے دریا وگائے آہیں ڈھائیں مارے
 گل کلام نہ کردا دوجی ہاتھ بجن دے ناموں

نام جے یا بیٹھ چو پیتا فکر کرے اس کاموں !
 خستہ حال کیتا غم توڑے سیف ملوک شہزادہ !
 پھر بھی جو بن اس دا آہا حدوں بہت زیادہ
 گھر گھر شہر ولایت اندر سندر مکھ دا قصہ !
 کن دے دے دھر جو سندا لیندا عشقوں حصہ
 سیف ملوک شہزادے تائیں لگی چھک بجن دی
 بے آرام رہے ہر ویلے بری ادازی من دی
 سیر شکار نہ بھاوے اس نوں مجلس وچ نہ بہندا
 خستہ حال اداس ہمیشہ آہیں بھر دا رہندا
 نال خیال جمال بجن دے عشق کمال ہویا سی
 لال گلال نہال حسن دا حال بے حال ہویا سی
 تاجوں راجوں کموں کاجوں آن ہوئی دگگیری
 پٹ دو شالے بھاو ناپیں بھاوے ویس فقیری
 ہر تدبیروں اتے صلاحوں ہو گیا بک طرفے
 مطلب سمجھ چو پیتا ہویا واج پریم دے طرفے
 حاکم شاہ وزیراں تائیں شاہزادے دل گھلدا
 وعظ نصیحت کریو کوئی واہ ہووے مت چلدا
 میر وزیر سیانے نالے عالم قاضی ملاں !
 عاشق نوں سمجھاوون لگے چھڈ لالہ ایہ بھلاں
 کاہنوں علم پڑھایا تینوں پڑھ کے پتھر ہوویں
 شاہوں بنیں کنگال دھگانے اس پاسے کس دھویوں
 عاشق کہندا جے لکھ آکھو میں اک بات نہ سندا

ایہ بھلاں چھڈ بھلاں ناہیں بھولا اپنے گن دا
 پڑھ پڑھ پتھر بنیاں ہسیاں پارس عشق لگایا
 سونا سکھ بے کجھ آبا ہتھ صراف وکانیا
 وکیا سودا مڑدا ناہیں بے لکھ دیہو بھانی
 چھیک گئی سبھ حرف تساڈے وگ پریم دی کافی
 بے مورت وچہ ہوندا ناہیں سر پے دلبر دا
 کی طاقت سی گھائل کر دی جگرا دانش وردا
 جھلے نوں مت دیوان والے جھلیاں وچہ کنیندے
 اساں بجن دل سر پر جاناں مر سوتیں دیندے
 جو جو کرن سوال عقل دا عاشق ڈکدا جائے
 لا جواب حکیمان ہو کے آن جواب سنائے
 اوڑک عاصم گلاں سن کے گلیا غم دے بوتے
 ہنجوں پانی نال پیو نے بیٹے توں ہتھ دھوتے
 کہندا بیٹا منگ منگ لدھوں کیہڑی جاء نہ سوری
 بڈھے وارے اوہر ویلے ٹریوں بھن ڈنگوری !
 سیف ملوک کہے سن بابل خیر عافیت منگیئے !
 کاہنوں بیٹے منگئے رب تھیں برے نصیبوں سنگیئے
 عاصم شاہ کہیا دس بیٹا بے مد سر پر ترناں
 کراں تیار اسباب سفردا کی اینویں بہ جھرناں
 سیف ملوک شہزادہ سن کے پیونوں دے دعائیں
 شالا خوش رہیں توں بابل اول آخر تائیں !
 عاصم شاہ پھر سد امراواں دتا حکم شتابی !

کرو تیار اسباب سفر دا کشتی بیڑی آبی
 خرچ سفر دا مال خزانے عیش عشرت دے ساہ
 بیڑے ست بھرائے اس دے بنجے بے حساب
 ہور سپاہ ہتھیاراں والے ست جہاز بھرائے
 شتری طرم نقارے دھونے باجے وچہ دھرائے
 ہور نجومی رلی بھارے چاہڑے وچہ جہازاں
 نالے بہتے گاؤں والے مطرب خوش آوازاں
 خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
 رنگ برنگی گاؤں والے مطرب خوش آوازاں
 خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
 رنگ برنگی چیز نعمت کس طاقت گن تولے
 سبھ جہازاں وچہ رکھائے جو اسباب خوشی دے
 بعضے ظاہر دسدے آہے بعضے سان پوشیدے
 خاص شہزادے کارن کیتا ہک علیحدہ بیڑا
 لمیں دا کجھ پتہ نہ لبھا ستر گز سی چیرا !
 وچے اس دے جا ضروراں وچہ طہارت خانے
 وچے حجرے سونوں والے خوب مکان شہانے

داستان دررخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

جاں سبھ کم رہیا ہو پکا کیتی شاہ تیری
سیف ملوک ماؤتھیں رخصت لیندا چھیکو واری !
جاء گھراں وچہ کول ماؤ دے بدھے ہتھ کھلونا
نالے آکھے رخصت دیہو نالے ہنجوں روند
ماؤ بال ڈٹھا تن لسا جیون بیمار چروکا !
چوڑھویں دے چن جیہا چہرہ ہو یا چن اجو کا
پھل بہاری جیہی پوشاکی میلی ہوئی غباروں
شیشے وانگ سبا جی جیہو آ کالا ہويا زنگاروں
لال مثال جمال پتر وا آبا کمال انگاروں
کولے وانگ ہويا لوٹھا لب عشق دی ناروں
در خوشاب لے آب وسیوے ڈالی گل پر کالے
زنگس نین مریض رونون تھیں داغ لگا گل لالے
سرو آزاد بلند سفید انیلا چوہ چوہ کردا !
کیسی واء خزاں دی لگی ہو گیا رنگ زردا
مائی دانی ویکھ جدائی آکھن قہر خدائی
ایہ کی بھاء اساڈے آیا توں چلیوں کت جائی
ہنجوں باراں دیہن بہاراں وانگن مینہ پھوہاراں
اوسے کو سے جل نہایا بیٹا نال پیاراں
ماں پیار دیوے منہ اتے ہتھ پھیرے ہر پاسے
نال محبت کنگھی پھیرے رکھے لاء دلا سے
سر پیراں تک چمے چٹے لاپے میل بدن تھیں

زاری کر کر آکھے بیٹا جائیں نہیں وطن تھیں
جے کجھ لاڈ پیار مانواں دے کی کجھ آکھ تساواں
جے اج ماں ہوندی رو مردی کی پرواہ بھراواں
جے اج مائی بابل میرے دنیا اتے ہوندے
خستہ حالی ویکھ پتر دی سکھ نہ سوندے روندے
بک انہاں دا لال پیارا خاک اندر رل ستا
دوجا کنہدا لکدا پھروا جیوں کر پانول کتا
ترتے نوں رب بھاگ لگائے لکھاں شکر خدا دے
دولت عمر اقبال اسے دے دن ہون زیادے
ترلے کر کر لدھے آپے خوشیاں کر کر پالے
ہائے ہائے اج نہیں آ تكدے ماپے جننے والے
جے میں اج ٹراں پردیس سیں سے کوہاں دے جاواں
کیہڑا پچھوں کرے دعائیں رو رو وانگن ماواں
اپنے دکھ محمد بخشا جے توں پھولن لگلوں
قصہ بک بنے گا ایہو بیٹھ صبر کرا گوں
کس نوں گن گن دکھ سنا سیں کس نوں پیڑا ساڈی
مڑ کے دس شہزادے والی رہیا گل دور اڈی
سیف ملوک اتے پھر مائی کر کے مہر گھنیری
متیں دین لگی سن بیٹا ایہہ کی خواہش تیری
ایہ کی عشق لگا تھہ الٹا چلیوں چھوڑ وطن نوں
اینویں مورت دے جھلکاروں لائیوئی روگ بدن نوں
ناں مورت نے جگ پر رہناں ناں اس صورت والے

کی پرانہ اس دا جیہڑا سدا پریت نہ پالے !
 موج جوانی مان گھراں وچہ رہو وطن دا راجا
 یا پھر موت سرے تے دسدی کر اس دا کجھ سا جا !
 تیری کالی رات جوانی گھر وچہ لنگھسی مٹھی
 ناں مدھ اگے سفر آزمائے ناں کوئی سختی ڈھکی
 ہانی تیرے دل مل کھیڈن توں وچوں کیوں کر میں
 ایہ کوہ قاف سمندر کالے بچہ کیکر پھر میں
 لوہکی عمر ایان طبیعت نازک بدن گلابوں
 عاقل کہندے سفر برابر دوزخ نال عذابوں !
 شینھ بکریاں غاراں اندر ہور آفات ہزاراں
 سنگ جہاندے پیش نہ جاندی نال انہاں ہتھیاراں
 مت کوئی کھاوون دہاوے تینوں کون سنیں گلچیکاں
 تیرے دشمن اوتھے پھان سانوں رہیں اڈیکاں
 جان تیری کوئی پتھر ناہیں پانی وچہ نہ گل سی !
 ظالم برف پنجالاں والی نت سرے تے جھلسی
 ناریں کچھ لگ نہ مریے چھڈ بچہ ایہہ کھہڑا
 سنبھل پیر مکائے اتھے دنیا تلکن پہڑا !
 آپ سٹریں تے سانوں ساڑیں اس گلوں باز نہ آویں
 رو رو کہندی ماں محمد اتھے ہی دل لاویں
 ساقی دیہہ شراب شتابی جس تھیں آوے مستی !
 بیڑا ٹھیل ویے وچہ ہاہو چھوڑ شہر دی وتی
 ماپے روندے چھوڑ گھراں وچہ دے جواب وسن دا

پچھ لئے راہ عشقے کولوں باغ ارم چمن دا !



زاری کردن شہزادہ از در مادر و جواب دادن مر مادر داور خصیت

یافتن از وے و داغ کردن مادر پسر را

سیف ملوک ہنجوں بھر رناں سن ماؤ دی زاری
پیراں اتے متخار گڑے چمیں وارو واری !
کہندا قدم تیرے دی مٹی سرمہ میرے بھانے
حق تیرے سبھ گردن میری ناہیں ملے مکانے
جے کجھ تساں زبانون کہیا فرض آہا میں کرناں
عین شہادت مینوں آہی حکم تیرے تے مرناں
ایہ بے عقلی میری مائے جیہڑی توں اج دھٹی
بندے اتے دوس نہ کوئی آہی دھر دی چٹھی
وس لگدے کد چھڈ وا کوئی لذت گھر شہر دی
ہتھیں کون مائی بن اوکھت مارے تلی زہر دی
کوشش ترے ساڈے مائی کیونکر آون کاری !
بھاء میرے اس سفرے پیناں لیکھ لکھے سرکاری
چہ ہویا سر میرے اتے ایہ نوبت سی کھر دی
پرہن چھیکو ویرے میری نہیں دلیری تردی !
ایسا ظالم عشق اولہ جیہڑا تحت چھڑائے
اپنا آپ کوئی واہ چلدے سولی کد چڑھائے
ہن مینوں ایہ خوانش کیویں مرجاواں جند جائے
توں گھر وسدا رسدا لوڑیں آہی بھولی مائے
گھر رکھن دی گل نہ آکھو ، مشکل مینوں رہناں
زورے رکھو تاں مرویاں اوہ غم پوسی سہناں

جے توں بچہ بچیا لوڑیں مائے لور سفر نوں
 سفرگیاں کجھ ہیکھی ہوسی ملساں پھیر پتر نوں
 جے مدھ ہتھیں دفن کرایا کجھ وسواس نہ رہسی
 بیٹے نال ملن دی تینوں پھر کوئی آس نہ رہسی
 دیہ اجازت مینوں مائے ٹراں سفر نوں جلدی !
 رہن نہیں ہن میرا اتھے چک لگی ان جل دی
 دانہ پانی ایس وطن تھیں سہب گیا ہن میرا
 جس جس پاسے لکھیا ہوسی پیا کراسی پھیرا
 کیتا چت اداس عشق نے رزق مہار اٹھائی
 توڑوں آئی کون ہٹائے سن توں میری مائی
 ایہ گل آکھ شہزادہ روکے سر پر نے ہو جھڑا
 چم زمین سٹے سر سجے پیر ماؤ دے پھڑا
 چاہ ماؤ دی من نہ سکے عشق نہ منن دینا
 کر کر عذر ہزاراں تاہیں مڑ مڑ قدم چمینا
 ایہ دلیلاں دھاراں مائے بخشیں بتری دھاراں
 تھاراں تے کوہ قافاں اندر دھاڑاں پون ہزاراں
 جے رب مینوں خیریں آندا ہوساں آن سلامی
 مت مرجاواں تاں بخشاواں بخشو حق تمامی
 روندی تے کرا ندی مائی بیٹا ودیاع کیتا !
 رب دا دتا سر پر سہیا ، صبر پیالہ پیتا !
 ماؤ پیو جد جاتا بیٹا ناہیں گھر دے کم دا
 گھر رکھے ہن بچدا ناہیں ڈاڈا روگ پریم دا

عاصم شاہ پتر نوں ٹورن شہروں ہويا باندے
 یار آشنا محبت والے نالے روندے جانے
 باپ بیٹے دا ڈیرا ہويا آکے ندی کنارے
 میر وزیر امراء شہزادے نالے آئے سارے
 روندے مل مل ودیاع ہوندے سارے لوک مصر دے
 چم زمیں سرد ہردے پیریں وڈے وڈے سر کر دے
 صاعد نال وزیر ہويا سی سیف ملوک شہزادہ !
 چائی رزق مہار اٹھ چلے جت دل رب ارادہ
 دولت مال خزانے لشکر سبھ اسباب بلیوے
 صاعد دے حوالے کیتے اوہو لیوے دیوے
 ترینہ برساں دا وعدہ کر کے باپ اجازت دتی
 لکھ رکھے اوہ روز دواں نے سن سمت تے متی
 صاعد نوں گل لا کے رنے عاصم صالح دو نویں
 جاہ بیٹا جیوں عقل کہے گا کر تدبیراں اونویں
 سیف ملوک تائیں پھر اوڑک عاصم شاہ فرماندا
 بیٹا وداع کیتا میں تینوں لکھیا پڑھ کر ماں دا
 آچھ گل گل ہلاہاں توں بھی روا سانوں
 جاں میں مرن لگا اس ویلے سدھی کون تسانوں
 الوداع پردیس چلیوں ہے میرے فرزند
 خبر نہیں ہن کی کجھ ہوسی موت زراعت بند
 الوداع پیارے میرے تساں اساں رب بلی
 تیری جان حوالے اس دے جیوندیاں پھر میلی

الوداع لہبندا تریوں دے ہاہو وچہ دھکا
 میوہ آس میری دا ڈھے پیا ان پکا
 الوداع چلے ہن ایہ تک آھیں دی روشنائی
 ابے نہیں رج ڈٹھا آہیوں لگا داغ جدائی
 الوداع میری زندگانی ٹیروں سیف ملو کا
 ناں میں ہرساں ناں سکھ جیوساں لا چلیوں تپ سوکا
 الوداع اے موتی سچے ہتھوں پیوں سمندر
 ال قضا دی کر چھٹ کھڑیوں لعل شہانہ سندر
 الوداع اے یوسف چلیوں مصر میرے توں تجکے
 یعقوبے جیوں پیا عمر دارو ناں مینوں رچکے
 الوداع فرزند مینوں پائیوئی کھوہ غماں دے
 مولی پاک لیاوے تینوں دے مقصود دلاں دے
 الوداع اے بیٹا میرا دیوی رب پناہاں
 پھیر مصر دا تخت سنبھالیں وانگن شاہنشاہاں
 صاعد تے شاہزادہ دووے رخصت ہوئے روندے
 بیڑے ٹھیل روانے ہوئے پچھلے پچھے بھوندے
 حاصم شاہ بیٹے دے غم تھیں تنگی کرے گھنیری
 پیو صاعد دا صالح دانا مڑ مڑ دے دلیری !
 شاہانہ کر خفگی بہتی لکھیا لیکھ اول دا !
 جو فرزنداں دے بھا ہونا کسے طرح نہیں ملدا
 بیٹے ساڈے بندے رب دے ساتھوں اوس پیارے
 اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ اَپُوں مَن اَوِيہ پکارے

او سے پیدا کیتے بیٹے اوہو پالنہارا
 گھر وچہ اس تھیں سوکھے رکھیں ہیں توں کون بچارا
 جیکر نیک اولاد ہوئے گی رب ولوں پھل پاسی
 جے بدبخت ہويا تاں کائنوں پیو اس دا غم کھاسی
 عاصم شاہ فرزند پاپا رب دے کرے حوالے
 روندا گھر نوں آیا لے کے داغ جدائی والے
 بیگم نوں سد کھندا میری غم نے ہوش بھلائی
 بے غم ہو کے کر سلطانی بادشاہی دی جانی !
 سبھو اس دے ذمے لائے بادشاہی سمیانے
 فوجاں لشکر تابع کیتے دتے سوئپ خزانے
 صالح تے زرپوش اکابر دوئے وزیر سیانے
 اوہ بھی تابع کیتے کوئی حکموں عذر نہ آنے
 بہتے وعظ وصیت کیتے متیں دے سمجھائے
 رکھنی خبر کنگالاں اتے مت کوئی ظلم پچائے
 آپوں ظلم نہ کرناں کوئی فزع اکبر تھیں ڈرناں
 جس دن آپ عدالت یہی تل تل لیکھا بھرناں
 عدل انصاف اجیہا کرنا جگ وچہ رہے کہانی
 مظلوموں محتاجوں تائیں داو مراد پچانی
 کر تلفیناں تے تاکیداں عاصم شاہ چھڈ شاہی
 گوشے اندر بیٹھ چو پیتا کردا ذکر الہی !
 کرے عبادت رب سچے دی زاری کر کر رووے
 بیٹے کارن وچہ درگاہے نت سوالی ہووے

ربا پت میرے نوں رکھیں اپنی وچہ امانے
 نال مراد دلے دے آنی پھیرا ساڈے خانے
 اوہ پردیسی بچہ میرا جس اندر جند میری
 جتھے رہے سلامت رکھیں تده بن کوئی نہ ڈھیری
 نال اخلاص محبت سچی عاصم رب دھیاندا
 وانگ نبی یعقوب ہمیشہ بیٹے دا غم کھاندا
 رو رو نیر اکھیں دا گھٹیا روء ہوئی نورانی
 زہد عبادت کردا جیوں کر پیغمبر کنعانی
 سیف ملو کے دے حق اندر کردا نت دعائیں
 جس پر ماپے راضی ہوون اوہدیاں دور بلائیں
 حضرت پاک بنی فرمایا جو بنیاں دا سرور
 صلی اللہ علیہ وسلم نالے آل اوہدی پر
 جس قضائے ہوناں ہووے لکھی روز ازل دی
 جے سو ہون دعائیں والے کسے طرح نہیں ٹلدی
 پر جے ماپے راضی ہو کے کرن دعائیں دل تھیں
 فرزندے توں ملن بلائیں بچ نکلے مشکل تھیں
 جو کچھ حضرت نے فرمایا اس وچہ شک نہ ذرہ
 سیف ملوک دعاء پیودی لگسی جاء مقرر

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصروعشتی راندن او

جاں شاہزادہ ہویا روانہ کیتی چھاں نشاں
بادبان کھلے کردتے سبھناں کشتی باناں !
کھریا دھونسہ تریا ڈیرہ لگی چوٹ نقارے
وجے طرم اشارت ہوئی بیڑے ٹھلے سارے
جلد ملایا ہلاون چپے زور آور قرارے
واء اڈائی جاوے بیڑے کولو کولی سارے
جے کجھ حکم کرے شاہزادہ سبھ بجا لیاون !
رنگا رنگ کھلاون کھانے کھیڈن جیو بہلاون
ہسن کھیڈن دل پر چاون رکھن اوس بھلائی
راتیں وہاں کھلونڈے ناہیں جاں جہاز چلائی
وچے رجہدا پکدا کھاندے وچے سبھ کم ہوندے
ناں اوہ دندے لاون بیڑے ناہیں کتے کھلونڈے
اٹھ مہینے دیہاں راتیں گئے دوڑائی بیڑے
خوش بخوش رہیا سبھ ڈیرا آفت کسے نہ چھیڑے
ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناں ہوئی دل گیری
سارا ڈیرا رہیا سو کھلا کر دے عیش امیری
اس مدت تھیں پچھوں ہک دن ٹاپو نظر پیو نے
جاں نزدیک دندے دے آئے شاہ تھیں حکم لیوئے
بیڑے کنڈھے لاء ملاحاں لنگر سٹ کھلارے
لاہاں نال بدھے پھروندے جیونکر اوٹھ قطارے
ہک پکاون لگے کھاناں ہک بیٹھے ہک ستے

ہک لنگر سن پٹھ ندی دے ہک لنگر سن اتے
 لنگر ہاسن ہتھ وچ لے کے زگی شاہ پلنگر
 لقمہ آئنگے جے ویکھے شاہزادے دا لنگر
 کھاناں کھا آرام کیتو نے ورتی پھیر صراحی
 کرن لگے پھر سیر زمیں دا ڈھٹی خوب نواحی
 سبزیوں سبز پوشاک زمیں نوں وانگن نیکو بختاں
 ہر ہر پاسے پانی نہراں لایا رنگ درختاں !
 میوہ دار پکی ہر ڈالی لک زمیں پر آئی !
 گل پھل رنگ برنگی پھلے رونق جوہ سہائی
 کوئل مور چکور ہزاراں خوش آواز لٹورے
 طوطے قمری کالے تتر بولن وانگ کٹورے
 کہگاں ٹور گمانی کڈھی چلن وانگن ہنساں
 بہتے مرگ شکاری دو جے کتنے گن گن دساں
 باغو باغ ہووے دل اس دا جو اس جوہے پھر دا !
 خوش ہوا خوشبوئی والی جنت وانگ چوگردا
 سیف ملوک جمعیت کیتا کوئی دن اوتھے ڈیرا
 کر دے سیر شکار اس جوہے ویکھ مقام بھلیرا !
 کدے شہزادے مجلس لائے جیوں دربار شہاں دے
 کدے شکار کرے وچہ جنگل تتر مرگ سہاندے
 اک دن لا دربار شہزادہ بیٹھا وچہ وزیراں
 چار جوان آئے کوئی دکھوں صورت وانگ امیراں
 شوکت شان شہزادے والا تک کے ہوئے سلامی

جھل سلام شہزادے کہیا بیٹھو ہو آرامی !
 جاں بیٹھے تاں پکھن لگا گلوں گل ہلانڈے
 ایس زمیں دا نام بھراؤ کی کجھ تسیں بلانڈے
 آدمیاں دی دتی کوئی ہے نیڑے اس گردے
 یا تسیں بھی وانگ اساڈے درد دل آئے پھر دے
 انہاں جواناں آکھ سنایا سن شہزادہ سندر
 عین الارض کہن اس دھرتی شہر کئی اس اندر
 وڈا شہر اتھے ہک نیڑے ایہ ہے چین کہاندا
 رہیا تخت ہمیشہ اتھے وڈیاں بادشاہاں دا
 ہن بھی تخت اتے شہزادہ ہے فغفور سداندا
 عادل نیک بہادر دانا سوہناں نور دلاں دا
 فغفوراں دی نسلے وچوں ہے سلطانی قدیمی
 مہماناں دا یار ہمیشہ کچھ نال حلیمی !
 انہاں گلاں وچہ شاہزادہ ہویا ذرا آرامی
 ہور آئے ترے بندے کوئی ہوئے آن سلامی
 چم زمین سرنیواں کر کے کرن لگے تعظیماں
 صفتاں کر کر دین دعائیں وانگر نفر قدیماں
 بعد اس تھیں پھر عرض گزارن آکھن سن توں شاہا !
 شاہ فغفور تیرے دل گھلیا عذر نہیں کجھ آہا
 جو پیغام اس نے فرمائے تینوں اساں سنانے
 خواہے بخشیں جان اساڈی خواہے کریں جو بھانے
 شاہ فغفورا ساڈے لکھیا رقعہ خاص تسانوں

نامہ نوشتن شاہ مغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

سرنامے دا نام سچے دا کیتا کارج جس نے
کنہ اوہدی دا کوئی نہ واقف بھید لھے سبھ کس نے
سبھ خزانے ہتھ اوے دے چا بخشے جس بھاوے
نفروں شاہ کرے تے شاہاں سفروں اوکڑ پاوے
راہ پہداں نوں لوک مسافر سبھ غریب پردیسی
ہر ہک دا خصمانہ اوے جو لکھیا سو ویسی !
مشکل پاوے والا آپوں آپوں ہے حل کردا
عاشق نوں لا روگ پریم دا میل بجن دل کردا
سکھیاں نوں اوہ دکھ سہاوے پاوے وخت امیراں
اڈ دے پنکھی قید کرائے چھڈے سخت اسیراں
جانے جیسی دولت سچی جس دا مل نہ پیندا
دیندا مفت حیواناں تائیں جاں بھاوے تاں لیندا
خاکوں صورت سندر کر کے پھیر رلائے گھٹے
پھل کھڑائے بوٹی وچوں پھیر پتر کھوہ سٹے
سپاں اندر مانک موتی مدت قید کر اندا
قیدوں کڈھ نوازے اونہاں بہتا مل تراندا
انٹے وچوں پنکھی کردا دے کے پراو ڈارے
پتھر وچوں لعل بناوے راتوں دینھ کھلارے
میرے جیسے عاجز بندے تخت دیوے سلطانی
واہ کریم محمد بخشا میلے وچھڑے جانی
اس تھیں پچھے سن شہزادے کر کے فکر نہایت

میں نغفور شاہزادہ عالی والی چین ولایت
 کہندا تینوں سچ و سالیں کون کوئی توں بندہ
 کتھوں آویں کتھے جاناں کیہڑے شہر و سندھ
 جے توں مرد سوداگر آویں پاس تیرے کی بھرتی
 کس کم اتناں لشکر تنبو مل لئی جس دھرتی
 جے توں کوئی غنیم اسدا لین ولایت چڑھیوں
 لشکر سنے مر یسیں پل وچہ یا سنگل پا کڑیوں
 تیغ میری تھیں کوئی نہ بچیا دشمن جس کہایا
 توں بھی سر نذرانہ تارن پاس میرے لے آیا
 جے توں کرن لڑائی آویں لوڑیں زور آزمایا !
 جان خیر تیرا سی اتھے لشکر سنے سلایا
 سار ہتھیار کرائیں سبھو چاہڑ سوار مریلے
 جان جہان میدان میرے وچہ کر قربان سویلے
 جے توں کوئی شخص سیلانی سیر کرن نوں آیا
 چین شہر توں ڈٹھا ناہیں کی پھر سیر کمایا
 جے توں شاہ اقبال والا کچھن لگوں سمندر
 آب حیات دی کم ہو سی مر سیں وانگ سکندر
 توں شہزادہ عظمت والا سینوں بہت چنگیرا
 جے مدھ طلب ملن دی ہووے میں بھی بھائی تیرا
 ناں کوئی جنگ خصومت ایویں ناہیں ویر قدیمی
 دشمن نال کراں میں زورا یاراں نال حلیمی !
 ناں دشمن نہ دوست ہووے ہووے کوئی طرفینی

گھر آئے دی کراں تواضع جاناں دوست عینی
سچی گل سنا شاہزادے کی سبب اس راہ وا
کیہڑا تخت ولایت تیری بیٹا ہیں کس شاہ وا



در جواب شاہزادہ کہ بہ فغفور چین فرستادہ بود

فغفورے دا خط شاہزادے جاں سارا پڑھ ڈٹھا
اپلچی نوں فرماون لگا بول زبانوں مٹھا
اے اپلچی فغفور شاہے دے جا اپنے سلطانی
آکھ سلام اساڈا اول دسین کھول بیانی
سیف ملوک میرا ہے ناناواں آدی دا شہزادہ
نہیں غنیم نہ ویر کسے دا میں دل ہور ارادہ
نہ میں ملک ولایت لینی ناں رہنے دی نیت
دو تن روز شکارے کارن کیتی چا جمعیت
میں اپنے اک مطلب کارن آیا چھوڑ وطن نوں
اس مقصود ائی نت بھالاں پانی دتی بن نوں
جے میں وانگ غنیمان آواں آناں فوج گھنیری
چالی شاہ تختاں دے سائیں این میندے میری
باپ میرا سلطان مصر دا عاصم شاہ بہادر
میرے نال لڑائی کر سیں ہے تیرا کی بادر
پر میں آپ لڑائی چھڈی نہیں خصومت بھاوے
ہر اک نال محبت رکھدا جے کوئی یار کہاوے
میں مقصود اپنے دا بھکھا ہر ہر جانی لوڑاں
جاں جاں اوہ مقصود نہ ملسی سفروں مکھ نہ موڑاں
سبھ جزیرے ٹاپو پھر سال کوہ قافاں تے پانی
ایویں لوڑ کریندا مرساں جس دن عمر وہانی
شاہ فغفور تائیں جا آکھو ایہ حقیقت میری

جیکر کریں غریب نوازی جاناں شفقت تیری
 سرفراز کرو جے سانوں لائق ہے شہاں نوں
 نہیں تاں فحری کوچ کرائے بیڑے ٹھیل راہاں نوں
 اپچی جا اخبار سنائی شاہ نغفورے تائیں
 خوش ہويا تے ملیا لوڑے سن کے صفت ثنائیں
 تحفے بہت پیارے لے کے ملنے کارن آیا
 دونوں شاہ ملے کر الفت بک دو جے گل لایا
 شاہزادے نغفور تائیں اوپر تخت بہلایا
 آپوں ہٹ بیٹھا اک گٹھے ادبوں رتبہ پایا
 سیف ملوک شہزادے کہیا حاضر ہوون ساقی
 سوہنے حسن اداروں والے مصری ہور عراقی !
 چھوکریاں تے گولے آئے سوہنے حسن رنگیلے
 غمزے نال کرن دل گھائل سندر نہیں ریلے
 صورت نازک وانگ گلاباں لالے وانگ پیالے
 قد چنبے دی ڈالی وانگر پھل لگے گل لالے
 طوطے کوئل وانگن بولن ہساں ہار لھکدے
 چور دلاں دے ٹھگ نیناں دے تردے اکھ مھکدے
 کاسے ہتھ سفید بلوری بھرے عقیقی مدھ دے
 ساقی نویں شراب پراناں نشے سوائے ودھ دے
 نال محبت پین پیالے اک دو جے نوں دیندے
 پی پی مغزیں گرمی آئی باتاں خوب کریندے
 سیف ملوک شہزادے کولوں پچھیا شاہ نغفورے

کیسی سرگردانی تینوں ٹریوں کس ضرورے
 کہی مہم پٹی ایہ تینوں آویں چھڈ ولایت
 جے کجھ میرے وسے ہووے دسو کراں حمایت
 سیف ملوک سنایا قصہ جے کجھ اس سرورقی
 حکم دتا نغفور وزیراں لوڑو اپنی دھرتی !
 جو کوئی وچہ ولایت ساڈی ہیگا مرد سیلانی
 حاضر کرو شاہزادے اگے مت کوئی دے نشانی
 جو سیلانی لوک سوداگر ہور فقیر سپاہی
 حاضر آن ہوئے سبھ اوتھے حکم جتھے سی شاہی
 سیف ملوک پچھے تے آگوں ہر اک گل سناندا
 پر کوئی اس دے مقصد والی مول نہیں دس پاندا
 ہوروں ہور ٹکانے دس پھر آئے جس جانی !
 باغ ارم تے بدیع جمالوں کسے نہ سی دس پانی
 انہاں وچوں ہک سی بڈھا پھر آیا کئی ورساں
 گذری عمر اوہدی سی یارو اک سو چالی برساں
 اس بڈھے نے آکھ سنایا سن توں حضرت شاہا
 مت مدھ خبر لھے اس راہوں میں دساں اک راہا
 دور ایٹھوں اک شہر وڈیرا استنبول اس کہندے
 ہر ملکوں ہر دیسوں اتھے آن مسافر رہندے
 ملک فراخ نہایت سوہناں انت نہ آوے جس دا
 ہر ولایت ہر شہر دا آدم اوتھے دسا
 کئی سیلانی کرن کہانی نال زبانے مٹھی !

کنیں سنی کوئی سر درقی کوئی اکھیں ڈھکی
 کوہ قافاں دے پھرنے والے اس جائے سیانی
 تیرے مقصد دی مت اوتھوں لبھے خبر نشانی
 شاہزادے اس بڈھے تائیں خلعت دتی بھاری
 ہور انعام دتے خوش ہو کے گل دسی اس کاری
 شاہ فغفور کیتا چا رخصت کیتی آپ تیری
 بڈھے تھیں پچھ لئی شہر دی پتہ نشانی ساری
 بادبان سدھے کر لائے ٹھیل دتے سبھ بیڑے
 وجن بابے گان گوئے ساز خوشی کر چھیڑے
 استنبول شہر نوں پچھ کے ہویا شاہ رواں
 تیروں تیز چلاؤ بیڑے کہیوس کشتی باناں
 بیڑے داؤ گھوڑے چاہڑے جاندے وچہ سر اڑے
 چھ مہینے گئے چلائی کھلے نہ اک دھاڑے
 خوشیاں وچہ رہیا سبھ آدم گھوڑے وہتر سارے
 ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناں اوہ داؤ مارے
 تاں پھر اک دھاڑے اوہناں ٹاپو نظری آیا
 بیڑے جا لگائے اوتھے ڈٹھا تھاں سہلیا
 میوے رنگا رنگ ہزاراں اشکاں دے ٹولے
 خوش آواز ہر پنکھی اوتھے نال سراں دے بولے
 چاہ مقام کیتا شاہزادے کھان لگے اٹھ میوے
 کیکر کراں آرام محمد جے رب کرن نہ دیوے
 سبھنیں گلےں خوب جزیرہ خلل بڑے دو اوتھے

ایسے گلوں رہے ویرانی وسداناں کو اوتھے
بک بگیاڑ مریلے مندے جاوَن گھوڑے
دو جا پنکھی اڈدے آون بہت وڈے بے اوڑے
آدمیاں نوں چاء کھڑیندے جا کتے ول کھاندے
ایسے طرح وہاڑ گزاری لوک ہوئے درماندے
رات پئی تاں پانی وچوں نکلے مجھ ہزاراں
سبھناں دے منہ لعل ٹھہرے جو روشن کرن اندھاراں
جوں اسمانی تارے روشن تیویں لعل نورانی
لوہ لگی سبھ رو دریا دے آئی ویکھ حیرانی
جیونکر چور ہینرے گھر وچہ بال انگریزی تیلی
چانن لا چور اون چیزاں مچھاں بھی اوہ حبلی
جانن کر دریا کنارے آدم پھڑ پھڑ کھڑدے
مار شکار اوہ کھاون کارن لے پانی وچہ وڑدے
آدم نال دغے دے مچھی کڈھ دریاؤں کھاندے
مجھ کھاون دریائیں آدم دونویں بدلہ پاندے
شاہزادے نے معلم کیتا جے میں اتھے رہیا
آدم گھوڑے فوج مثالہ کھڑ کھڑ کھا سن ایہا
سبھ سپاہ اکٹھی کیتی مال اسباب سبھالے
فجرے ٹھیل دتے پھر بیڑے کر کے رب حوالے
کرن عبادت نال ارادت ہر دم یاد الہی
اکی روز رہے پھر چلدے گھڑی نہ لیندے سہا
با آرام رہیا سب ڈیرا تنگی کسے نہ پائی

داستان دریاں غرق شدن کشتی ہائے در طوفان بلا و جد اشدن صاعد

ظالم دشمن انبر یارو کرے چو فیرے پھرے
کالے سپ مریلے وانگر آدمیاں نوں گھیرے
اس دے نال نہ کردا تھوڑی جواسدے ہتھ چڑھدا
رھڑ دے بندے نوں دھکا پرے پرے کھڑدا
روشن روز اساڈا تک کے سوگی بن بن وسدا
بھاء ساڈے جد پئے ہیرا کھڑ کھڑ کر کے ہسدا
کدے پیار کرے ہتھ پھیرے جیوں سرجمیں مانی
کدے چھری پھڑلا ہے کھلاں جیونکر لاہن قصائی
لاڈ اس دے والا ڈنہ کرینے لاڈیں لاڈی لاند
بھائیاں وانگر چاکندھاڑے جا یوسف کھوہ پاند
سیف ملوک توڑے سی دکھیا شاہ پری دی چھکوں
پر کوئی ہور نہ آہی اوکھت باہجوں اسے کہوں

جو کجھ ورتن عیش خوشی دے آہے نال ہزاراں
با آرام جہازاں اندر کردا جائے بہاراں
بک دن کرنا رب دا ہویا اٹھی سخت ہنیری
دھند غبار سنسار چھپایا لگی جھڑی گھنیری
کڑ کے بدلی دھڑکے پھرناں تجلی دے چکارے
دور جہاز کھڑ کھڑ مارے جھکھڑ دے اولارے
نوح والا طوفان از غیبوں غرق کرن نوں آیا
شاہ سپاہ تمام پکارن رکھیں باز خدایا

بدل قبر نزول مچایا لہر سمندر آئی
 اگر مجھ سنسار بلائیں رھڑ دے دیہن دوہائی
 صاف کہتے کوہ قاف ہنیری برفاں وانگر جھڑ دے
 چڑھ دے دے کھڑ کھندے مارے لہندے دے کھڑ چڑھ دے
 فوجاں وانگن نویاں ہاٹھاں آون کر کر بلے
 زوروں زور سویا بدل جھکھڑ گھڑی نہ ٹھلے
 جھکھڑ بدل غضب اٹھایا ہک پل مول نہ دے
 دھند غبار ہنیرا ایسا اپناں آپ نہ دے !
 شاہزادہ تے یار تمامی کرن رے ول زاری
 رہا تو ہیں رکھن والا نبی اساں سر بھاری
 ساڈے بخرے دا اج آیا ڈاڈا روز قیامت
 اس طوفان قہر دے وچوں رکھیں صحیح سلامت
 اسیں بچارے رھڑ دے جانڈے واء مراد جھٹائیں
 مت اوہ یار پیارا لبھے ٹھلے ساں جس تائیں
 شاہزادے تے لشکر اس دے جانی توں ہتھ دھوتے
 موت اتے دل رکھ لیونے ہو تیار کھلوتے
 اپن چیت اک ٹھاٹھ ہڑے دی آئی بہت وڈیری
 پانی نال آسمان دے بھجی دیکھ دلیری
 غوغا شور شوکار قہر دا پہنا انبر توڑی
 جیوں کرا نبر مار زمیں تے ذرہ ذرہ کر توڑی
 ہک ہک موج اجیہی آوے کی لہناں طوفاناں
 بیٹھوں مارا لارے بیڑے کھڑ دی نال آسمان

اوتھوں پھیر ہٹھا ہاں سٹے جان زمیں دی تھلے
 شوک وجی کرنا آخر دی خلق آئی تھر تھلے
 ہک دوجے سنگ وج وج بیڑے بھج ہوئے کئی ٹوٹے
 کجھ ڈوبے کجھ تختے ہوئے کجھ وڈے کجھ چھوٹے
 پھیراں گھمن گھیراں اندر غرق ہوئے کئی بیڑے
 مچھ سنساراں آدم نعلے جیوں آٹے دے بیڑے
 کئی بیڑے بھجہ ریزے ہوئے رہی نہ مول نشانی
 جو اسباب اونہاں وچہ آہا سبھ کجھ ہویا فانی !
 غرق ہوئی دو ویہاں کشتی لشکر سنے خزانے
 دس سے مرد سپاہی ہی رڑھیا زور آور مردانے
 باقی دے کجھ تختیاں اتے آپو اپنے جاندے
 کجھ مچھاں تے کچھاں کھاہدے پھیر نہ ہوئے واندے
 ہک دوجے دی خبر نہ کوئی کی کجھ ورتی کسے !
 دھند و کار غبار ککارا ناں کجھ سنیں دسے
 شاہزادے نوں خبر نہ کوئی غرق ہویا سی ڈیرا
 ہک مصیبت آپو اپنی دوجا برا ہمیرا
 جھولاں اندر بیڑے آہے کجھ اچے کجھ نیویں
 اگے پیچھے اوہلے ہوئے خبر رہے پھر کیویں
 رب بیڑا شاہزادے والا رکھیا صحیح سلامت
 روز اٹھاراں رھڑدا رہیا اندر کانگ قیامت
 جیونکر تیر بندوقوں گولی جاندے تیز شتابی !
 تینویں کھڑ دی بیڑی تائیں کانگ قیامت آبی

روز انہویں واؤ کھلوتی ہوئی دور غباری
 دن چڑھیا جگ روشن ہویا گئی ہنیری ساری
 شاہزادے دے بیڑے اندر مرد رہے بچ ستر
 انہاں نون بھی ہوش نہ کوئی مردے نالوں بتر
 جاں سورج دی گرمی لگی کجھ کجھ ہوش سنبھالی
 شاہزادے نوں ویکھن لگے اوہ بھی ہوشوں خالی
 روغن لے بنفشہ والا نالے تیل باداماں
 جلدی مغز اوہدے تے ملایا اچھی طرح غلاماں
 دور ہوئی سبھ سردی خشکی ہوش پھری سرساموں
 کھانا طلب کیتوس آدھریا بھرر کاب طعاموں
 ہتھ کھانے ول کر پھڑ ڈٹھوس صاعد کتے نہ دے
 رو رو ہویا بیہوش شہزادہ کھانا یاد نہ کسے
 ہائے ہائے ربا یار پیارا دکھ وٹھا ون ہارا !
 اوہ بھی میں تھیں کھس لیوئی جبار اقبارا
 کٹھے نہیں کٹھے جمیں دو جسے بک بندے
 بک دو بے تھیں گھڑی نہ وچھڑے ہوئے ساں جس دن دے
 جس دلبر نوں لوڑن آئے اوہ بھی ہتھ نہ آیا
 صاعد جیسا یار پیارا ہتھوں باز کھڑیا
 دشمن ساڈا انبر ظالم راکشن کھاون ہارا
 اکھیں ہنجوں پانی وسے دل دا پتھر خارا
 دنی جہان مکان بھلیرا جان جوان ایہ فانی
 ہے بدنیت پریت نہ پالے نہیں کسے دا جانی

جو دھرتی تے گل پھل لالے کہ کہ کر دی لالی
 قطرے ظاہر ہوئے مویاں دے رت جوتاں والی
 دنیا اتے کون امن وچہ ہر کوئی دکھیارا
 بے وفا سنسار ہمیشہ ٹھگ بازاری بھارا
 کدے کرے سردار جیاں دا دے پوشاکی چٹی
 کدے بناوے پھیر محمد گھمیاں دی مٹی
 ناں کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے رہے شہزادہ روندنا
 اگلے رونے نوں کی روسی ویکھ اگوں کی ہوندنا
 فوج خزانہ خرچ کھڑیا رزق نہ رہیا پلے
 کھارا جل سمندر والا قطرہ جیہہ نہ جھلے
 بھکھے تے ترہاے بندے بیڑا جان چلائیں
 چھ مہینے گذر گیونے ویکھن بہت بلائیں
 گنتر وچہ نہ آوے یارو جانے واحد باری !
 تاں پھر بکس دھاڑے آیا ٹوپو ہور رگیلا
 بہت نطاقت سن پر لایا بیڑا کر کے حیلہ
 میوے پکے رنگ برنگی خوب طرح دے ڈٹھے
 نالے پانی نہراں وگن صاف ٹھنڈے تے مٹھے
 کھادے میوے پانی پیتا پڑھیا لکھ شکرانہ
 چار دھاڑے ہویا مقیمی ڈیرا بادشاہانہ
 بندے ذرا آسودے ہوئے بیٹھے کھیروں کھیروں
 اپن چیت ہوائے وچوں آیا ہک کھیروں
 چار بندے وچہ سجے پنچے چار کھبے اس پکڑے

اڈ گیا لے اٹھاں تائیں شاہ پر کر کے تکڑے
 شاہزادے تک ہیبت کھاہدی ایہ بھی آفت مندی
 بھلکے پھر آیا تاں کھڑی ہو اتنے کر بندی
 تھوڑے جیسے بندے رہندے ایہ بھی مفت کہاں
 رھڑ مرناں اس نالوں چنگا بھڑ میوے پاساں
 میوے توڑ رکھے وچہ بیڑی جتنے آہے پیندے
 مشکاں خیرکاں جو کجھ آہیاں پانی بھر بھر لیندے
 بیڑا ٹھیل روانے ہوئے دو مہینے چلے !
 عشقے اندر پین محمد دن دن کم آولے !
 بیڑے اتے جانڈے آہے وچہ سمندر لہراں
 جھکھڑ مینہ غباری پائی کانگ چڑھی سنگ قہراں
 بیڑا چاہ چاہ مارن لگے بھلیاں ہوش سنبھالاں
 مشرق مغرب یاد نہ رہیا نہیں جنوب شمالاں
 خونوں جان لہاں پر آئی طاقت گئی سریراں
 کرن دعائیں رکھیں سلیاں برکت پیر فقیراں
 جدھر راہ بیڑے دا آہا گھس گیا اس راہوں
 دھکے کھاندا گیا مریندا حکم جدھر درگاہوں
 اوڑک جا اک ٹاپو لگا ٹاپو واہ وا دسدا
 رنگ برنگی میوے دانے ہووے بیان نہ جس دا
 مٹھے میوے انت نہ کوئی لذت والے لگن
 صفت انہاں دی ہو نہ سکدی تکیاں لہلاں وگن
 آدمیاں جد ڈٹھے میوے بھکھڑ نزول مچائے

بیڑا نبھ شہزادے ہوئیں باہر نکل آئے
 میوے کھادے جو دل چاہے بیٹھے نال آراماں
 دیگر وقت برابر ہويا گئی صلاح تماں
 شاہزادے فرمایا رات گزارو اتھے !
 بھلکے فخری وقت ٹراں گے کھیا کھڑی جتھے
 سمجھناں ایہ صلاح قبولی جو شاہے فرمائی
 اچا رکھ گھناں اک تک کے اس پر جا بنائی
 رکھ اتے چڑھ بیٹھے سارے شاہزادے دی ذیلے
 ندیوں نکل بلائیں آیاں شام پئی جس ویلے
 بک گدڑ بک شیراں وانگر بک مانند سنساراں
 بک ڈوؤ بک کھگاں وانگن بولن پان ککاراں
 کہناں گینڈے وانگر گردن کہناں وانگر اوٹھاں
 کہناں دے قد ہاتھی جیڈے مل لیونے گٹھاں
 بک صورت بگھیاڑے وانگر کہناں لونبر والی
 کہناں باشک ناگاں وانگن دی تمامی کالی
 اوہ آفاتیں رکھیں چڑھیا بھکھیاں پیٹ انباروں
 میوے کھالیو نے اتنے باہر حد شماروں !
 بہتے مجھ ندی دے نکلے مل لیوں نے جائیں
 تسبیحاں تہلیلاں آکھن نالے حمد ثنائیں !
 چھیاں ہور آوازے بولن وانگ طنبور رہاں
 عجب عجائب سراں بناون ناہیں وچہ حساں
 ایہ گل کہندے آکھن والے جنھاں خبر جہانوں

خوش آواز مچھی دا بہتا ہر جنسوں حیوانوں
 بک دو بے تھیں بہتر بولی دانگ سرد واں گاون
 ایسا رنگ بنایا انہاں سن سن ہوشاں جاوَن
 جدوں اٹھاء آوازاں کیتا رنگ سردوں نمیاں
 جوہ جل اٹھی تے پھر لگی اگ درختاں گھنیاں
 اگو اگ چوٹرنی دے ناپو سارا سٹردا !
 ویکھ ہویا حیران شہزادہ خوف اندر وچہ وڑدا
 کرے دلایاں یارب سائیاں جے بچکوس اج خیری
 فجرے کوچ کریاں ایتھوں مار نہ سٹن ویری
 فجر ہوئی تاں اوہ سبھ چیزاں پانی اندر چھپیاں
 سبھو جائیں ثابت دسن ناں سٹریاں نہ پتیاں
 سیف ملوک درختوں لتھا ڈھونڈے نال حیرانی
 ناں بھی ناں کو لاکھ کدھرے اگ دی نہیں نشانی
 بہت حیران ہویا اس سروں دہشت من وچہ آئی
 یاراں نوں فرماوَن لگا چلو ایتھوں کر دھائی
 مت کوئی آفت مارگواوے ناہیں جاء امن دی
 بھلی صلاح اسانوں ایتھوں جلدی کوچ کرن دی
 یاراں کہیا اٹھ شہزادے تابع اسیں امر دے
 چڑھ بیٹھے مڑ بیڑے اتے چلے طرف سفر دے
 میوے چن چن بھار نبائے بیڑی اوپر پائے
 کر کے آس رے دی ٹھلے جتوں چاہے لائے
 چار مہینے بیڑا ٹریا اے نہ خشکی آئی !

میوے خرچ نکھیا سارا کٹن رب بنائی
 خبر نہ کتناں پینڈا آئے کتناں اگے رہندا
 ایسے فکر اندیشے اندر ہر اک دکھیا بہندا
 اک دن اک سنسار مریلے بیڑے فکر ماری
 دو ٹوٹے کرو تاکھلیاں چھک کنڈی دی آری
 بک ٹوٹے تے رہیا شہزادہ چالی ہور سپاہی
 دوجے ٹوٹے تے جو آہے رھڑ ہوئے سبھ راہی !
 رھڑ دیاں ترے دھاڑے گزرے بھکھے تے ترہائی
 ٹھاٹھاں اندر دھا بیڑا خوف ڈبن دا کھائے
 جے کجھ سختی عشق دسالی شاہزادے دے تائیں
 کراں پسارا مکدا نا ہیں چھوٹی گل سنائیں
 اوہ حشر دے ترے دھاڑے گزرے جاں شہزادے
 اگوں آ گیا بک ناپو میوے بہت آمادے
 جت ول ناپو نظری آیا تختہ ات دل کھڑیا
 مساں مساں ونج لگاوندے شکر رہاناں پڑھیا
 کنڈھے لگ پئے سبھ بندے پڑھیا شکر ہزاراں
 اس طوفان قبر دے وچوں پہتے وچہ گلزاراں
 شاہزادے فرمایا یارو کوئی دن اتھے کٹو
 اس ناپو دی لہو حقیقت تاں ایہتوں دل پٹو !
 جاں ناپو وچہ لٹھے ڈٹھی جاء عجائب چنگلی
 خوب درخت اتے خوش سبزی میوے رنگ برنگی
 مٹھے تے خوشبوئیں والے کجھ کچے کجھ پکے !

صفت انہاں دی رب نوں معلم کی بندہ کر سکے
 پھلاں دا کجھ انت نہ آیا میوے باہر حسابوں
 کجھ مٹھے رسلے آ ہے لذت دار کبابوں
 پستہ مغز منقی کشمش کھوڑا بخیر باداماں !
 چلغوزے انگور خبانی نغزک نار تماں
 توت شہتوت بنگ بھرویاں آڑو سیو ناکھاں
 بھی مرچ ہر ٹر بھیڑے پیلاں کی کجھ آکھاں
 سیو بیر بخارے آلو کھوپے گری چھوہارنے
 گوشت کیلے انب الوچے شفتالو پھگواڑے
 ہور وڈے بک رکھ جنہاندے پتر وانگر روٹی
 میوے آدم دے سر وانگر اکھیں متھا چوٹی !
 رات پوے اس رکھ دا میوہ اک اک دھرتی جھڑ دا
 دیہنہ نکلے تاں ہسدا ہسدا پھیر رکھاں تے چڑھدا
 آپو اپنی جانی لگن مول نہ تھاں واناندے
 نالے راتیں انہاں رکھاں تھیں شعلے ہوون واندے
 لگی آگ درختاں دے سڑ دے وانگڑ روآں
 جیوں کے تیوں ہوون مڑد یہیں نہ کوئی اک نہ دھواں
 ہندوستان ملک دی حد وچہ ہے اوہ ٹاپو لالہ !
 کہن جزیرہ مالوہ اس نوں نکلیاں مرچاں والہ
 پنج پتر اس رکھ دے ہوندے جس دن بدل دے
 پھل اتے سبھ تنبو بندے پانی وچہ نہ دھسے !
 جس پھل نوں ونج پنچے پانی تیزی ہوندی تھوڑی

اوہو کالی مرج نہ چنگی ناں مٹھی ناں کوڑی
 اس ٹاپو وچہ پنکھی بہتے خوب آوازاں والے
 انت شمار نہ آوے کوئی کر رہے سنبھالے
 عجب عجاب چیزاں دس جنوں نظر کریندے
 رب سچے تھیں منگ پناہاں اگے قدم دھریندے
 اچن چیت بک پاسوں نکلے سنگ مر کبن جنہاں نوں
 جنبش شور ہنگامہ کر کے ٹکرے آن انہاں نوں
 سیف ملو کے دے کجھ ساتھی پکڑے انہاں بلائیں
 کجھ دلیری کر کے نٹھے چھڈ گئے اوہ جائیں !
 ترے دن ترے ترے راتیں چلے گھڑی آرام نہ پایا
 ایسی تھاں گئے جس گردے آدم کدی نہ آیا
 بہت اچے کوہ قافے اتے کوئی دن بیٹھ لنگھایا
 نام نشانی اپنی کارن کجھ مکان بنایا
 جتھے منہ سر آیا اوہوں پھیرا گیرے چلے
 تھکے ماندے ٹردے جاندے لنگھے تھاں کولے
 تبت شہر اندر ونج پہتے لگے کرن نگاہاں
 وڈا نگر عظیم ڈٹھونے اندر چلے اگاہاں
 کی تھکدے بازار شہر دے نعمت نال بھرے سن
 میوے کھانے رنگ برنگی کئی اسباب دھرے سن
 ہور شیں موجود دسیون آدم کتے نہ دے
 بنیں اتے پاری باندر دیہن گھنن ہر کسے
 گوشے کرن لگے اوہ باندر آدمیاں نوں تک کے

ایہ بازار ولوں ہٹ آئے منصوبے تھیں جھک کے



داستان گرفتار شدن شاهزادہ بدست بوزنگان و از انجا خلاص شدن

مارے بھکھ غضب دے بندے میوے کھاندے پھر دے
بوزنیاں دی فوج ازغیوں آن پھرے چوگردے
بک بک باندر ایڈا ایڈا ویکھدیاں دل ڈر دا
سارے بندے گھیر لیونے جان نہ دیندے ہردا
قید ہويا شہزادہ اوتھے کجہ نہ چلدا چارا
ناں اوہ مارے جاون سارے نال ہووے چھٹکارا
لے ٹرے شہزادے تائیں نالے اوہدیاں نفران
عاشق بنن سوکھلا ناہیں ویکھ عشقے دیاں سفران
قلعہ بلند آہا وچہ ٹاپو خوب طرح دا چڑھیا
شاہ سلیمان نبی چڑھایا لعل جواہر جڑیا
مدت پا انہاں تھیں پچھوں بوزیناں نے ملیا
اس ٹاپو وچہ ہور کسے دا واہ نہ سی پھر چلیا
باندر گھیر شہزادے تائیں لے گئے اس جائے
سیف ملوک قلعے وچہ وڑیا دم دم رب دھیائے
بہتے برج قلعے دے آہے محکم چھت دیواراں
بک محل آہا وچہ سندر وانگن باغ بہاراں
موتی اتے جواہر جڑیا چھجا چھت بنیرا
دیوے وانگن لاناں مارے جھلمل نور چوفیرا
سیف ملوک شہزادے تائیں نالے اوہدیاں یاراں
اس محلے اندر کھڑیا بوزنیاں سرداراں
شاہزادہ جد پہتا اوتھے ڈٹھا گھر یگاناں !

و ہڑے صفی صفائی والے نالے تخت شہاناں
 تخت اتے ہک بیٹھا سندر خوب جوان دیداری
 سوئی صورت سوئی دیہی سوئی بہنی ساری
 کالے وال زنجیری بدھے دا ہڑی سبزہ باغی !
 بھکھا مثل اتارے والے اکھیں لٹ چراغی
 سچی سبھ پوشاک شہانی شوکت شان زیادہ
 سرتے تاج جڑاؤ دھریانواں جوان شاہزادہ
 سیف ملوک شہزادے جس دم ڈٹھا اوے تائیں
 رسم شہاں دے نال پچائی ادب سلام دعائیں
 اوہ شاہزادہ بھی اٹھ تختوں ملایا سیف ملوکے
 دوہاں ہک دوئے گل لایا بھائیاں وانگر ہو کے
 سیف ملوکے دی اس شاہے بہت نوازش کیتی
 تختے اتے کول بہایا یاراں دالی نیتی
 حکم کیتا بوزیاں نوں جھب لیاؤ کھانے
 چالی باندر کھانے کارن اٹھ لنگرول دھانے
 رنگ برنگی چیزاں نعمت کھانے آن اتارے
 دوئے شاہزادے بیٹھ اکٹھے کھاندے نال پیارے
 کجھ سی گوشت گورخراں دا کجھ کباب مچھی دے
 کجھ پھلکے سن جیوں سنوارے بہتے کنک پچھی دے
 جو کجھ لوڑ اندر دی آہی کھار ہے جد کھاناں !
 خدمت گاراں چا اٹھائے بھانڈے دستر خواناں
 سیف ملوکے ہوئیں کھا کھانا ہو بیٹھے جد تازہ

لگا پڑھن زبور زبانی داؤ دی آوازہ !
 بوزیناں دے شاہ داسن کے بہت ہويا دل راضی
 سیف ملوکے کولوں ٲکھدا حال حقیقت ماضی
 سیف ملوک کہیا کی دساں حال حقیقت تینوں
 ٲکھن جوگی گل نہ میری کجھ نہ ٲکھو مینوں !
 میں دکھیا توں سکھیا شاہا کس سنگ دکھ پھر ولاں
 مصری دے بخارے اگے کاہنوں موہر اتو لاں
 دکھیے دی گل سندا سکھیے دی گل سکھیا
 دکھیا ہائے کرے تاں کولوں سکھیا ہوندا دکھیا
 کاہنوں چھیڑ حقیقت ساڑیں میں کرماں دے تے
 اندر وار میرا رب جانے باہروں ویکھ نہ ٲتے
 آیا جدھروں آیا شاہا جو لکھیا سو پایا !
 موجاں مان گھراں وٲہ بیٹھا کس توں ٲکھن لایا
 سیف ملوکے نوں اس شاہے کہیا سن توں بھائی
 میں بھی دکھیا تیرے جیہا تاں ایہ گل ہلائی
 بوزیناں دی قومے اندر آدم ہو کے جالاں
 سدھر نال نہیں میں اتھے کس نون حال وسالاں
 آپو اپنی قومے اندر راضی ہے ہر کاٹی !
 ناجنساں دی بادشاہی تھیں چنگی دیس گدائی
 میں بھی تینوں کھول سناں جی کجھ حالت گزری
 لکھی جو تقدیر اساں پر جھل لئی بے عذری !
 مینوں بھی ہنجس شہزادہ ملیوں نال سبب دے

کوئی دن درد و نڈائیے اوڑک بھا وچھوڑا سب دے
 سیف ملو کے معلم کیتا ایہہ بھی ہے دکھیارا
 بادشاہے نوں کھول سنایا پچھلا قصہ سارا
 جو کجھ اس سر درتی آہی ذرہ ذرہ کر دی
 سن کے شاہ رماں بھر پنجوں جیوں ساون مینہ وی
 اس شاہے پھر اس دے اگے کیتی شروع کہانی
 جو کیفیت اس دی آہی کھول پٹیا تانی
 سن توں سیف ملوک شہزادہ کی گل میری آہی
 یا جو جاں دی قومے اندر باپ میرے دی شاہی
 نام میرا فیروز شہزادہ ماں پیو بہت پیارا
 سیر شکار آہانت کردا جنگل ندی کنار
 ہک دن بیڑی اندر بیٹھا پھرد اسوں دریاویں
 تک کے دکھ لگا آسمانے کہیوں ہلا نہ جاویں
 واء مخالف ایسی جھلی رھڑ ٹریا اوہ بیڑا
 میں جاتا مرجا ساں ڈب کے چک جاسی ایہہ جھیرا !
 جیون دے دم باقی آہے ودھیا پانی داناں !
 دور رھیں تے ترے مہینے رھڑ دار ہیوس نماں !
 بیڑا بھیج ہويا کوئی ٹوٹے رھڑگیاں سبھ فوجاں
 ہک تختے تے میں آیا رھڑیا اندر موجاں
 بے کجھ عجب قصبے گزرے میں پر باہر شماروں
 دس دن گنیاں لکدے ناہیں دو تن ہک ہزاروں
 اوڑک گل مکاواں اتھے آن لگوس وچہ ناپو

بوزنیاں دی فوجے مینوں گھیر آندا کر قابو !
 جو سردار انہاں دا آہا اس دے کول لیائے
 اوہ دانا اکابر وڈا دانشمند کہائے
 ویکھ مینوں خوش ہویا آکھے بہت پسندایہ آیا
 بیٹی اپنی دے کے مینوں عقد نکاح کرایا
 عقد نکاح میرا اس جائی خوب طرح جد ہویا
 بوزنیاں دا شاہ اوہ الگا چہلنیں روزیں مریا !
 انہاں دی اس جائے اندر ایہو رسم قدیمی
 جاں سردار انہاں دا مردا کردے سوگ یتیمی
 کتنے روز نہ جوڑے ملدے ناہیں وطنی کریندے
 جاں جاں آدم پیدا ہوندا تاں تاں تیک جریندے
 جاں پھر آدم پیدا ہوندا دیہن اس نوں سرداری
 حکم اوے دامن کھلوندی قوم انہاں دی ساری
 مینوں ست برس ہن گزرے انہاں اندر وسدا
 ایہہ سبھ حکم میرے وچہ ٹردے جے کجھ موہوں وسدا
 چاراک سے اس ویلے باندر حکم میرے وچہ بھائی
 انہاں دی سرداری میون ہور شریک نہ کائی
 چالی روزاں دا ہے رستہ ایہ ولایت ساری
 نام اس دا ہولنگ جزیرہ جس دی میں سرداری
 اس تھیں اگے ہور ولایت سگساراں دی سدے
 ساڈے نال سدا اوہ ٹردے پرا ڈرک بھج ندے
 یا جو جہ فیروز شاہزادہ نام میرا سن بھائی

ایہہ کہانی میری جیہڑی تینوں کھول سنائی
 میں جاتا کوئی ہور نہ ہوسی میں جیہا دکھیارا
 پر پیراں دی مٹی کر دی گل تیری سن یارا
 سخت مصیبت سر تیرے تے باہر انت حسابوں
 رب ملای دلبر تینوں رکھ امید جنابوں
 سیف ملوک تائیں شاہ رکھیا چالی روز اسجائی
 نت شراب کباب کھواوے خاطر کرے سوائی
 سیف ملوک شہزادے اک دن ہويا جی اداسی
 لگی چمک پیارے والی بھلی کھیڈن ہاسی
 سنگی اپنے کول بلائے کہندا سینوں یارو
 آئے ساں جس مطلب کارن نال اوہ منوں وسارو
 بادشاہی گھر اپنے آہی ٹر آئے اوہ سٹ کے
 کھان شراب کباب نہ آئے کاہنوں اتھے اٹکے
 آئے منہ پری دا ویکھن چھڈ اپنی سلطانی
 چہرہ بوزنیاں دا تکدے اینویں کر نادانی
 ساتھی کہندے سن شہزادے ساڈا ہے کی چارا
 جدھر چلیں نال تیرے ہاں لا نہیں پاکارا
 اس اندیشے وچہ شاہزادہ رخصت منگن جاندا
 یا جوہے فیروز شاہے نوں جا کے عرض ساندا
 اے فیروز شاہزادے عالی سدا رہیں خوشحالی
 دیں اجازت تاں اک گل دا ہوواں اج سوالی
 شاہ فیروز کہیا سن بھائی جو گل تیں دل بھائی

عین صواب اساڈے بھانے چاہئے جلد سنائی
 سیف ملوک کہیا اے شاہا میں ناچیزا بندا
 تاج تخت سٹ آیا اپنا فوج ولایت دھندا
 جس مطلب دے کارن ٹریا ابے نہیں اوہ لدھا
 چالی روز رہیا بہہ اتھے الفت تیری بدھا
 جے سو برس رہاں سنگ تیرے پھر بھی وسدا تھوڑا
 اوڑک تساں اساں وچہ شاہا اک دن پوگ وچھوڑا
 میں اج رخصت منگن آیا ہویا جی اداسی
 ساڈی رزق مہار اٹھائی تسی رہو سکھ داسی
 راضی ہو کے رخصت دیہو لوڑاں ہور ٹکانے
 مت جس مطلب کارن آئے پائیے اسیں نمانے
 بوزنیاں دے شاہے جاتا ہویا بہت اداسی
 ہوئے اداسی نوں اٹکاون بری صلاح نراسی
 شاہ فیروز شتابی کر کے کیتی چاء تیاری !
 راہ اوہدے دا خرچ دوا یا جو کجھ آہا کاری
 سبھناں نوں سرو پا نبھائے جو سن اس دے سنگی
 سیف ملوکے نوں پوشاکی دتی بہتی چنگی !
 جو کجھ لوڑاں انہاں نوں آہی اگلے پندھ سفر دی
 سبھو چیزاں پلے پایاں بن کے خاصہ دردی
 گھوڑا پیٹھ اوہدے دا آہا کاٹھی نال سنہری
 موتی لعل لگام جزاؤ کھلے نعل رو پہری
 اوہ بھی سیف ملوکے کارن کر تیار منگیا

اس تے ہوا سوار شہزادے فیروزے فرمایا
 پر اس پر ہو بنھیں چو پیتا ناں تھہ پیر ہلائیں
 ناں کچھ تندہ کر کے بولیں نہ چا بک دکھلائیں
 مت چھیڑیں تاں اوکھاں ہو سیں رکھیں خوب سنبھالا
 اڈکھڑے پر جوہے کدھرے ایہ تھاں خطرے والا
 باندراک سیانا تک کے نال انہاں دے لایا
 راہ سوکھلے کھڑیں انہاں نوں کر تاکید بتلایا
 جتھے توڑی حد اسا ڈی نال اوتھے تک جاویں
 اوتھوں پھیر اجازت لے کے گھوڑا موڑ لیا ویں
 شاہ فیروز شہزادے تائیں رو رو رخصت کیتا
 کہیا جے رب پھیر لیاندوں ملیں پیارے میتا
 ہک دوجے گل لاء وچھنے وانگن سکیاں بھایاں
 نال اسیدوں ملنا بہتر پالن جواشنایاں
 سوپ رے نوں ودیاع کیتا سیف ملو کے تائیں
 کہیا جس راہ بندر کھڑی اوہنیں راہیں جائیں
 بوزنیاں دی حد دے وچوں جاں جاویں گا باہر
 سگساراں دا شہر آویگا آن اوہ ہوسن ظاہر
 دے گھوڑے اس باندرا تائیں اس جائیوں چا موڑیں
 گھوڑے دی اسواری والا رستہ اوتھے توڑیں
 سیف مولک شہزادہ اوتھوں ہوا سوار سدھا یا
 شاہ فیروز اوہنوں کرو دیاع رو گھراں وچہ آیا
 بدلے وانگر گجے گھوڑا مارے دنب الارے

بجلی وانگ کریندا تیری سنب کدھن کڑکارے
جاں گھوڑا تھک جاندا کدھرے ہوندا ذرا مٹھیرا
بندر کن مروڑے اس دے چلدا پھیر ودھیرا
شیراں ہار کنوتی مارے ہرناں جیسے تاری !
پوری ساخت دا گاں چمکن کفنی زین کناری !
کوتل کس رکا بال گھاسے تنگ کڑی سبھ زر دے
تنی ہمیل لگام زنجیری سبھو لاه لاه کر دے
دو دن تے دو راتیں چلے آپتے اس حد تے
بندر مڑکے ہویا سلامی اگے ترے نہ ودھ کے
شاہزادے نے معلم کیتا ایہو انہاں دا بناں
گھوڑا موڑ دیاں اس جانیوں کہیا پچھلامناں
اس بندر دے ہتھ پھڑایا گھوڑا اتوں ڈھل کے
ہو پیادہ ٹریا آپوں یاراں اندر رل کے
نوبنو شاہزادہ نالے سنگی ساتھی سارے
ست دھاڑے تے ست راتیں چلے بے شمارے
کہو فکر چلن دا دوجا کوئی نہ چنتا بھاری
اچن چیت اک جنگل وچوں اٹھی دھوڑ غباری
جاں اوہ دھوڑ غباری پانی نظر چوہیرے پاندے
چالی تن سگساراں وچوں آن ہوئے پھرواندے

دربیاں جنگ باسگساراں

ترکے ترکے دوڑے آون وانگن کتے ہلکے
وکیہ شاہزادے کہندا یاراں سبھ کھلوؤ رل کے
ایہہ سگسار اسانوں پکڑن آئے نال چلاکی !
مارو تیرا ڈار واہناں نسن وکیہ ہلاکی !
سبھ اکٹھے ہو کھلوتے کر کے راس ہتھیاراں
چمک کمان جوان توانے آن پئے سگساراں
مارن تیر سریر پروون چیر کلیجہ دیندے
پھیر ہتھیاں شمشیر چلاون وار دلیر کریندے
دونہہ طرفاں تھیں جڑی لڑائی چمک کدھی تلواراں
چھم چھم تیر شوکار اٹھایا جیوں ساون دیاں باراں
سیف ملو کے شہزادہ گئے وانگن شینھ مریلے
پھرے چوہیرے دے دلیری مارن رن وچہ سیلے
نیزہ مار کرے تن ریزہ سانگاں بھنن سانگاں
ڈھالیں اوپر وج وج بھجن سگساراں دیاں ڈانگاں
سگساراں نے غوغا کیئا آئے کر کے ہلا !
یار شہزادے دے سبھ کنبے آپ دلیر ہکلا
شاہزادے نوں جنہش چڑھیا یاراں نوں للکارے
پڑوچہ رہو کھلوتے دشمن ایہہ مارے کہ مارے
سیف ملوک بہادر ایسا دیوتیاں سنگ لڑدا
دے مروڑا روڑ چیہاں نوں کوئی نہ اگے چڑھدا
حملے وکیہ شہزادے والے بھمن بہ من مارے

رستم رسم غلامی پھڑ کے آن سلام پکارے
سرسامے دی ہوش نہ رہندی جیوں سرسامے والے
زال زوال ہزیمت کولوں دھولے کردا کالے
اسفندیار بناوے ڈھاہ کے اسفندریا جیہاں نوں
پھیرا دیوں مکھ موڑ فریدیوں رکھے جان جہانوں
چھڈ لالچ اندھور شتابی شان اندھور نہ کردا
شاہزادے دی رکھ شیرینی بنے شاگرد ہنر دا
شاہزادے کر زور دلیری بھن دتا سگساراں
کھس لیے ہتھیار پوشاکاں خوب کرایاں ماراں
کر کے زیر انہاں نوں اوتھوں آپ ہوئے پھر راہی
جنگل باراں بہتے لنگہدے شیر جوان سپاہی
کئی کوہاں دا پینڈا کر کے پتے ندی کنارے
ایسی ندی ڈونگہیری چیرٹی ویکھدیاں بھو مارے
ساقی کاسہ پور شرابوں آن پلا شتابی !
عاشق سکھیا چنگا ناہیں دم دم بھلی خرابی
پی شراب ہوواں مستانہ ٹھلاں ندی پریم دی
جھلاں ظلم اغیاراں والے خاطر یار صنم دی

گرفارشدن شاہزادہ بدست زنگیاں وعاشق شدن دختر شاہ زنگ

برشہزادہ

راوی اس قصے دا یارو دانشمند سیاناں
جس دے شالا بانے وچوں میں گل پھل چن آناں
پھل اس دے کل رتور گئے ہک دو بے تھیں رتا
ویکھدیاں تپ اٹھدا سینہ ایسا ہر ہر تتا
اگوں ایہہ گل لالہ دیندا داغ جگر دے والا
سیف ملوک کرے تدبیراں ویکھ ندی دا چالا !
ناں ہن بیڑی کشتی کوئی ناں ملایا مہاناں
جتول چھک اندر دی ہووے سر پر اودھر جاناں !
بابیں ٹھل پواں وچہ ہاوہ جے میں ہواں ہکلا
رل کے یاراں نبھ لیونے لکڑیاں دا ٹلا
کٹے گھاہ وٹائے رے محکم کر کے بدھا
جاء فراخ بنائی ایسی چڑھیاں ودھدا اودھا
سبھ اسوار ٹلے تے ہوئے کھول ندی وچہ دتا
جاں لہراں وچہ آیا ٹلا تھر تھر کنبے یتا
میوے کھانے سنہمہ گئے جد ظالم بھکھ اکائے
کنڈی لاء پھساوَن مچھی ، ماچھی عشق بنائے
ایس طرح بے خرچے جاندے گذر گئے دن چالی
ویکھو ہک تھیں ہک چڑھیندی سخت عشق وسالی
ہک دوروں بہتے بیڑے آئے نظر انہاں نوں
شاد ہو یا شاہزادہ نالے خوشی ہوئی سبھناں نوں

مت کوئی ایہہ سوداگر ہوسی سنگ اسیں بھی رلساں
 آدمیاں دے منہ تکاں گے ہوا کٹھے چلساں
 جاں پھر نیڑے آئے بیڑے کیتی نظر شاہزادے
 آہے لرے بیڑے سارے ناں کجھ کمی زیادے
 ہک ہک بیڑے اتے بیٹھا سو سوز لگی کالا
 کالے رچھ خونامی دانگوں آدم کھاوں والا
 سیف ملوک کہیا ایہ ظالم پکڑ لین مت سانوں
 قید کرن یا مار گواوں دیہن جواب جہانوں
 جاں سانوں ہتھ پالین گے پیش نہ کوئی جاسی
 یارو کرو لڑائی خاصی مت رب جان بچاسی
 لے کے حکم شہزادے کولوں اٹھے مرد سپاہی
 آب شتاب دتی تلواراں دھون لگے سپاہی
 اٹھ کھلے سر سنبھل نیزے تیراں پر سنوارے
 سخت کمان دٹی بھروٹے چڑھیا غضب دو مارے
 گزراں کبر بھرے سرچائے کڈھے پچھ کمنداں
 جمد ہر چھری کٹار تبر بھی نچ کھلوتے چنداں
 شیراں وانگن وٹن دیہی جنبش چڑھی جواماں
 وار کرن للکار غنیمتاں رکھ تلی پر جاماں
 بھلے بھلے میدان بہادر کس کس مارن بھلے
 سانگاں تھر تھر کنبن قہروں برجھے کردے ہلے
 نیزے تیر پرو دن سینے کرن بہادر خیزاں
 زنگی دے سر ٹھہ ٹھہ بھجن مٹ جویں رنگریزاں

ہائے ہائے دو طرفی اٹھی غوغا و دھ شاموں
 ایہ ہائے سی جنبش والی اوہ ہائے سی ماروں
 پیا ہنگامہ وچہ ندی دے جے دھرتی تے ہوندا
 اس تھر تھل پھل اول تھیں ٹلا بھی ڈھے پوندا
 چستی ویکھ شہزادے والی زنگی بھی اٹھ کنبے
 غصہ کھاوَن زور لگاوَن اکھیں بلن اپنے
 دوہاں طرفاں تھیں جڑی لڑائی اٹھیا شور ککارا
 ناں اوہ نسن ناں ایہ چھڈن ہويا دور سہارا
 شیر جوان دلیر چوخیروں گھیر رکھن شاہزادے
 پھیر اٹھے جھٹ دیر نہ لائی کردا زیر زیادے
 سیف ملوک نہ سیف چلاوے نیزے مار پروندا
 جتول منہ کرے پھر اگے ناں سی کوئی کھلوند
 جدھر حملہ کر کے دھائے چھڈ جاوَن تن جانی
 کجھ مارے بہتے ڈب مردے وچہ پانی
 مرد زور آور دے ہتھ کڈھے سخت کمان کڑا کے
 بک بک تیرا تھیرا نکھلدا چیر سریر لڑا کے
 رابے اوپر رابہ ہوندا فوج دو پاسے تکلڑی
 پین ہزارا اڈار تیراں دے جیوں تلیر وچہ مکڑی
 برچھے وانگ سیارے سلے اوہ آبہوسی تختے
 تیراں وچہ سنے بھجن لاوَن کو کے سختے
 ختم انداز شاہزادہ مارے چھم چھم تیر خدنگی
 رتو نیر کیتا سبھ رتا کوہ کوہ سٹے زنگی

کوہ کوہ جیڈا بدن زور آور کوہ کوہ لائے تو دے
 جسے جامے بیڑے سارے ہوئے خون آلودے
 والوں ترکھے سر سانگاں دے والو وال نکھیرن
 ہک تھیں دو چند محمد بندو بندا کھیرن
 لوہو دے ترمائے نیزے پی پی رت نہ رجدے
 کالے رچھ اڑاون نالے شیر لوہے بھی گجدے
 کیتا جنگ ننگ شہزادے تنگ پئے سبھ زنگی
 تنک کے کارن آپ پکارن واہ شہزادہ جنگی
 آن گڈا وڈ ہوئی لڑائی ہتھ رڑیں آڈھکے !
 سیف شہزادے دی کنی زنگی گاجر وانگر ٹکے
 ساجے ہوکے آنہ سکدے سیف ملوک اگے
 ڈھواں ترے بنایاں انہاں داء کیویں مت لگے
 شہزادے دا بکو ٹلا انہاں دے ترے بیڑے
 اس ٹلے نوں ہتھ پاء لیونے کر کے زور زیادہ
 سیف ملوک چلایاں سیفاں بہت کیتے پڑہتھے
 بھیڑ پئی ہتھ رہیا نہ کھلا جڑے متھے سنگ متھے
 جے میدان لڑائی پیندی حملہ تھکدے زنگی
 ہک ہک ہلے وچہ شاہزادہ سیکریاں نوں رنگی
 پانی وچہ نہ بھجن ہووے زور نہ کوئی چلد !
 جیہڑا پنچے اندر آوے شیراں وانگر دلدا
 زنگی مار گوائے جانوں چوہاں اوپر چالی
 شیں پھیش کنی تروڑے کیتے ہنے خالی

شاہزادے دے لشکر وچوں اٹھ بندے نقصانے
باقی دے رب ثابت رکھے اپنی وچہ امانے



مقولہ شاعر

رہیا شاہزادے ہائے میدان نہ لدہا
سبھ ہتھیار نہ مارے رج کے زور نہ پھبیا ادھا
اوس طرح افسوس اسانوں ہوندا وقت ودھیرا
سیف زبان تے تیز قلم دا کر دے گھاڑ گھنیرا
قصہ بہت لمیرا نالے ہور لڑائیاں اگے
بہتی عمر نہ گذری نالے سار زور نہ لگے
تج زبان رہن ترہائیاں رج نہیں رت پیون
بہت شراب پیون اوڑک ماندے تھیون
کدھر رہیا گل محمد کس پاسے اٹھ وگوں
زنگی تے شاہزادے والی کیونکر ہوئی اگوں
پکڑ لیا شاہزادہ اوہناں نالے اس دے سنگی
ایہہ بھکھے ترہائے تھوڑے بہتے آہے زنگی
ٹٹا چھک لیا کر زور اچاٹا پو وچہ لایا
یاراں سنے شاہزادے تائیں شاہے کول پہنچیا
سیف ملوک شہزادے ڈٹھا جاں زنگی شاہ کالا
اول ڈریا تے پھر کہندا واہ سرجن والا
پاک خداوند ماکاں والا ملکوتاں دا سائیں
قدرت اس دی بھدی ناہیں سارے عالم تائیں
ایسی ایسی شکل بناوے ویکھدیاں ڈر گدا ،
قد بے وزن وڈا رکھ جیونکر ہوندا لوٹھا اگ دا
گندی مرہم اٹھاں دی وانگر گندے تے رنگ کالے

وال لمیں بھروٹے مچھاں دھڑی بغل والے
 سبھ والاں چن گندھیں پایاں کنہیاں والے مندے
 گندیاں مچھاں گندیاں بغل سارے ہسین گندے
 کالے کاں پہاڑی وانگر بولن بول اولے
 چٹے دند دن جیوں تارے چڑھن توے دے تھلے
 جاں زنگیاں دے شاہے ڈٹھا سیف ملوک شہزادہ
 ہس ہس کچھاں مارن لگا ہویا خوش زیادہ
 کہندا ماس انہاں دا چاہے جلد کباب بنایا
 آدمیاں دا گوشت سانوں مدت پا ہتھ آیا
 اس گوشت دی سدھر آہی گزری مدت الونی
 اج نصیباں یاری کیتی کریے باہر سلونی !
 جنہاں پکڑ لیاندے آہے اٹھے دے دوہائی !
 شاہا ایہ نہ مارن جوگا وڈا جوان عطائی !
 چالی زنگی ہکے مار گوائے کھلیاں
 ایسا شیر جوان گنواویں کون کہے گا بھلیاں
 حکمت پاک خداوند والی آپے رکھن والا !
 منہ بگھیاڑاں دے وچہ دے کے پھیر رکھے بزغالہ
 بازاں دے ہتھ دے کبوتر آپے پھیر چھڑاندہ
 یونس پیٹ مچھی دے وچوں ثابت رکھ موڑ اندا
 اگے قہر طوفاناں وچوں جس بچا لیا ندا
 اوہو رکھن والا اتھے مہر زنگی دل پاندہ
 اس زنگیاں دے بادشہے دل پائی رب محبت

رکھ لیوس شہزادے تائیں نال طلب محبت
 دشمن دے دل پئی محبت کردا غور دلاسا !
 خدمت گار کیتا شاہزادہ ویکھ عشق دا پاسا
 کہندا تیر کمان اساڈے چاء رکھی ایہ بندا
 شاہزادہ پھر نوکر ہویا تیری کمانے سندا
 یار شہزادے دے سبھ ونڈے کجھ کسے کجھ کسے
 دس رنگیاں دے بادشاہ دی دھی دے آئے حصے
 جو لڑکی دے حصے آئے اس تے حاضر کیتے
 کر کے ادب سلام شہانہ بیٹھے ہو چو پیتے
 شاہزادی اوہ بندے تک کے اپنے کول بلائے
 حال حقیقت پچھن لگی کون تسیں کیوں آئے
 جو انہاں پر گزری آہی دی کھول کہانی !
 روپ انوپ شہزادے والا نالے عقل جوانی
 سیف ملوک آہا جس رنگ دا تیتا آکھ سنایا
 زنگی دی شاہزادی تائیں عشق مواتا لایا
 عشق نہیں ہک ویکھن اتے سنیاں بھی اٹھ لگدا
 منتر روٹی والے وانگن چھرا کیجے وگ دا !
 زنگی دی شاہزادی تائیں لگا عشق نزوآ
 بیج اتے سی پیچ کریدی پیا دے وچہ چوا
 رات دناں آرام نہ اس نوں رہندی تلو پسلیے
 سیف ملوک پیو تھیں گھناں پئی وچارے حیلے
 آدم بھیج پیونوں کہندی من میرا ایہ بھاناں بے آرام

ہک ایہ نفر مینوں بخشو دان لکھاندا جاناں
 بیٹی دی تک خواہش بھاری کہندا بابل زنگی
 اس بندے بنی بیٹی میں تھیں چیز نہیں کوئی منگی
 ہن ایہ اس نوں دنیا بہترناں کجھ عذر بہانہ
 سیف ملوک کیتا اس شاہے بیٹی ول روانہ
 جا پہتا تاں زنگن بی بی ڈٹھا خوب شہزادہ
 چنگیاری تھیں بھانبر بلیا ہویا عشق زیادہ
 بسم اللہ بسم اللہ کر کے اوپر تخت بہایا
 آپوں بھی چڑھ بیٹھی کولے چن نوں گریہوں لایا
 لاڈ کریدی ڈھک ڈھک بہندی کہندی ہے دلجانی
 بن بن دے میرے جیہی ڈٹھیا کوئی زانی !
 توں شہدا پردیسی بندہ ایہ نعمت مدھ کتھوں
 اینویں پھر پھر مویوں کو تھاویں طالع جاگے ایتھوں
 توں چندر میں زہرہ وانگر دوہاں نویں جوانی
 ساعت نیک پھری ہن تیری ہوئی اج قرانی
 توں گلبن میں چنے ڈالی میں موتی توں ہیرا
 توں الوان سرخ میں نینوں میں سالو توں چیرا
 جوڑی اج خداوند جوڑی توں رلجہ میں رانی
 میں بن اگے مدھ اکلیاں کیوں کر عمر وہانی
 سیف ملوک ڈٹھا اس ولوں کی کجھ نظری آیا
 منہ توے دے تھلے وانگر اس تھیں رنگ سوایا
 کاٹھی ساہنک دا جیوں گردا ہوندا سڑ کے کولا

پرا وہ بھی کچھ پکا ہوندا منہ اس دا سی پولا
 ہاتھی وانگن آکھیں گھٹیاں ریتاں سن رت چھائی
 گلہاں آچھر آچھر ہوياں جیوں ساون دی چائی
 ہاتھی وانگن نک موہیں تے ڈڈو جتنا چیرا
 دند بھی ہاتھی ہاردا سالاں سخن دوجا ہے بھیڑا
 واں گلہاں تے متھے کنیں سوئیاں وانگر دسدے
 ہوٹھ موٹے تے پلپل کر دے ایہ پھسدے کے پھسدے
 کراں دھیان بیان نہ بہتا مت طبع ہو کھو ہری
 گندی بو ہوا ہڑ نکل دی جیوں دوزخ دی موری
 بلے وانگر کن کھلوتے ٹھوڑی وانگر چوہے
 ناساں دے سوراخ ورگ سن دو بابل دے کھوہے
 گردن ڈھڈوں وانگ آواز ابولے سو جن ناڑیں
 سیسے وانگ دیہی پر کندے چھپن نہیں اچھاڑیں
 کوچاں دی کی گل سناویں کپے جیوں ڈبگردے
 یا ادھ پھوک شناہیاں خیرکاں ہلدے ٹھل ٹھل کر دے
 کالی کھنجاں والی نالی جیوں کر کھیرا بگدا !
 بغل دی بدبوئی کولوں ناپو گھاہ نہ اگدا
 پیرے چیرے پیر اینویں جیوں تھم دو خدی کرسی
 ٹنگاں تھم دوزخ دے کالے ڈھد ودھیا کی ٹری
 کالے رنگ تے رتی سرخ دھڑی جیوں رت خوکاں
 گل وچہ زلفاں بوہ مچائی جیوں پیازے بھوکاں
 منبر تے کا فوری منکے جو گل پاون ناریں !

موتی گلیاں سچیاں نالے پاؤں بوندیں ہاریں
 انہاں شمس دے بدلے اس نے کی کجھ ہار بنایا
 عنبر تے کافورے بدلے ہنگ دا منگا پایا
 موتی بدلے گندھے چٹے سلے چاء پیازی
 کلیاں بدلے تھوڑے کلیاں دم دم سی بو تازی
 ویکھدیاں جیو کچا ہوندا ڈاکر ڈاکر مریئے
 جو چاہے سوچا بناوے رب ڈا ہڈے تھیں ڈریے
 ہور اگے تعریف زنگن دی لازم نہیں سناون
 ڈر اگدامت عاشق سن کے ناریں تھیں چت چاون
 سیف ملوک کہیا میں اگے ہر مشکل وچہ ول ساں
 تینوں ویکھ پیا دل سوڑا ہائے ہن کتول چلساں
 جس ویلے کوئی دن لگے تیرے جہیاں بلائیں
 بادشاہی دی دولت دے کے کہنے رکھ چھپائیں
 کر کر رہی ننگار بتیرے سیف ملوک نہ تکتا
 منہ موڑے تے آھیں میٹے بہت جدوں پھر اکدا
 نالے گل شاہزادے والی بہت بری اس لگی
 نا امید ہوئی نہیں مندا پیٹ چھری اس لگی
 زنگن غصے ہو فرمایا لہنہاں نوں لے جاو
 ہر ویلے ایہ رہن نہ ولے چکی خوب پیہاؤ !
 زنگیاں پکڑ لیے اوہ بندے چا جگوائیاں چکیاں
 نازک ہتھ امیر شہزادے مینہن جواراں مکیاں
 پیہہ پیہہ چکیاں باباں تھکیاں پر پراٹھے چھالے

قہر تر دلاں دے منہ آئے راج کماون والے
 رتو نال ہون ہتھ رتے چھالے بھر بھر پھسدے
 کس کس نال کیتی گھٹ اس نے عشق اتھا گھٹ جس دے
 جاں اوہ بہت ہوئے درماندے رنگی تک تک ہسدے
 سبھناں تہر ہتھاں وچہ دتے لکڑیاں کم وسدے
 پھڑکے بتر گئے وچہ جو ہے ناں کجھ عذر بہانے
 چیرن لکڑیاں دن سارا کھڑن بر جی خانے
 رات پئے تاں چکی جگن مر مر پھیندے دانے
 ایسے طرح عذاباں اندر چالی روز وہانے
 سیف ملوک شہزادہ اک دن یاراں نوں فرماندا
 یار دے سو برس اینویں تہیں کریئے کم انہاں دا
 پھر بھی نہیں خلاصی کر دے آؤنس کھلویئے
 دھرتی تے نہیں نسن دیندے دریا اندر پویئے
 ایہ صلاح پسند تماں کیتی نال ارادے
 کہندے آفرین ہزاراں عقل تیری شاہزادے
 شاہزادے ہک یاراں وچوں پاس رنگن دے گھلیا
 جو کجھ مکر فریب پڑھلایا دین سینہا چلیا
 جا کہندا اس رنگن تائیں میں گھلیا شاہزادے
 کہیوس کرو ظہیر نہ سانوں اوکھے ہوئے زیادے
 جو کجھ خواہش تیری ہوئی سو یو میں بھی بنساں
 فرق نہ کرساں حکم تیرے وچہ تابع تیری بنساں
 تیر بتر تلوار کماں دیہہ ہتھیار اسانوں

دس دن ہور گزار ملاں گے طلب شکار اسمانوں
 سن کے ایہ سنہار زنگن بہت ہوئی خوشحالی
 بھیج دتے ہتھیار انہاندے ہور گھلی کجھ ڈالی
 دس پہاروں باراں سنگیں کوہ کے خوب پکائے
 پنج دریائی مچھ وڈیرے اوہ بھی چا تلائے
 بھیجی ایہ مہمانی کر کے سیف ملوکے تائیں
 دساں دناں نوں مانا کیتا بیٹھی چائیں چائیں
 سیف ملوک شکار بہانے چھڈ گیا اس تھادیں
 ٹلا محکم نہہ کر یہیں ٹھل پیا دریاویں
 یاراں سنے سوار ٹلے اتے ہو ٹریا شاہزادہ !
 قیدوں رب خلاصی بخشی کر دے شکر زیادہ
 ترے دھاڑے ٹلے اتے رہڑ دے گئے شتابی
 چوتھے روز ڈرھی پھرا گوں ہور قضا وہابی
 آئی باہجہ نہ مردا کوئی جے ڈگے اسمانوں
 توڑے وچہ سمندر ڈوبے خوف نہیں کجھ جانوں
 آئی دے دن بچدا ناپیں جے سو پائے پہرے
 لکھ دوا ہک لکھ نہ لگدی ہتھوں بندے موہرے
 چوتھے روز پکھیرو کوئی اڈوا اڈوا آیا !
 قد اوہد کی آکھ سنداں انت نہ جاندا پایا
 پنجہ مار اس پنکھی ٹلا چاہو اوچہ کھڑیا
 یار رہے سبھ ٹلے اتے شاہزادہ مڑ چڑھیا
 پانی وچہ ہوائیوں گڑیا اچی جائیوں آیا

ڈب گیا دریا دے تھلے رکھیں بار خدایا
 غوطے کھاندا مر مر جاندا پڑھدا نام الہی !
 ہمت کردا باہیں تر دا تارو مرد سپاہی
 زور آوری شہزادے والی گنتر وچہ نہ آوے
 رب دی پائی بھلے بھلیرے کون شمار لیاوے
 راکھا عشق آہا وچہ دیہی نہیں تاں کیکر بچدا
 رچدا عشق جتھے پھر اوتھے قاتل موہرا بچدا
 یمن عشق دا ہر کوئی جانے گل نہیں ایہ گہی
 کسی پیر حرپے وچہ دھریا چرا گے دے بھگی
 روڈا وڈھ ندی وچہ سٹیا تاں بھی ناہا مویا
 آ محبوباں دے دروازے پھیر سواہی ہويا
 شاہ شمس دی کھل لہائی اڈی چوٹی تائیں
 زندے رہے نہ موئے کتنے گن سنائیں
 جے بک واری مر کے جیوے پھر انہاں کی مرناں
 دنیا اتوں جس دن بھاوے اس دن پڑدہ کرناں
 بعضے عاشق ہن تک زندے دنیا اتے وسدے
 خاصاں تائیں ظاہر دسدے علماں بھید نہ دسدے
 رانجھے ہیر سیالے والی ایہو گل سنیدی
 چپ محمد بات اجیہی ناہیں بہت پنیدی
 مخفی سر خداوند والے آپ نہ پڑدہ جاندا !
 بنے لا شاہزادے تائیں اوہ ہے رھڑ دا جاندا
 پانی اندر تردی رھڑ دی لکڑ اک ہتھ آئی

ہوا سوار لکڑ پر بیٹھا نہیں وچہ رہنر دا جانی
 دس دن تے دس راتیں رھڑیا پھیر لگا جاوندے
 دندے تے کوہ قاف وڈیرا وانگ اسماں بلندے
 ناں کوئی پتن نہ کوئی پیہڑا کدھے پیر نہ لگدا !
 اس پر دندا سر تلویا پیٹھ سمندر روگدا !
 میوے دا درخت دندے تے نال پھلاں دے گندے
 شاخاں پیچ زلف دے وانگر پھل محبوباں بندے
 ڈالی بواہاں پنچے وانگر پت ندی پر ڈالے
 ہتھی دے شاہزادے تائیں اوپر کچھن والے
 شاہزادے نے ہمت کر کے ڈالاں نوں چا پھڑیا
 لکڑ اوتھے خوب پھسانی آپ رکھے تے چڑھیا
 دو دن تے دو راتیں اوتھے بھکھاتے ترہیا
 رکھے اتے چھپیا رہیا کر پتاں دا سلیا
 ترتجے روز دوپہراں ویلے اژدہا اک آیا
 کوہ قافے توں لہہ کے اس نے آن ندی منہلایا
 شاہزادہ اس ڈٹھا نا ہیں ندیوں پانی پیتا !
 پھیر پہاڑی دل منہ کر کے ٹریا پرت چو پیتا
 اژدہا کند دتا جاندا اس دلوں منہ پھیری
 شاہ توکل رب دی کر کے کیلتی چاء دلیری
 پوچھل اس دی نوں ہتھ پایا محکم کر کے پھڑیا
 ایس سب پہاڑے اتے صحیح سلامت چڑھیا
 جدوں پہاڑ اتے چڑھ رہیا دنب اس دا چھڈ دتا

چھپ گیا شاہ رکھاں اندر سہ گیا کندوتا
 میوے کچے سن اس جانی خوب ابخیر کھجوراں
 کھادے جیکھ خواہش آہی بیٹھا وانگ صبراں
 پانی بھنی جو پوشاکی اوتھے بیٹھ سو کائی !
 گھڑی آرام کیتا اس جانی اکھ ذرا ہک لائی
 جاگ پیاتاں یاد پیو سے ماپے صاعد بھائی
 نالے ہور آشنا پیارے تجن یار وفائی
 اس سوون دے بدلے آھیں بنجوں بھر بھر رویا
 کرے تیاری مار کٹاری مرئے بہتر مویا
 پھیر کہے ایہ مڑناں مند آپوں کپن گانا
 موت حرام شریعت اندر اگلے جگ دا گھانا
 پھیر صبر کر ٹریا ایتھوں دم دم رب چنارے
 اوس جنگل وچہ ٹردے ٹردے اٹھے پیر گزارے
 دوہے روز ہویا دن روشن ساری جویہ سہائی
 موت حرام شریعت اندر اگلے جگ دا گھانا
 میوے وار درخت عجائب ہر ہر پاسے کچے
 اک تھیں اک رسیا وسدا جس جس طرفے تھے
 شاخاں توڑ بناوے خرچی کجھ بدھے وچہ لیڑے
 کی تھکدا اک پاسوں آئے وڈے وڈے کیڑے
 کجھ کجھ وڈے کتے جیڈے کجھ مثل بگیاڑے
 شاہزادے نوں کھاوون دھائے چڑھیاںس پہاڑے
 اوے وقت اک پنکھی آیا وڈا قد شماروں

کیڑے چن کھاوے اس سارے خالی پیٹ انباروں
 جاں اوہ اڈن اتے ہویا شاہزادے کر ہمت
 پکڑے پیر اوہدے بہوں تکرے اڈیا اوہ لا قوت
 شاہزادے دا بھار اس پنکھی لکھے جیڈ نہ جاتا
 اڈ ہوائے اندر جاندا چھڈ زمیں دا حاطا
 کئی پہاڑاں اتوں لنگھیا کئی ناپو دریا واں
 اک جنگل وچہ آیا اگوں وڈا درخت اچاواں
 بیٹھ اوہدے جا بیٹھا پنکھی پیر شاہزادے چھڈے
 جھڈیاں سار گیا چھپ اوتھے جھنگڑ آہے وڈے
 اس پنکھی دا نام کتابیں کوہ پیکر کر کہندے
 اوتھے سن دو بچے اس دے رکھے اتے بہندے
 جاں پنکھی چڑھ رکھ تے بیٹھا شاہزادہ کی تکدا
 باشک ناگ کوہ قافوں ڈھلیا آیا داؤ پھکدا
 کوہ پیکر دے رکھے اتے باشک ناگ آ چڑھیا
 پنکھی کوہ پیکر بھی اگوں تکرے ہو کے لڑیا
 کیتا جنگ ننگ دوہاں نے مارے چنگ پکھیروں
 سب کل انگیار موہیں تھیں مارے ہو چوہیروں
 پنکھی چھڑیاں مارے چھڑیاں اس بھی جوہیں چھڑیاں
 چیخ چلائے منج چوائے بنج بنج جانی پڑیاں
 ناگ نہ جاوے بھاگ زور آور لاگ زہر دے ولوں
 مارے ڈنگ فرنگ کمائے تنگ کرے اس گلوں
 لگی لڑائی ناگ اڑائے ہووے چڑھائی دم دم

جہلن پھٹاں کر دے چھٹاں مارن سٹاں جم جم
 کڑ کڑ کر کے پر پڑ بھن دے کوہ پیکر جد ودا
 پھڑ پھڑ بھڑ کے اک موہیں تھیں ناگ جدوں پھرو جدا
 اوڑک ڈنگ چلایا نانگ ماریا کوہ پیکر
 دشمن دا دم پو پھر لوڑے بچے جو ہے پیکر
 جھنگی جھلاں جاڑاں پھردا ناگ غصے نے چایا
 آکھے تخم گواواں اس دا جس ایہ جنگ مچایا
 ویری تے ہتھ پیندا جس دا ایہو جیہی کریندا
 بچا کچا جان نہ چھڈ دا چن چن مول مریندا
 چوہاں دناں دی حرصے اتے ستم دوئے تے کرناں
 جھوٹا دایا کی محمد اوس نہ ہوسی مرناں !
 شہزادے دے پاسے آیا ناگ جدوں کر پھیرا
 نس گیا اوہ چھپا چھپا او تہوں پندھ گھنیرا !
 چھپیا ہویا ویکھے دوروں ناگ جدھر منہ کردا
 بوٹی گھام سٹرن رکھ او تہوں ایڈا جوش زہر دا
 سٹر بھجی اوہ جوہ تمنای جس جس پاسے بھویاں
 باشک ناگ ایہ کارج کر کے پھر چچا ہاں رویاں
 سیف ملوک اس جوہے اندر سر دھڑ بہتے ڈٹھے
 کئی پچھاتے اپنے پچھلے یار پیارے مٹھے
 سر دھڑ یاراں والے تک کے رتو بھر بھر رویا !
 سر منہ پونجھے تے گل لائے او تہوں رخصت ہویا
 بک لگا غم یاراں والا دوجا بھکھا تہا !

اوس کوہ قافوں لہنا اوکھا کم ہویا بے وسہ
 جس خیر دی سخت چڑھائی اس تھیں بری لہائی
 لہن نہ ہوندا اوکھے ہو کے چڑھ جائیے جس جائی
 پنکھی نے چک آندا آہا شاہزادہ اس جائی
 پیریں ٹرکے لہناں آیا بڑی مصیبت پانی
 مڑ مڑ رووے یاراں تائیں ڈا ہڈے درد ابلوں
 پتھر بھی گل ہوندا پانی شاہزادے دے حالوں
 کہندا ہائے ہائے یار پیارے درد ونداون والے
 پایاں گھر لڈکے آہے خوشیاں کر کر پالے
 کوئی امیر کوئی شاہزادے کجھ وزیراں جائے
 میرے چچے گھر درماپے دیس وطن چھڈ آئے
 ہکدم میں تھیں جدا نہ ہوندے سے سختی سر سہندے
 جے میرا سر تا ہووے کھلے سرے تے رہندے
 سمجھو اہد کے ہو ہو جانڈے کھانوں پیوں رہندے
 مریئے اسیں شاہزادہ جیوے نال پیارے کہندے
 اوہو گل برابر ہوئی ایہہ گئے میں رہیا
 ایہہ افسوس انہاندا مینوں کدے نہ ہوسی بہیا
 خدمت میری کر دے آہے نال محبت خاصی
 ہائے ہائے ربا کتھوں ملسن ایسے یار اخلاصی
 میں کم بخت نہ ہویا آپوں جس ایہہ بھانڑ بالے
 کاہنوں نال لیاندے آہے کتنے جھگے گالے
 بک روہڑے دریاواں اندر کھلڈے کجھ بلائیں

کجھ لڑائیاں اندر مارے میریاں من رضا میں
 ایہہ شہدے آموئے استھے کوہ قافاں دی چوٹی
 گور جنازہ کفن نہ ہویا ناں چلیہ روٹی
 ماپے گھرا وڈیکاں ہوسن سبھ ہوسن دن گندے
 درد فراقوں ہنجوں موتی ٹوپے بھر بھر مندے
 بک ہکلا رہیا نماں مارے یار پیارے
 کون کرے اپرالے صرنے کون ونڈے دکھ بھارے
 خبر نہیں کس جانی میں بھی دانگ انہاندے مرساں
 کی جاناں دیدار بھن دا کرساں یا ناں کرساں
 ایہ سب یار پیارے کیتے سر صدقہ دلبر دا !
 اپنی جان تلی پر رکھی اوہ بھی حاضر کردا
 یاراں کولوں ودیج ہویا یارا گوں رب میلی
 تساں اساں ہن آخر میلا سبھناں اللہ بلی
 بہت مصیبت سہہ کے لتھا اس کوہ قاف برے توں
 اگوں سخت اجاڑیں آیا کس پہرے تے ریتوں
 میوے کھاندا پانی پیندا کردا یاد الہی
 ناں کوئی شہر گراں نہ آدم نال ملدا کوئی راہی
 ہور درندے اتے چرندے ملدے ودھ حسابوں
 سیف ملوک نہ رتی ڈردا مست پریم شرابوں
 گورے پیو شراب برانڈی توپوں مول نہ ڈردے
 جنھاں شوق صراحی پیتے بھوکس تھیں اوہ کر دے
 ہتھوں ڈرن شانہزادے کولوں آدم شیر بلائیں

جہاں اقبال اوہدے دی تاہی ہائیں مائیں
 عاشق عالم مرد زور آور نالے سی شہزادہ
 خوش آوازے برق اندازے نالے حسن زیادہ
 نیا جوان شجاعت بھریا ہتھ سخاوت والا
 دآشمند پوشا کے ولوں دسدا مردا جالا !
 اینہاں صفتاں وچوں جیکر ہک کسے وچہ ہووے
 اس تے بھی کوئی پے نہ سکدا دل کرجدوں کھلووے
 ہک ہک صفتاں اینہاں تھیں آہی خاصے سائے والی
 جس وچہ ایہ تمامی ہوون اس دا سایہ عالی !
 عاشق اگے تابع ہوون جیو جنتز صحرائیں
 توڑے کر اکھیاں رکھے بکریاں شینہ لگائیں
 مجنوں کول پہاڑے اتے ہر دم بیٹھے ستے
 شینہ بگہیاڑ برڈے گدڑ رہندے آہے کتے
 جس نوں آکھے آون دیون کول اوہدے بہ جاوے
 درووں موڑ ہٹاون پچھے جیہڑا اوس نہ بھاوے
 تاہیں سیف ملو کے تائیں آفت کوئی نہ مارے
 سرنیواں کر چلن اگوں جس ول نظر گزارے
 اس جنگل وچہ ٹردے کتنے روز لنگہائے
 ہک دن فجرے شہر چبارے درووں نظری آئے
 نالے شکر بجالیاوے نالے سی بھو کھاندا !
 خبر نہیں کی لکھیا ملسی ہوگ ایہ شہر کہناں دا
 تردا تردا نیڑے آیا پھتا دروازے !

ڈٹھا شہرو ڈابے حدا باغ چو فیری تازے
ہر ہر جالی نہراں وگن پھلے پھل ہزاراں
ڈاہل اوڑا زمیں پر آندے میوے سب اناراں
خوب طرحاں دی رونق بانیں زینت زیب تمامی
چوک اراک بنے وچہ عمدے خاصے حجرے عامی
سبھنیں گلے باغ چنگیرے آڈم وچہ نہ کوئی
فکر پیا جو سجدی آہی شایت اوہو ہوئی !
آدم باہجوں دھرت نہ سو بھے زیب زمیں دا ایہا
جس باغے وچہ جنس نہ دے اوتھے بہناں کیہا !
شاہزادہ لنگھ گیا اگیرے باغاں وچہ نہ اڑیا
شہرے دے دروازے پھتا لوڑے اندر وڑیا

رفتن شہزادہ در شہر زناں و عاشق شدن زناں و رفتن شہزادہ

از انجا بوادی سہمناک

کی تکرار دروازے اتے بیٹھے چالی بندے
زینت زیور لگی سہناں سونے موتی سندے
سیف ملوکے بندے تک کے ہوئی ذرہ تسلی
کہے سلام علیک انہاں نوں نال عبارت بھلی
کہیا علیک سلام انہاں نے مٹھیاں نال زباناں
سن آواز شہزادے جاتا ہے آواز زناں
مرد نہیں کوئی وچہ انہاندے ہین ایہہ سبھو ناریں
مت کوئی مکر فریب نہ ہووے ربا خیر گزاریں
وکیہ جوان رنگیلا سندرا اونہاں بھی دل چڑھیا
شاہزادے تھیں پچھن لگیاں کون کوئی توں اٹیا
آدم ہیں یا جاناں وچوں یا کوئی نور فرشتہ
بہت پسند اسانوں آیا تیرا شکل سرشتہ
سیف ملوک کہیا میں بندا نسل آدم دے وچوں
شہر مصر دا میں شاہزادہ پشت عالم دی وچوں
ہک مصیبت میں پرورتی پیا قضیہ بھارا
جنگل تے کوہ قاف سمندر اس تھیں پھراں پیچارا
سن کے گل شہزادے والی ہوئی انہاں نوں شادی
سیف ملوکے نوں لے گیا کول اپنی شہزادی
سیف ملوک جدوں جا پہتا ڈٹھوس تحت شہانہ
موتی لٹاں نال جڑاؤ عجب صفاسب خانہ

خدمت گار چو طرفیں ناریں ہر اک پھل گلابی
 تحت اتے شہزادی بیٹھی چہرہ وانگ متابی
 جوڑا بروطاق بہشتی یاد و سخت کماناں
 پینیاں جیوں تیر خدگی گھائل کرن جواناں
 ظالم نین کٹاراں وانگر وچہ کچلے دی دھاری
 ویکھن والے نوں کر غمزدہ سانگ کلیجے ماری
 سوہناں قد سہیلی دیہی نازک شاخ چمیلی
 چنن بدن گے وچ بشیر زلفاں عطر پھیلی
 زیور زیب شہانہ لگا کون شمار سناوے
 جتول منہ کرے جھلکاروں کنب کلیجہ جاوے
 شوکت شان ڈٹھا شاہزادے ہویا ترت سلامی
 اوہ بھی اٹھ کھلوتی تختوں کر تعظیم تمامی
 بی بی دا دل ویکھدیاں ہی ہو گیا بے وسای
 اٹھ ملی گلی لگ شاہزادے جیوں شربت نوں تسای
 تختے اوپر چاٹر بہایا آپوں بیٹھی جڑ کے
 شاہزادے نوں ویکھ نہ رجدی نظر کرے مڑ مڑ کے
 خدمتگاراں نوں فرمایوس جلد لعام لیاؤ
 اس مہمان پیارے تائیں میرے نال کھلاؤ

حاضر آن ہوئے اس ویلے کھانے بادشہانے
 کلیے تے پالو دے سچے ہور پلاء زردانے
 مغز بادام منقی پستہ میوے ہور بھلیرے

خوب اچار مرے مٹھے کھانے چنگ چنگیرے
 کھانے کھا ہوئے جد فارغ آیا جیو ٹکانے
 شاہزادے تھیں پچھدی بی بی کر خن من بھانے
 دسیں توں شہزادہ کوئی ہو سیں بھی شاہزادہ
 سچ سناس پاسیوں آئیوں کدھر جان ارادہ
 سیف ملوک کہیا سن بی بی سوتی شاہ زناں دی
 غلط کہیا میں شاہ زناں دی حاکم ملک مناں دی
 شاہ حاکم سلطان وڈیرا مصر شہر دا والی !
 میں ہاں بیٹا اس دا بی بی گل دساں سچ والی
 حال حقیقت جتنی آہی ساری کتھا سنائی
 آس ملن دی جھاگ قصبے آپہنا اس جائی
 سن کے گل کہانی ساری بی بی نے دل لائی
 شاہزادے دی خاطر کارن مجلس خوب سہائی
 ہر ہر جائے عود دھکائے بوء گئی وچہ کوہاں
 بھر پیالے مدھ پیالے بکس دوائے نوں دوہاں
 راگ سہاگ بی بی من بھاندے کڑیاں سوہلے گاؤں
 چنگی تاڑی ماہنگا پوندا ساز آواز سناؤں
 عین شہانہ چین مچایا خوشیں رین گزاری !
 بی بی شاہزادے سنگ کیتی الفت بے شماری
 بہت محبت تے دلداری جاں کیتی اس بی بی !
 سیف ملوک ہویا دل کھلا ڈا ہڈا سفر غریبی
 بی بی کولوں پچھن لگا نال زبان کراری !

کی کجھ نام اس دیس ملک دا کس دی ہے سرداری
 بی بی کہیا سن شہزادے تیری جان سلامت
 حسن اقبال چڑھاوے ہووی تیکر روز قیامت
 نام ملک دا شہر زناں دا وٹن اس وچہ ناریں
 میری ہے سرداری اتھے دھرونی شہر بازاریں
 سیف ملوک کہیا ایہ نگری دیس ملک بھواری
 سیر کرن دی خواہش مینوں نکاں پھر کے ساری
 جو جو ایس زمین وچہ ہووے سر عجائب کائی
 جاواں تک افسوس نہ لگے جاں کوئی گل سنائی
 بی بی ترت منگائے گھوڑے خاص سواری والے
 چوکرٹیاں تھیں رجن ناہیں وانگوں ہرن غزالے
 پوئے وچہ نہ پہنچن دیدنے داء پرے دی تائیں
 پیراں نال نہ لگن دیندے دھوڑ کھری دے تائیں
 بی بی تے شاہزادہ دوے ہوئے سوار شتابی
 خدمتگاراں نہہ قطاروں کنجے پھڑی رکابی
 شہر بازار جاء مکاناں ہر کوچہ ہر بل وچہ
 شاہزادے نوں پھیرے بی بی باغ بہار جنگل وچہ
 جت دل نظر کرے شاہزادہ دسن سندر کڑیاں
 ہر جھاکے ہر محل چوبارے واہ شکلاں دل پڑیاں
 ہر غرنے وچہ طرفے تکتا ہر ہر قدم صنم نوں
 ہر کوچے سے سوچے سوہنے تم کرن جو غم نوں
 ہر ہٹی ہر وہڑے اندر ہر ہر گلی بنیرے

حوراں جیسی صورت ناریں تکیاں شاہ چوہیرے
 ناریں کھٹن ناریں کھاؤں ناریں سبھ کم چائے
 اوہو خریدن اوہو وچکن خوب بازار سوہائے
 ہک گڈھیاں ہک وڈیاں ناریں کہناں خوب جوانی
 بیک بیکاں دی صورت وافر تارے جیوں آسمانی
 ہر ہک عجب جمال شہزادہ تگدا جاوے کھلا
 ثابت عشق پری دا آہا یار ولوں نہیں بھلا
 جس دل اندر عشق سماں اوس نہیں پھر جاناں
 توڑے سوہنے ملن ہزارا نا ہیں یار واناں
 غزنی دے سلطان ہزاراں سوہنے آہے گولے
 وال آیا زعفر دے اتوں سبھناں تائیں گھولے
 چنوں روپ زیادہ دیہ تے ویکھ چکور نہ پھردا !
 بھانبر بلدے ویکھ پتنگا دیوا چھوڑ نہ کردا !
 لیاں نالوں گوریاں کڑیاں مجنوں نوں دس چکے
 اس تے جان کرے قربانی لہناں دل نہ تھکے
 بوہا پتھر مقناطیسے اٹھ ملد کر دھائی
 موتی ہیرے ویکھ نہ اٹھدا قیمت رنگ صفائی
 پیلا منکا نیڑے کھڑینے کلکھ اس نوں اڈ ملدے
 لعل نال اڈ چمڑن راہ نیارے دل دے
 یار کمینہ جس دل پڑیا چنگا ویکھ نہ بھلدا
 جس دا سبھ تھیں بہتر ہووے سو کیوں درد رلدا
 حرص مجازی شہوت بازی جس اندر وچہ ہوندی

ہر اک صورت اجلی تک کے پئی طبیعت بھوندی
 جس سر سر عشق دا اوتھے شہوت مول نہ دسدی
 جس دل حب بجن دی اس وچہ جب نہیں ہر کسدی
 اک نہ ساڑے لکھ جنہاں تے رحمت بدلی دسدی
 اینویں صدق نہ ہار محمد ویکھ طبیعت ہسدی
 شہوت باز مجاز حرص دے ناز نیاز نہ جان
 راز گولون باز نہ آون ہتھوں باز رنجان
 کامل عشق خدایا بخشیں غیر دلوں مکھ موڑاں
 بکو جاناں بکو تسکاں بکو آکھاں لوڑاں
 آوے مستی جاوے ہستی بھلے شکل پرستی
 پیرا کسیر گتے ہوسوناں ایہہ کٹھیلی جستی
 کدھر رہیا گھاٹ محمد کدھر آئیوں ترے
 قصہ سدھا صاف سنائیں خوب سنبھالا کر کے
 سیف ملو کے شہر ملک دا کیتا سیر بھلیرا
 ڈٹھا بک وچکار شہر دے گنبد بہت اچیرا
 چوٹی اچی چنے توڑی پیر زمیں پر پکے
 رنگ صفائی نظر نہ ٹھیرے سورج مثل چمکے
 شیشے پھل زرد دے تارے انبر جیسا گردا
 اوہ قائم سی دینہاں راتیں انبر ہتھوں پھردا
 جیونکر انبر اتے کردے گردش برج ستارے
 کہن نجومی اس گردش تھیں ظاہر ہون پسارے
 اس وچہ بھی اک آبا یارو گیا سرا اچہا

اوہ بھی آکھ سناں اگے جے دم زندہ رہیا
 اوس گنبد دے اندر آہے بی بی تے شاہزادہ
 سیف ملوک ڈٹھا وچہ چشمہ پانی بہت زیادہ
 ناں ٹھنڈا ناں تا بہتا شیر گرم اوہ پانی !
 چمکن ہارا جیونکر پارا صاف شکل من بھانی
 تھوڑی تھوڑی نظری آوے گرم ہوا ہڑ نکھدی
 ایوں معلوم ہووے جیوں مٹھی بیٹھ ہوندی اگ بلدی
 سیف ملوک بی بی تھیں پچھیا کیسا ہے ایہ پانی
 کی کجھ صفت اہدے وچہ بی بی دیں کھول کہانی
 بی بی کہیا سن شہزادے اتھے مرو نہ ملدا
 جاں ایہ کڑیاں بالغ ہوون مطلب لوڑن دل دا
 شہوت آن کرے جد غلبہ اس چشمے وچہ نہاون
 لذت مرد زنانی والی پانی وچوں پاؤن !
 نالے حملے انہاں نوں ہوون پیدا ہوون دھیاں
 حکم رے دے نال ایہ سنتاں اس پانی وچہ پیاں
 سن کے گل عجائب منہ تھیں شاہزادہ فرمائے
 واہ وہ قادر قدرت والا جس ایہ کھیل بنائے
 فیر شہزادہ بی بی تائیں کہندا کر تاکیداں
 بی بی ایہ دن پاس تہاڈے گذرے وانگن عیداں
 پر جس دے عشق رولایا مینوں کڈھ گھراں تھیں آندا
 لوڑا اس نوں مطلب میرا وقت وہاندا جاندا
 عشق بدیع جمال پری دے دسیاں جائیں سانوں

دیہو پتے نشانی اس دے جے کجھ خبر تسانوں
 باغ ارم کوئی دیس سنیدا اوتھے اس دا ڈیرا
 کدھرے ہووے تساں مت معلم اوہ مکان پھلیرا
 بی بی کہیا سیف ملوکا نام سنے ایہ تیں تھیں
 باغ ارم بدیع جمالوں خبر پچھیں کی میں تھیں
 اس ولایت ساڈی اندر باغ ارم دانانواں
 ندھی وڈی کوئی نہ جانے خبر کتھوں میں پاواں
 نام بدیع جمال پری دا واہ بھی تدھ سنایا
 اگے اتنی عمرے اندر ستے وچہ نہ آیا
 نہیں سنی کوئی صفت انہاں دی نہ کوئی گل کہانی
 اینویں آکھ خلاف شہزادہ دس کدھر میں پانی
 ست دھاڑے رہیا شہزادہ نال بی بی رنگ رتا
 اوہناں عیشاں موجاں اندر پھیر آہا دل تتا
 رو رو عرض کرے رب سائباں میل میرے دلبر نوں
 اس بن عیش نہ بھاوے کوئی کراں قبول سفر توں
 اٹھویں روز منگی پھر رخصت ٹور مینوں ہن رانی
 جتول قدم لکھے میں دیواں چگاں دا نہ پانی
 جاں جاں ساس نہ آس گواواں پاس بجن دے رہساں
 یا ملساں یا مرساں تاہیں ہو نچلا یہساں
 ترساں نیر سمندر ڈرساں جاں جاں توڑی سرساں
 ہمت کرساں مول نہ ہرساں ملنے باہجھ نہ جرساں
 بی بی کہیا سیف ملوکا بہت تکی تدھ سختی

پھر ہن رب خوشی وچہ آندوں کیوں لوڑیں بد بختی
 راج حکم کر بیٹھا اتھے تیرے سبھ سلامی
 میں بھی نوکر ہوساں تیری دعوی پکڑ غلامی
 ہر اک نار اتھے جیوں پریاں چنن جیہی دیہی
 جیہوی چاہسیں حاضر ہوئی پھر ایہ خواہش کہی
 سیف ملوک کہیا سن بی بی مدھ جاتا کی رکھا
 تحت ولایت چھوڑ بدسیں پھراں رناں دا بھکھا
 حوراں پریاں ناریں تک کے یار دلوں نہیں ہشاں
 دوئے جہان لبھن بن یاروں موڑ پچھاہاں سہشاں
 بی بی جاتا سچا پکا عشق ہے دلبردا
 جملے غم صنم دی خاطر عیشاں چت نہ دھردا
 لگی چھک او داسی ہویا مول نہیں اس رہنا
 رخصت کرینے جتول جاندا کاہنوں مڑ مڑ کہنا
 خچر خوب سواری والی کر تیار منگائی
 زینت زین سنہری کر کے بچھی طرح سہائی !
 شیشہ اپنے دیکھن والا شاہزادے نوں دتا
 کہیا جو کوئی ملسی دسیں جائیں چلا کند دتا
 گولی بک جوان سندر تک نال شاہزادے لائی
 ہوا سوار خچر تے ٹریا ، بی بی ٹورن آئی
 کہیا حد اساڈی توڑی خطرہ رکھ نہ کوئی
 جس ویلے ایہ حد تسانوں تم تمامی ہوئی
 شیشہ خچر دے کے اوچھوں موڑیں گولی تائیں

رکھ توکل بک ہکا پھرا گوں توں جائیں



بی بی شاہ زناں

دے کے خرچ روانہ کیتا وس نہیں کجھ چلے
آپ نہ رہندا نال نہ کھڑوا مشکل بنی اولے
غیوں رب ملایا بنا خوشیاں رہیا نہ بناں
چھڈ ٹریا ہن رہندا نا میں لکھ شیرینی مناں
آپے آیا گھر سہایا مینوں رب ملایا
سٹ ٹریا ہن پھٹ اسانوں جاں گھٹ عشق سما
نہ کوئی آس ملن دی مڑ کے کون آئے اس پاسے
چھوڑ گیا نیوں تروڑ پیار کر کے کوڑ دلا سے !
سوہناں مٹھا رج نہ ڈٹھا چٹھا میرا گلایا
لعل پیارا اپن اپارا لا چکارا چلیا !
ٹھگ گیا لاء اک کلیجے وگ تھکی نہیں اڑیا
سکھاں کارن لائی آہی آن دکھاں لڑ پھڑیا
سیف ملوک بندوق لگا کے کوک نہیں سن دا
پھٹ نہ سیندا ظالم تھیندا رت پیندا نہیں پن دا
صبر کراں گی دکھ جراں گی یا مراں گی ہاوے
کجھ نہ کہناں سر پر سہناں جی کجھ رب سہاوے
کرد کلیجے مرد لگائی ظالم درد جدائی
جاں شہزادہ اوہلے ہویا روندی مڑ گھر آئی
ساقی سوہناں مدھ کھری دا دہ پیالہ بھر کے
پیواں تے پھر کھیواں تھیواں مڑ کے جیواں مر کے
ماراں دشمن دیوے تائیں قید کیتا جس سوہناں

اوہ چھٹے تان دہر میلے ہور علاج نہ پوہناں



لعل جواہر قبرے اتے کجھ لگے موتی جڑیا
 گولی نے شاہزادے تائیں اس جانی تک کھڑیا
 اوتھے جا پھر ہوئی سلامی کہندی ہے شاہزادہ
 اتھے توڑی حد اساڈی نا ہیں حکم زیادہ
 ایہ تربت حد ساڈی اندر اگے اس تھیں نا ہیں
 ایٹھوں ہن کر رخصت مینوں جاواں پچھلی راہیں
 سیف ملوک خچر توں اتھا داگ دتی ہتھ گولی
 نالے شیشہ دے کے کہندا نال انہاں دی بولی
 دہیں دعا سلام گھنیرا بی بی تائیں میرا !
 تڈھ میں نال مروت کیتی بھلا کرے رب تیرا
 گولی تائیں رخصت کر کے شاہزادہ اٹھ ٹریا
 اوہ خچرے ٹری پچھاہاں جاں شاہ اوہلے ہریا
 شاہزادے کر لیا لنگوٹا لک بدھا واہ کس کے
 خوب ہتھیار پوشاک سنبھالی وگ پیا پھر رس کے
 جاوے بار شکار کریندا مار لئے ہر انجوں
 آپ کباب شتاب بناوے اگ کڈھے اگ ہنجوں
 پانی چھڑدا مول نہ اڑدا جھڑدا اٹھدا جاندا !
 ستر روز ہوئے پندھ کپدے پنڈنگر نہیں پاندا
 بک دن اک اجاڑ وڈیری آئی بہت مرلیلی
 ناں شکار نہ پانی اوتھے آپ خداوند بلیلی
 مارو تھل سی دے وانگر ریت ہوئی تپ رتی
 رتی گھٹ نہ کر بلاویں وانگ قیامت تتی

تتی واء جھلے وچہ ایسی جیوں ہوا ہڑ نرگ دی
 اڈوا پنکھی امدوں جاوے اک اوہنوں بھی لگدی
 ناں کوئی ٹھنڈی چھان پچھاواں ساڑے دھپ قہر دی
 باجوں جل دے جلدی جلدی جلدی رت جگر دی
 جیا جون اس جوہ جلی وچہ جل بن جان جلا دے
 وتی واس نہ پاس کوہاں تے دیکھ ہراس ستاوے
 گرمی تلخی سبھ زمیں دی اوتھے ہوئی اکٹھی
 جو مہجدا سو بھجدا دہلا جیوں جو اندر بھٹھی
 سیف ملوک اس جو ہے آیا سٹر یادرو غماں دا
 بھکھ پیاسے تولے ماسے کیتا تھکا ماندہ
 آب سوا بیتاب ہويا سی باب شہدے دا مندا
 جل بن جالن مشکل کیڑا ان پانی دا بندہ
 بہت ہويا لاچار شاہزادہ طاقت زور نہ رہیا
 تنگی تلخی ایسی جیسا جان کندن دن ایہا
 کرے ارادہ ایہہ شاہزادہ ماراں پیٹ کٹاری
 اس تلخی دے سخت عذابوں چھٹے جند بچاری
 عقل شاہزادے نوں پھر درجے مت تیری کیوں ماری
 ساس اوڈن تک آس نہ توڑن خاص جنھاں دی یاری
 نفس کہے میں کاہلا ہويا کچرک توڑی جرساں
 لاکھ مصیبت جھاگ نہ ملایا اج ملے بن مرساں
 عقل کہے کیوں کملا ہوویں عشقے لج نہ لائیں
 اتنی سختی اگے جھلیا کوئی دن ہور لنگھائیں

نفس کہے ہن کتھوں ملسی ناں کوئی دس سنبھا
 آس ہوندی دس پوندی جس دی اینویں جرن کوہیا
 عقل کہے ایہ کم عشق دا عشقوں بس نہ کرنی
 لاکے بازی بے اندازی اوڑک دار نہ ہرنی
 نفس کہے ایہ ہارن کیہا میں مڑ مصر نہ چلیا
 راہ بجن دے اندر مر کے بہتر خاکوں رلیا
 عقل کہے کھا کاتی مرناں کم ہوندا شیطانی
 بھار لگاتاں پنڈا تاری نہیں عشق دی بانی
 نفس کہے فرما دے لایا آپ سرے نوں تیشہ
 اوہ مویا مردود نہ ہویا میں بھی اوہ اندیشہ
 عقل کہے فرہادے سنیاں شیریں گئی جہانوں
 اوس جہان گیا سی ڈھونڈن مویا نہیں اکجانوں
 نفس کہے کیوں مہینوالے ماری چھال جھناویں
 مارو کانگ ڈھٹی سی سوہنی کیوں پئی دریاویں
 عقل کہے توں سمجھیں ناہیں اوہ مرنا کت پاسے
 دوے ہک دوئے ول ٹھٹھے گل ملن دی آسے
 جے ایہ مرناں جائز ہوندا تاں مجنوں کیوں روندنا
 تریہہ ورھے کیول سڑدا رہندا مر سوکھا ہو سوندنا
 جس دن ہیرو یا ہی کھڑے رانجھا بھی مرجاندنا
 کانون کن پڑ آ نادا ملے گل لگنی کیوں پاندنا
 ویکھ زلیخا کتنی داری دکھاں پئی اکائی
 موہرا کھانہ موئی تاہیں ہر عشق دی مائی

ہور ہزاراں والا وایا کر کھاں ناں رکھ کچھلی جو عادت
 وانگ سسی جے تہا مولیوں تاں بھی عین شہادت
 نفس عقل دی تابع ہوندا جو کہندا سو مندا
 لگے پنڈ مقدم موچی ساڈے اتے بندا
 جے کر شرح کراں اس گل دی دور سخن ٹرجاندا
 کر کے صبر محمد بخشا قصہ چل سناندا
 نفس عقل دا جھڑا ترنا عشقے رت مکائی
 سیف ملو کے منصب بن کے فال اتے گل پائی
 کہندا رہا جے توں مینوں دلبر نال ملا سیں
 تاں اس وقت کسے دے ہتھوں پانی سرد پلا سیں
 جے اک گھڑی نہ پانی لدھا ظالم لوں قہر دی
 ساڑ ہلاک کرے گی مینوں چاہ رنسی دلبر دی
 ایہو فال ربے پرسٹ کے شاہزادہ لتزیا !
 جند گرندار رکھ سرہانے پاس زمین تے لایا
 اکھیں ستیاں تے دل جاگے جاگے طالع ستے
 اچن چیت ہک مرداز غبیوں آن کھلا سر اتے
 انگ انسانی رنگ نورانی آن ننگ کھلوتا
 بھاری سی دستار سرے تے سبز جیویں رنگ طوطا
 صورت سیرت وانگ خضر دے چہرہ سورج چمکے
 والاں تھیں خوشبوئی حلے آن چوٹرنی رکے
 حسن جمال کمال اوہدے دی اوڑک حد نہ آہی
 دم دم اندر پاک زبانون کردا ذکر الہی

فیروزہ رنگ عامہ تھہ وچہ سبھ سفید پوشاکی
 مظہر نور الہی دسدا جسے جامے پاکی
 بخشش جتنی میل نہ کدھرے ناں پیریں نہ جوڑے
 ساوے وال سرے تے لشکن جیوں سی کلنی توڑے
 تھہ دوچے اس چھناں پھڑیا ٹھنڈے پانی بھریا
 حوض کوثر دے چشمے وانگر دندیاں اتوں تریا
 خوش آواز سیلا کر کے مٹھی نال زبانی
 شاہزادے نوں کہیا اس نے اٹھ عاشق مروانے
 اس جو ہے وچہ تیرے کارن مولی مینوں گھلیا
 ہور نہیں کوئی مطلب میرا نہیں کتے دل چلیا
 تیرے اتے رحمت گیتی آپ خداوند سائیں
 پانی دے اوچیا گھلیا تھہ دل میرے تائیں
 اتھ شتابی نال خوشی دے پی ایہ شربت مٹھا
 تھوڑے دن ہن مہلت رہندی کھلسی تیرا چٹھا
 اج کل وچہ خداوند تینوں ایسی تھان پچاسی
 جتھوں محرم اوس پری دا ملسی تے دس پاسی
 اوہ بھی نال تیرے ٹر جا سی توڑ پری تک سگی
 دل تھیں چنتا چا شاہزادے ناں کر خفگی تنگی
 فکر فراق قصبے سخت دیکھاں چھیکو آئی
 وقت خوشی دا نیڑے آیا ہمت کرتوں بھائی
 اگے تھوڑی پتار ہندی گیا قصہ لماں
 چل شاہزادے دل بجن دے بیٹھ ہو نکماں

سیف ملوک اوہدی گل سن کے پل وچہ دونوں ہويا
 گل نہ سی کوئی آب حیاتی مویا اٹھ کھلویا
 شہر سہایوں پاس سلیمان پہتا ہد ہد مٹھا
 یا یوسف پیراہن گھلایا یعقوبے نے ڈٹھا
 یا کسی نوں ملے ستھوئی پہلے کچھ نگر دے
 یا وکیل زلیخا ڈٹھے خاص عزیز مصر دے
 یا ہیرے دا بہن آیارا تجھے دے وچہ خانے
 یا مجنوں ول زید لیا یا لیلی دے پروانے
 یا اوہ بینہ بہاری ملیا باغ خزاں دے مارے
 یا اوہ باقی بچھدی جاندی پہتا تیل دوبارے
 یا ببل نوں دا فجری دی رقتے کھڑے گلاں دے
 یا اوہ راہبر محرم ملیا اوہجر بھلے جاندے
 یا اوہ رات ہنیری اندر چڑھیا چن آسانی !
 یا اوہ انھیں مادر زاوے لدھی نظر نورانی
 یا تعویذ فرشتے آندا اوپر خچر خلیے
 یا کھوہے وچہ یوسف کارن کھڑیا وحی وکیلے
 سیف ملوکے اچن چیتی اکھیں او گہوگیاں
 سر دھڑکن بنا کے سندا کھل گیا کھڑکیاں
 او بڑھ واہیا اٹھ کھلوتا بھلی تریہہ تمامی
 اوس بزرگ ول نال ادب دے نیوں کے ہويا سلامی
 با تعظیم سلام ہزاراں کر کے ادب زیادہ
 یا حضرت کی نام تساڈا کردا عرض شاہزادہ

اوس بزرگ نے کہا اگوں میں ہاں ملک سرشتہ
 میرا نام خداوند دھریا حورائیل فرشتہ
 لکھ لکھ ہووے مبارک تینوں سیف ملوک جواناں
 تھوڑی سختی رہندی باقی پھریا نیک زماناں
 مطلب تیرا حاصل ہوئی جاسن غم ہزاراں
 نال بدیع جمال پری دے کر سیں چین بہاراں
 عقد نکاح کریں گا اس نوں راج ہووے گا تیرا
 شاہ پریاں دے گھر وچہ خوشیں کاج ہوویگا تیرا
 چاہ مراد تیری سبھ مجلسی دولت تحت شاہی دا
 حیلہ کرے ملے وسیلہ وچہ وکیل چاہی دا
 جے سو حیلہ باجھہ وسیلے کریے نال دلے
 بھار بیڑے دا پار نہ جاندا باجھہ ملایا رنگیلے
 نال ملایا صلاح ملائیں ٹھہل چلائیں بیڑا
 پیر بنان تدبیر نہ کوئی جھوٹھا ایہو جھیرا
 ٹور موکل کریں توکل منیں اس دا کہیا
 دس پاوے تے یار ملاوے غم ہووے بھر بہیا
 کندے سخت گلاباں والے دردوں ویکھ نہ ڈرے
 چہاں جھیلے رت چوایے جھول پھلیں تہ بھرے
 باشک نا گاں دے سرگاہیں آون ہتھ خزانے
 رت ڈو ہلیں پھٹ کھاویں شاہا سوکھے نہیں پرانے
 سیف ملوک شاہزادے تائیں حکمے نال ربانے
 اعظم اسم فرشتے دسیا پڑھیا شاہ سیانے

عاصے نال فرشتے سچے لیک زمیں تے پانی
کہیوس اسے رخ تے جائیں لوڑ کریں ہر جائی
آپ فرشتہ غائب ہویا چھوڑ شاہزادے تائیں
سیف ملوک خوشی کر ٹریا ہویاں دور بلائیں
خاطر جمع تسلی ہوئی خطرہ رہیا نہ کوئی !
چامل چایا تے اٹھ دھلیا شیر جنگل جیوں ہوئی
جنگل برا جاڑ وڈیری ہور اگوں پھر آئی !
انت حساب شماروں باہر چڑیائی لمبائی
جے سبھ خلقت روئے زمیں دی جا اوہدے وچہ چھپے
جیوں آٹے وچہ لون نہ دسدا تیویں ساری کچھے
بار مریلی جان اکیلی یار نہیں کوئی ساتھی
غول ڈراون تے کول آون دیو وڈے جیوں ہاتھی
رات ہنیری خوف چوہیرے بولن دیو بلائیں
عاشق باہجھ نہ قدر کسے دا بچے اجیہیں جاہیں
ان نہ پانی واس مسانی رستے نہیں نشانی
جند گرنڈے ظالم کنڈے پر پر سلے کافی
نازک پیر پھلاں تھیں آہے ریشم پھلے لپیے
نت نگاہنے جنگل گاہنے پھڑے بری ایسے

رسیدن شاہزادہ بر قلعہ دیواں کہ اسفند باش نام داشت و فتح کردن
آں را و خبر یافتن از مقصود و خلاص گردن ملکہ خاتون راز بند دیو

و ہلاک کردن دیو را و ازاں جا آوردن ملکہ را!

دھپاں پالے سرتے سہندا نیندر بھکھ پیاساں
اگے ہی اوہ مان نہ آہا لگ پیاں ہن آساں
اعظم اسم پکاندا جاندا برکت اس دی بھاری
قوت زور عشق دا تن وچہ ہور اسم دی یاری
ہک دن تردے تردے جانڈے جا اچی ہک تکی
اوسے ول اوتیرے چڑھیا رکھ دلیری پکی
اچا تھان وڈیرا آہا چڑھدا گیا اگیرے
اتے جا متعجب ہویا پھیری نظر چوہیرے
ہرہر پاس نگاہ دوڑائے تکے رب دیاں کھلیاں
جیوں کرنجد اتے چڑھ مجنوں تكداسی گھر لیاں
قلعہ بلند حسابوں باہر نظر پیا اک پاسے
ہک ہک برج اوہدے دا ایرا سارا کم رہتا سے
باہی ایڈی اچی آہی جے ال کرے پہارا
پہلے چیرے پنچے مر کے اگے ہور پہارا
جے سمیرغ اڈاری مارے ساری قوت کر کے
اس نوں بھی کم مشکل آہا اتوں لنگھن تر کے
پیر زمیں دے پیٹھ سرے سن کنگریاں آسمانی
دن بند ہوئے دروازے کوٹھے تھان تکیندا سارے

ڈھیوس صحن قلعے دے اندر بہت عجب اک ماڑی
 نال جنت فردوس برابر خوب کریگر چاہڑی
 جیوں آسمان کھرے تے راتیں چمکن روشن تارے
 تیویں اس بنگے دے دسدے شیشے چمکن ہارے
 لعل جواہر موتی ہیرے جڑت جڑا چوہیرے
 دینہ چن وانگر دوروں لشکن روشن کرن ہنیرے
 شاہزادے جد ڈٹھا دوروں بنگہ خوب سہایا
 دل نوں برقراری آئی اٹھ اتے ول دھایا
 جا بنگے دے در تے پہتا ویکھ تعجب رہیا
 آکھے دو جا روئے زمین تے ڈٹھا نہیں اچھا
 بہت بلند شماروں بنگہ انہر نال منارے
 خوب بلور عقیق کھرے دے اٹاں ولے سارے
 گردے وا کجھ انت نہ آوے کی کجھ آکھ سناواں
 بک بنگے وچ ونگے خانے وانگن شہر گراواں
 چھجا چھت بنیرا جھالر جڑ موتی فیروزے
 چونے بدلے چاندی کندھیں درج ہوئی ذر دوزے
 کندھے اتے طاق سنہری بہت بلند بنائے
 لاجور دی وانگ آسمانے نقش نگار سہائے
 رنگا رنگ عباب بوئے رنگاں نال سجائے
 پت ہرے فیروزے کولوں چاندی ڈال لگائے
 سرخ عقیق ہیرے دیاں کیناں لعل زمرد گھڑکے
 رنگ برنگی پھل بنائے شاخاں اتے جڑ کے

گوہر تابش دار کھرے دے گئے چوہیرے بن دے
 بک بک ٹکی دہنہ روشن دی بک بک حوہدیں چن دے
 واہ نقاش کرگھر بھارے کہتے نقش ہزاراں
 باغ بہاراں تے گلزاراں میوے رکھ قطاراں
 تتر مور چکور ہزاراں بھور لٹورے طوطے
 رنگا رنگ پہاڑی پنکھی ویکھ رہے روح غوطے
 آدم جن پری دیاں لکھیاں خوب شکل تصویراں
 تختاں تے شانزادے بیٹھے کرسی فرش امیراں
 بنگے دے دروازے اگے بنے بازار چور تے
 ہٹ بھرے کچھ گھٹ نہ آہا لوڑ پوے جس دستے
 کھانے دانے چنگ چنگیرے چیز نعمت سچی
 برنی خستہ اتے جلیبی پیڑے حلوا لچی !
 برنی دانے خوب مکھانے بادشاہانے کھانے
 تریہہ پیاسے جاندی پاسے ویکھ پتاسے دانے
 ہمر سے تمرسی دانے ریوڑیاں خجورے !
 وڑے کرارے بھٹے پکوڑے پا پڑاتے پنچورے
 لڈو چاکی قرص گلی سی مٹھیاں ہر جنسی
 تھوڑا کھاناں بہت سناناں کون نکما گنسی
 امن امان دوکان بھرے سن دایاں حلوائیاں
 آدم کول نہ دسدار باکس تلیاں تلوائیاں
 گوشت حلوے فلکے چاول ہور اچار مرے
 دالیں ساگ بھنے تے ترے کے جو چاہیے سو لہے

گرمی بادام چھومارے کھوپے ساؤگیاں سن مغز ایں
 بھرے بازار اتار متے خستہ پستہ مغز ایں
 ستر رنگ طعام پکے سن پئے ہوئے وچہ ہٹاں
 بہت نہ ٹھنڈے بہت نہ تپتے نرم آہے جیوں پٹاں
 کھانے تک جیو کرے دھگانے کھا لے من بھانے
 مغز چڑھے خوشبو انہاں دی قوت پئے پرانے
 شیشی نال پروتی شیشی بھریاں عطر گلابوں
 کئی طرح دے شربت مٹھے نا ہیں کمی شرابوں
 نرم لطیف گوارے تازے کوئی نہ دسدا بہیا
 لگا پیا بازار شہزادہ ویکھ تعجب رہیا
 آدم زاد نہ کیڑا مکھی کال نہیں کوئی کتا
 خبر نہیں ایہ کیسی حکمت ہووے نہیں کوئی بتا
 کھانا ہک نہ دسدا بیہا سبھو تازے تازے
 بھرے رکاب کباب نروئے بہتے بے اندازے
 کھان پکاون والے ایتھوں کدھر مارے سارے
 مت کوئی کھیل جناں دی ہووے شاہ دلیل گزارے
 کتنی مدت بھکھیاں گزری ان نہ اکھیں ڈٹھا
 اج اس جانی نظری آیا کھانا ہر اک مٹھا
 مت کوئی غیبی عالم ہووے مینوں نظر نہ آوے
 کھانے نوں ہتھ پاواں اینویں جانوں مار گواوے
 یار نہیں میں اکھیں ڈٹھار کھاں آس ملن دی
 جنگل تے کوہ قاف لتاڑے وانگن کوہ شکن دی

ہاتھ ملے مرجاواں اتھے رگ افسوس گھنیرا
 یار تجن نوں خبر نہ ہووے کس کم آون میرا
 پھیر کہے دل تگڑا کر کے کی کرے گا کوئی
 جی کجھ بھاء میرے وچہ لکھی اوڑک ہوسی سوئی
 چٹا "کا" "کا" ہئی تے اک رکاب اٹھیا
 طلب موافق پلے پایا ودھدا موڑ "کایا" !
 کر بسم اللہ چائے لقمہ جو کجھ حد ادب دی
 کھا لیا جو خوانش آہی حمد گزاری رب دی
 ہو معمور بیٹھا شاہزادہ ذرہ خوف نہ کھاندا
 اوس ہشدھائی بنگلے سندا بوہا لوڑن جاندا
 لوڑ لدھا دروازہ اوڑک سنگل کنڈی جڑیا
 ہتھ اپڑایا اپڑے نا ہیں اوپراں جائے نہ چڑھیا
 قوت پیش نہ جاندی کوئی کرن لگا تدبیراں
 جندریاں نوں مار اڈاواں جے چلاواں تیراں
 پھیر کہے مت ویکھے کوئی خفا ہووے نقصانوں
 تولے فحش تے بولے مندا لگدا خوف جہانوں
 اوڑک ایہہ تدبیر بنائی کیتا راس کمانے
 اگلے سرے اتے چابدھے تیر دلبر جوانے
 اچی کر کے جندریاں تائیں تیروں کنجی پائے
 جندرا لاہ لیا شاہزادے برکت اسم خدائے
 سنگل کنڈی لاہ شتابی کھول لیا دروازہ
 اگوں دھم پئی خوشبوئی روح ہویا خوش تازہ

جھلی بوءِ بجن دے والی مٹھی واءِ پیاری
 جان جسے وچہ قوت آئی لتھی سستی ساری
 جیونکر وا صبا دی لگے دکھیں گھٹیاں کلیاں
 دے مبارک منہ کھلائے کھڑ کھڑ ہسن کھلیاں
 تیویں سیف ملو کے تائیں واد چت کھلایا
 بسم اللہ کر اوس مکانوں پیرا گیرے پایا !
 بنگلے وچہ اگیرے ہویا نظر چوہیرے مارے
 آدم ذات نہ نظری آوے لگے محل چبارے
 پھر پھر تھکا آپے یکا ہویا نظر چوہیرے مارے
 نال گھر والا تے ناں پاہر وناں کوئی چورا چکا
 بیٹھ اڈیکے مت کوئی آوے پھیر تکے ہر پاسے
 کدھرے کوئی نہ نظری آوے پیندا جیو چوراسے
 بہت اچرج تعجب ہویا آکھے ایہ کی باناں
 ایہہ قلعہ ایہہ بنگلہ ایسا کوئی نہیں وچہ تھاں
 ہنجی کوچی جاء ٹکائے سوچی مثل کٹورے
 بھرے بستر مجلس خانے وسدے کور نکورے
 اوہ کوہ قاف اجاڑاں براں اوہ قلعہ اوہ جائیں
 اک اکلا ویکھ نہ ڈرد آدم باجھہ سرائیں
 دل وچہ فکر تمیزاں کر کے لوڑے سر اس گل دا
 ہر ماڑی ہر بنگلہ ویکھے سیر کرے ہر دل دا
 تیر کمان ٹکا شہزادے دھروہ پھڑیا ہتھ کھناں
 بنگلے اندر بنگلہ جیہڑا اس نوں ویکھن بھناں

پڑھ کے اسم مبارک رب دا جا اندر وچہ وڑیا
 بہت عجب حد شماروں بنگلہ نظری چڑھیا
 بہت صفائی تے روشنائی بہتا سوہناں سندر
 لعل جواہر روئے زمیں دے سبھ پئے اس اندر
 فرش صفائی شیشے نالوں کندھاں تے خود شیشے
 سوئی صورت نقش بنائے حسن کمال بے ریشے
 شیش محل سنہری سارا چھت بوہا بہت پسماں
 جتوں تے پیا چمکدا جیوں سورج دیاں رسماں
 وچہ اس دے اک تحت سنہری لعل جواہر جڑیا
 پر کوئی شاہ امیر نہ اوتھے لگا اوہ بھی اڑیا
 پنخریاں وچہ پنکھی ٹٹے بنگلے وچہ چوہیرے
 پنخیرے جڑت جڑا جواہروں آہے گھنے گھنیرے
 بلبل کھر سو طوطے میناں قمری گھگی بھائی
 کوہنیاں مور لٹورے کوئل انت نہ آہا کاہی
 بولن خوش آواز تمامی رنگ رنگاں دی بولی !
 کہناں کوک اچیری آہی کہناں دی گل ہولی
 بلبل کر کے یاد بہاراں بولے بجن ہزاراں
 قید ہویاں وچہ پنخیر کاراں کد ملاں گلزاراں
 باغ ارم وچہ پھل گلاباں ہوسی نویں جوانی
 بے رب قید پنخردیوں کڈھے چل ملے دل جانی
 کھر سو آکھے باغ ارم دی کھیتی ہری ہوئے گی !
 شاخ فراخ وسا کھ مہینے پھلیں بھری ہوئے گی

اج کل کنڈے نرم ہوون گے پتر لوے سمن دے
 جے رب سانوں بندوں کڈھے کریئے سیر چمن دے
 طوطے آکھن پکے ہوسن میوے باغ ارم دے
 ہائے ہائے ربا پائیو سانوں پنجریاں وچہ جمدے
 انب انار مزے وچہ ہو سن آن پئی رس مٹھی
 دانے کڈھ اناروں کھاندے جے رب کردا چٹھی
 قمرے کو کو کوک پکارن اوکو او کومائے
 باغ ارم دیاں سرواں اتے ہوندے اسیں گھمائے
 نال خوشی دے سیر کریندے ہر بوٹے ہر ڈالی
 راگ سہاگ چمن دے گائیے بھاگ جگائے والی
 میناں آکھے میں ناں جمدی ماؤ دے گھرتی
 رنج نہ کیتا سیر چمن دا آن پنجر وچہ گھستی !
 چوہ چوہ کردا اج ہوئے گا مکھ لالی تھیں لالہ
 بھاء اساڈے پائیوئی سلیاں داغ وچھوڑے والہ
 گھگی آکھے کوہ گئی مینوں کیسی چھری امردی
 یوسف کھوہ پیا نہیں دسیا طوق پیاہن مردی
 رت بہار تیار چمن وچہ یار ہوئی سنگ سیناں
 میں بھی بولاں جے اج ہواں چابٹیاں وچہ زیناں
 کونجاں بولن سد غماں دی اسیں نقابل مائیاں
 بچے چھوڑ آیاں ہن اتھے پنجر وچہ پھسائیاں
 جے اج دیس اپنے وچہ ہوئے اڈیئے نہہ قطاراں
 باغ ارم دے بوٹے ہوسن گھنے ہوئے جیوں جھلاں

پریاں خوب پوشاکاں لاسن جے میں اوتھے ہوندا
 پاگل پاندا من پر چاندا خوشیں ہنجوں روند
 کہن لٹورے مولی لٹورے بندیں اسیں بچارے
 اوڈن ہاریباغ کنارے خوشیاں دے بنجارے
 باغ ارم وچہ رونق ہوئی دھوتی دھوڑ غباری
 ہر خانے وچہ خوب صفائی وٹھے پھری بہاری
 کول بول کہے اج ہوندی میں بھی کول چمن دے
 سبزہ ویکھ ہوندا دل تازہ بول ساندی من دے
 ڈاڈے رب وچھوڑا پایا کدے اسانوں میلے
 باغ بہاراں صحبت یاراں کرے نصیب ہر ویلے
 خوش آواز پکھیرو بستے ہور بغیر انہاں دے
 پنجریاں وچہ ٹنگے آہے ناں کچھ ناں تنہاں دے
 آپو اپنی نال ادائے سبھو کرن پکاراں
 ربا قیدوں دیں خلاصی یار ملائیں یاراں
 اسیں پرندے وچہ ہوائیں اڈن والے پساں
 آپو اپناں رنگاں والے خوب اجالے پساں
 جتھے بھاوے اوتھے جاناں اچیں پچھیں جائیں
 ایٹھوں اٹھناں اوتھے بہناں کرنا سیر ہوائیں
 پنجریاں وچہ پے تڑندے جاء نہیں مکھیری
 پرنبھے سر گنجے ہوئے ظالم قید ملیری
 کالے تیتڑ کالے ہوئے کرن اچیاں فریاواں
 سچ سچان تیری ہے قدرت کرناں قید آزاداں

قید ہوياں چا کریں خلاصی ایہ بھی ہے کم تیرا
 آپ وچھوڑیں آپ ملائیں تکیہ ہر دم تیرا
 پنکھی ویکھ شہزادے تائیں مٹھیاں نال زباناں
 سارے بہت خوشی کر بولے پھریا نیک زباناں
 گھلیا رب موکل ساڈے بندا تارن والا !
 اس بن بندہ ہور نہ آہا دشمن مارن والا
 جانوراں دے خوش آوازے سیف ملوک سنیندا
 پیراں پیٹھ جواہر رلدے ناہا مول چنیندا
 بنگے اندر کرے نگاہاں ہر ہر گوشے جائے
 مت کوئی سر ایسے وچہ ہووے دس بجن دی پائے
 بنگہ سارا پھر کے ڈٹھا سیف ملوک نہ ڈریا
 لعل جواہر مانک ہیرے سونے موتیں بھریا
 پھردے پھردے نظری آیا بوہا ہور اک گھردا
 اوس خانے دل ہويا روانہ نظر اگوں کی کردا
 بوہے سنگل کنڈا جڑیا جندریاں سنگ کڑیا
 سنگل کنڈے قفل سنہری موتی ہیرا جڑیا
 دو کلاں دے شیر وڈیرے رستہ مل کھلوتے
 سچلے شیر خونامی دس نال لہو مکھ دھوتے
 ویکھن سات شہزادے اتے حملے کر کرن آون
 پر اس دے گل پیندے ناہیں پاسوں پاس ڈراون
 سیف ملوک شیراں پر بھارا جیوں چوہیاں تے بلی
 دوجا اتوں پٹھ عشق دی خوب طرح دی ملی

عاشق موتوں ذرہ نہ ڈردا جان تلی پر دھردا
 جے اوہ ڈرنے والا ہوندا کچھ کدھرے مردا
 گل فرشتے والی اس نوں آہی یاد بھلیری !
 یار ملے بن مرناں نا ہیں پکی رکھ دلیری
 نالے آس اس گل دی آہی جو ہاتھ فرمائی
 جھب وسیلہ ملسی تینوں دس بجن دی پائی
 شیر دلیر شاہزادہ تک کے نیڑے مول نہ آون !
 اوے پہلے پیرے اتوں گھڑی گھڑی مڑ جاون
 سیف ملوک ڈٹھے اک رتی پیر نہ اگے پاندے
 اوے ہکے جانویں مڑ دے ہین ایہ بنے کلاں دے
 اعظم اسم مبارک پڑھیا شیر ہوئے ڈھبہ ڈھیری
 پھر پڑھ جند ریاں وال ڈٹھا لتھے اکسے ویری
 شیر جوان دلیر شاہزادہ ذرہ دیر نہ لاند
 لنگھ گیا اس گھر دے اندر ہرگز خوف نہ کھاند
 جس کوہ قاف سمندر ناپو برا جاڑاں نیلے
 نال دلیری رب دی ڈھیری گاہے اک اکیلے
 جو دلیر دی لوڑی چڑھیا جے اوہ عاشق پکا
 دہشت خوف نہ رہندا اس نوں ناں اوہ ٹردا تھکا !
 جال اس گھر وچہ گیا شہزادہ ڈٹھوس تحت سنہری
 چو ہیں پاویں شیر ستری بیٹھے لا کچھیری
 تحت سنہری لعل جواہر جڑت جڑا چوہیرے
 ہیرے پنے ہار ہمیلاں گل پایاں ہر شیرے

ہر شیرے دے ڈولے بدھے کاریگر دے ڈولے
چوکی تے تعویذ جواہر ہیرے دے سن ڈھوتے
کناں اندر والے سچے سچے موتی والے
دینی نال سنہری کنگن دنب مرصع نالے
تحت اتے کوئی ستا ہویا چادر چٹی تانی
سر پیراں تے کتوں نہ ننگا پر دسدا کوئی ہانی
عاشق دی تک ہور دلیری کردا کی جند بازی
ایسی جائے خوف نہ کھاندا کردا دست درازی
دست درازی کی میں آکھی چادر پلا چائیوس
مت کوئی غیر دلیل لیاؤ دیہی ہتھ نہ لائیوس

دروصف جمال ملکہ خاتون دختر شاہ سراندیپ کہ درقید دلویے می بود

چا پلا شاہزادے ڈٹھا صورت نظری آئی !
در یتیم ان بدھا موتی لعلوں جوت سوائی
مست بیہوش ستی بک لڑکی صورت دی شہزادی
حسن کمال جمال اوہدے دی حدوں گل زیادہ
سورج وانگ نورانی متھا نظر نہ کیتی جاوے
جے پتھر دل والا تکے اکھیں پانی آوے
قوس قزح بھروٹے دوئے جیوں عیدے چن چڑہدا
صبر صوفی دروازے داراں تک روزہ بھن کھڑدا
یادو طاق بہشتی آ ہے کستوری رنگ پھبدے
یا خمدار کمان آہنوی یا دونوں عرب دے
ہر ہر پھن وال اچھا سوہناں سر حقانی
ویکھن سات کلیجہ سلے جیوں ترکش دی کافی
زلفاں ناگ چنن سنگ لٹکے دل دل کنڈل مارے
یا زنجیر دلاں دے آہے یا کمند ہتھیارے
اکھیں تیز کٹار فولادی آہیاں وچہ میاناں
سرخ میان بناتی ملیا سیون وچہ نشاناں
تک انگشت نبی اللہ دی تیز چھری تلواروں
اسماں دل کرے اشارت معجزیاں دے پاروں
چن دوکھن دو نویں رخسارے بندی نال سنگارے
بندی بندی پھبدی آہی وانگ زحل ستارے
سوہے ہوٹھ یا قوت کھرے تھیں کاریگر سنوارے

دند لبان وچہ کجے آہے وچہ شفق جیوں تارے
 ٹھوڈی سیو باغ بہشتوں سو ہارنگ غبالوں
 گانا وانگ صراحی کچ دے جیونکر بھری شرابوں
 سینہ سختی صاف چنن دی خوب کریگر جڑ کے
 اوس اتے پستان لگائے چاندی دے پھل گھڑ کے
 میٹے وات ایویں سی جیویں سرخ اتاراں کلیاں
 گھڑ تل ڈبل روپے والی صاف ہمتھا ندیاں تلیاں
 تلی چٹی سی لوح روپے دی انگلیاں سن قلمیں
 شگرف منہ بھرے نوہنہ سوہے لکھ عشق دا کلمہ
 پتلا لک مٹھی وچہ آوے الا مکھن دیہی
 گندے پانی تھیں رب سرجی صورت پاک اجیہی
 روپ انوپ کڑی اد آہا وانگ بہار چمن دے
 نویں جوانی حسن ارزانی نازک شاخ سمن دے
 قد سفید اسرو رنگیلا یا شمشاد گلستاں
 وقت بہار شگوفے وانگن منہ کڈھے سن پستاں
 سنبھل والی زنجیری بدھے چہرہ پھل گلابی
 نرگس مست ابنے دی پھاڑی اکھیں مرگ شتابی
 لالی وکیہ پیشانی والی داغ لگے گل لالے
 دند چٹے سن چنے کلیاں موتی کھرے اجالے
 ٹھوڈی وانگ خبانی سو ہی بھی رس بھری سی
 پتلا اجا قد رنگیلا نازک شاخ ہری سی
 جادوگر دو نمین کڑی دے وچہ کجلے دی دھاری

صوفی ویکھ ہوون متانے چھڈن شب بیداری
 جیوں چاندی دی مچھلی ہوندی تیویں نک اجیرا
 چہرے سورج چشمنے اندر ہر دم رکھے ڈیرا
 کالی رات ہووے روشنائی جے اوہ جلوہ ڈالے
 اکھ کالی ظلمات خضر دی آب حیات پیالے
 زلفاں دے خوشبوئی حلے تازے کرن دماغاں
 آدم ویکھ مرن جیوں دے ویکھ پتنگ چراغاں
 حسن اوہدیدی پھلاں کھاری باغ ارم وچہ وکدی
 حور پری جو صورت سوتنی ہر کوئی اسنوں سکدی
 باباں پچی چاندی لوہڑے استا کار بنایاں !
 باہولیاں دو بانسیاں سن دولت نال بھریاں
 گل داؤ دی منہ دے وانگر کوچاں نویں انگوری
 یا اوہ آب حباب حسابی آہے عین کا فوری
 جے باغاں وچہ واؤ فجر دی لوڑ کرے سے برساں
 ایسا سندر پھل نہ لبھے میں کی صفتاں کرساں
 نیسانی کا نور دنداں ول ویکھ بہوں شرمائے
 غبغت صاف سیو دی پھاڑی ٹھوڈی پیٹھ سہاوے
 چاندی وانگر رنگ جسے دا ہوٹھ مٹھے کھنڈ مصری
 مصری سوہنے اس دل تک کے حسن مصروا مصری
 پریوں سوتنی تے من مونی جو بن دی رنگ رتی
 شکل نہایت عقل بغاوت جادو گراکھ متی
 دل آمیزی عشق انگیزی آن ادا بھری سی

نازک انگ تے رنگ گلابی سینہ سنگ پری سی
 شیریں شکر شکل شامل لیلی ہیر ملاحات
 عذرا بدر منیر زلیخا ویکھ ہووے دل راحت
 تازہ روپ آوازہ مٹھا نجم نساء رسیلی
 سیف ملوک بدیع جمالے میلے بن وسیلی
 تیز زبان یونانی شاعر صفت اوہدی دے وارے
 گنگے ہوندے بول نہ سکدے خوبی بے شمارے
 چست طبیعت ہندوستانی فردوسی دی ثانی !
 ناز کرشمہ ساز جوانی لکھن ناں آسانی !
 مانیتے ارژنگ سیانے کساں دی تدبیروں
 اس صورت دے نقش نگاروں عاری سن تصویروں
 ایسی سندر صورت لڑکی حور بہشتی نالوں
 تحت اتے بیہوش سستی سی خالی سرت سنبھالوں
 سیف ملوکے نیڑے جا کے نال کنے منہ لا کے
 بہت بلند آوازہ کیتا کسے طرح ایہہ جاگے
 گنبد وچہ آواز اوہدے دا پیا کنکھارا رولے
 اس لڑکی نوں خبر نہ ہوئی نہ کجھ ہلے بولے
 ایسے ڈولے سیف ملوک کے مارے ستر آلے
 ناں اکھ پٹی ناں اوہ ہلی ناں کجھ سرت سنبھالے
 سیف ملوکے عقل دوڑایا ایڈی نیند نہ کسے
 ناں ایہ زندگی ناں ایہ موتی جادو ماری دسے
 سوئی صورت ویکھ کسے نوں لگا عشق کڑی دا

اوہ شہدی غم دھایا ہوئی قسمت سخت جڑی دا
 اوس عاشق دے کہے نہ لگی تاں اس جادو پائے
 ایہو سر عقل وچہ آوے اس نوں کون جگائے
 شاہزادہ اٹھ لوڑن لگا تختے دے چوگر دے
 سجے کجے لوڑ پواندی پٹھ تکے پھر سردے
 سر پٹھوں اک تختی لدھی چاندی دی جیوں برقاں
 اوس اتے کجھ لکھیا ہویا سبز سیاہی حرفاں
 جی کجھ اس تے لکھیا آہا بولی سی سریانی
 خوشخط سی حرفایت ساری لکھی قلم یونانی !
 شاہزادہ ہر علموں واقف طاق آہا ہر وسبوں
 نتر جادو سحر کدھن ویتکوا اسی اس کسبوں
 تختی کدھ لئی سر پٹھوں باہرگروں لیا یا
 دور ٹکا پھر آپوں مڑکے کول کڑی دے آیا
 جادو سحر ہٹاؤں والی پڑھی کلام زبانوں !
 اس لڑکی دے سر تے پھوکی کرم ہویا سباناں
 جلدی ماری نیچھ کڑی نے پڑھیا شکر خدائی
 تحت اتے اٹھ بیٹھی اونویں ہوش ٹکانے آئی
 شاہزادے اوہ تختی اونھوں رکھی چا پریرے
 آپوں پھیر کڑی ول آیا مڑکے دودجے پھیرے
 پھیر گیا تاں تختے اتے بیٹھی دانگ امیراں
 ویکھ شہزادہ ہویا سلامی نال ادب تدبیراں
 آکھ سلام لگا پھر آکھن طالع میرے جاگے

ساعت نیک بھلے دن آئے نحس ستارے بھاگے
 تہہ جیسی محبوب شکل نوں ڈٹھا میں غریب
 پھیر سلام تیرے ول کیتا کھلے آج نصیب
 چماں قدم مبارک تیرے سر صدقے کرشاں
 نفریناں ان ملا تیرا لہ کہنیرا کھٹاں
 جاح شہزادے ایہ گل آکھی لڑکی اس نوں ڈٹھا
 دے جواب سلام اوہدے دا بول زبانوں مٹھا
 صورت ویکھ ہوئی متحیر کہندی بار خدایا
 ایہہ جوان جہانوں سوہنا کیہڑے دیسوں آیا
 جھنڈ کہی کستوری بھنی کالی کنڈ لاں والی
 نورانی پیشانی کھلی ابر و شکل حلالی !
 اکھیں اندر حسن خماری یا ایہہ نیندر بھریاں
 جے ایہ نظر بھڑاکے تکے جھال نہ جھلن پریاں
 شیراں جیڈ زور آور دے نازک پھل گلابوں
 نیکو کار فرشتہ صورت وافر حسن حسابوں
 بجلی دے چکارے وانگوں اس دی اکھ چمکدی
 الف ازل دے نوروں لکھیا صفت کراں کی نکدی
 چہرے اتے رنگ عجائب جیون کھڑیا گل لالہ
 پر اندر وچہ ہوسی کوئی داغ محبت والا
 بدر منیر اگاس حسن دابے نظیر شاہزادہ
 تک کے اٹھ کھلوتی لڑکی کر کے ادب زیادہ
 جان پچھان نہ اٹھی تختوں ہویا جیو بے وس

سستی جاگی ملی وراگی جیوں پانی نون تہا
 بھیناں بھایاں وانگر دوہاں اک دوہے گل لایا
 اوہ ویرا اوہ بھینوں کہندا غیر خیال نہ آیا
 دوئے دکھان والے آہے اک غماں دے ساڑے
 ہک کوکاں ہک ڈھائیں مارے ہکدوئے تھیں چاڑے
 آکھن رہا اسیں نمائے کس شامت نون جمیں
 نازاں دے پر دروے آہے پئے قصبے لمیں !
 رب سہایا اکٹھا کر کے دکھ اسانوں جگ دا
 مدت گزری سک سکیندیاں آدم منہ نہ لگدا !
 آہیں ڈھاپیں رجن ناہیں باہیں دین کلاوے
 رتوں نیر دوہاں کھ دھوتے رو رو ہوئے پھاوے
 لڑکی آکھے گھول گھمائی جس رستے تون آیا
 مین تتی دے طالع جاگے مولی ویر ملایا
 کتھوں میں اس دولت جوگی خبر نہیں کی ہوسی
 ایس خوشی دے بدلے سانوں کیڈی اوکڑ پوسی
 شاہزادہ کر ہائے ہائے رتاں گھت کہاناواں
 کہندا ہک ہک وال تیرے تون میں قربانی جاواں
 کوہ قافاں وچہ مدت گزری جنگل باریں بھالے
 کئی سمندر ناپو گاہے ڈٹھے شہرا وجالے
 باغ بہاراں پھل ہزاراں باس لئی ہر پاسے
 کتوں نہ آئی بو بجن دی عمر گزاری آسے
 صورت تیری وچوں آئی مینوں بو بجن دی

تیز جیہی تاثیر کیجے تیرے راست سخن دی
 جھلے جند نمائی میری قہر نزول ہزاراں
 بھل گئے سبھ تینوں ملیاں دم دم شکر گزاراں
 دتا درد اوبال دوہا ننوں پکڑے سنگھ سنگھیاں
 ہڈ کورے دم ترن نہ دیندے یاد پیاں سبھ سناں
 آپو اپنے دکھاں رونوں کوس کسے بھی روندے
 رہا اسیں پچارے کدھرے سنگ اپنے وچہ ہوندے
 سیف ملوک اس کارن رووے شاہزادی کوئی ہوسی
 سیاں دے وچہ ہمدی رسدی قید ہوئی بیدری
 ایسی سندر صورت لڑکی جادو مار سوالی
 اس بن پالے بھیناں بھائیاں ہوگ پیا گھر خالی
 جس شاخوں ایہ پھل ترنا شاخ ہوسی اوہ سکی
 جس باغوں ایہ سرد پٹایا رونق اس دی کی
 جس ٹویوں ایہ موتی کریا ہوگ لڑی اوہ تری
 رنگ بے رنگ ہووے پیلا نزد جوڑی جس پھٹی
 ہن اس بندوں کیونکر چھٹے پھیر ملے سنگ سنگاں
 پوئے دوئے پنچے چھکے قید کیتے بد رنگاں
 کون لئے ہن ساراں اتھے پیش نہیں ہتھیاراں
 شاہ آوے کوئی راہ نہ لہدا واء منی پرچاراں
 سخت مہیم غنیم سرے تے بک یتیم بکے
 رب رحیم کریم چھڈائے قید قدیم اولے
 کر اندیشے روئی لڑکی سیف ملوکے تائیں

ایہ جوان رگیلا رہا آندوئی وچہ بلائیں !
 اوڑک دیو کرے گا پھیرا بک دن پاسے میرے
 اس نوں نسن مول نہ دیسی اچا کوٹ چوہیرے
 کول میرے جد بیٹھا تکیسی اس شہزادے تائیں
 عیب صواب نہ تکیسی کوئی کرسی مارا ضاعیں
 دیو آدم دے دشمن مڈھوں تائیں تک سکھاندے
 جے چھپے تاں مشکے لگے کے ہر حیلے پھڑکھاندے
 جس دن مہتر آدم اگے رب ججود کرایا
 سبھناں ماکاں سجدہ کیتا دیو نہ سیس نوایا
 خاوند دا فرمان نہ منیوس آدم دلوں نہ بھایا
 لعنت دا شیطان کہا کے طوق لگے وچہ پایا
 آدم و نج پشیشیں بیٹھا خوب مقام سکھایا
 دیوے دا کوئی داء نہ لگدا لوڑے ویر مکایا !
 جنت وچہ نہ وڑناں پاوے ہو مرد ود سدھایا
 نال اوہدے کجھ پیش نہ جاندی اس نوں رب ودھایا
 جس ویلے وس لگا آہا اورک دیر کمایا
 جنت تھیں کڈھوایا آدم رو رو حال گویا
 آدم نال انہاں دا رہیا مچیا ویر قدیمی !
 ایہ جوان بچے تہ رہا جے توں کریں کریمی
 کی جاناں ایہ ایسا سوہنا کن سہاگن جایا
 ایس قلعے وچہ آن بچایا کس شامت نے چایا
 ایسا چودھیں دا چن سارا جھڑیا جس آسمانوں

پیا ہمیرا ڈوبا ہو سی چائن اوس جہانوں
 جس تاجوں ایہ لعل چمکدا جھڑیا اندر گھٹے
 شاہاں دے سر رہیا نہ ہو سی طالع اس دے گھٹے
 شاہزادہ تے لڑکی دو نویں زاری کر کر ہٹے
 خالی مغز ہویا ناں قوت آکھیں نیر نکھٹے
 تحت اتے ہو بیٹھے دونویں کرن لگے پھر باتاں
 لڑکی تھیں شاہزادہ پکھدا پتے نشانی ذاتاں
 سیف ملوک کہے اے لڑکی کون کوئی توں بندی
 کی نانواں کی ذات تساڈی کیہڑے شہر دسندی
 آدم ہیں یا حور فرشتہ یا کوئی پری پیاری
 آدمیاں وچہ حسن اجیہا ڈٹھا ناں بک واری
 نام خدا دے سچ دسا لیں کوڑ نہ بولیں اتھے
 ایسا جو بن نازک دیہی آدمیاں وچہ کتھے
 لڑکی کہیا سچ سناواں ڈا ہڈی قسم خدا دی
 آدمیاں دی ذاتے وچوں میں ہاں آدم زادی
 پرتوں بھی سچ دسیں مینوں بھائی نیک سرشتہ
 صورت تیری دا کوئی ہو سی جنت وچہ فرشتہ
 صورت مند جوان زمیں تے تہہ جیہا کس ڈٹھا
 جادو گرد و نمین سپاہی بول موہیں دار مٹھا
 جس جس پاسے ٹردا جائیں ٹھگیں رخت دلاں دی
 جتول ویکھیں ساگ آکھیں دی چیر کلجہ جاندی
 تیرے قد برابر سوہناں باغیں سرد نہ کائی

جس دے پیٹوں پیدا ہو یوں دھن تیری اوہ مائی
 آدم میں یا حور بہشتی کیہڑی زات تساڈی
 مینوں بھی کجھ ہووے تسلی پچھاں بات تساڈی
 سیف ملوک شاہزادے کہیا خطرہ رکھ نہ ذرہ
 آدمیاں دی ذاتے وچوں میں بھی ہاں مقررہ
 لڑکی کہیا آدم ہو کے کیوں کر پہنوں اتھے
 آدم ذات نہیں تچ سکدے ملک انہاندا کتھے
 پریاں دا ایہ ملک ٹکانا دیو تیاں دے تھانے
 آدم سوئی تچے جس نوں دیو کوئی چا آنے
 آدمیاں وچہ مہیں تتی ڈٹھے پرہت کالے
 ایہ ولایت ہور کسے نوں نہ رب پاک دسالے
 سیف ملوک کہیا گل میری لمیں بہت کہانی
 دس برس میں پھر دے ہوئے مشکل سخت دہانی
 ظالم عشق پری دے والی پیڑ کیجے جاگی
 سکھ سلامت گھر دے چھڈے سفر ملامت جھاگی
 جنگل تے کوہ قاف سمندر کتنے ٹاپو نیلے
 بھکھاں تساں دھپاں پالے جھلے تاں اس ویلے
 عجب عجائب جاء ٹکانے ڈٹھے بے تماشے
 آدمیاں جو سنے نہ کنیں ویکھے شینیں تماشے
 بحراں براں شہراں اندر جو میں نظری آئے
 وچہ حساب نہ آون توڑے گندیاں عمر وہائے
 بھلیوں بھلیاں چیزاں تکیاں انت نہیں کجھ رہیا

پر کوئی چیز تماشا نا ہیں ڈٹھا تیرے جیہا
 تیرا سر عجب ڈٹھا پتہ نہیں کجھ گدا
 ایسی بار غبار جنگل وچہ سہد سنکار نہ جگدا
 غول اجاڑے وسدے اتھے یا کوئی راشک ظالم
 ہور نہیں کوئی جون وسندی ملکوں باہرا عالم
 متیوں کس نے چاہ لیاندا دوجا کول نہ کوئی !
 مائی باپ کتھے ہن تیرے کتھے جمیں ہوئی
 کس دے پیٹوں پیدا ہوئیں کس نے جمیں پالی
 صورت سیرت دی توں ایسی صفت خداوند والی
 سدا گلاب تیرا مکھ تازہ کھڑیا سی کس باغوں
 کس دا خانہ روشن آہا تیرے روپ چراغوں
 لڑکی کہیا سن وے بھائی پچھ نہیں گل ساری
 تیرے وانگن میں بھی آئی وخت قصبے ماری
 دور دراز میری گل لمیں بے انداز کہانی
 بھائی کجھ نہ پچھ میرے تھیں میں ہاں در در نجانی
 بے میں دکھ قصبے پھولاں بھڑک لگے اک چھاتی
 توں بھی جھل نہ سکیں مولے بلسیں وانگر باقی
 سیف ملوک کہیا میں اگے سڑ سڑ ہویا جی
 بلنے دا نہیں صرفہ مینوں رکھ نہیں گل کجی
 نام نشانی حال حقیقت کھول سنائیں مینوں
 درد وندے گل کھولے ملدا دردی ساتھی جینوں
 دکھے دی گل دکھیا سدا قیمت قدر پچانی

کی دکھیا جو دکھے اگے دے نہیں دہانی
 جیوں دکھے نوں دکھیا مل کے ہنجوں بھر بھر سوندا
 سکھیے تائیں تک کے سکھیا ایسا خوش نہ ہوندا
 ماتم والے دے گھر ناریں جا منہ پلے پاؤں
 دکھیا تگن تاں دکھ اپنے کچھے باجھ سناون
 لکڑ اپنے رکھوں وچھڑی تارو چھنی سنگوں
 دو نویں رلیاں دن لگیاں کوک سناون چنگوں
 پہاں اپنا نام وسالیں سوکھے گلاں کرینے
 ہک دوہے دے واقف ہو کے نال اتفاقے مرینے
 لڑکی کہیا ہن میں وساں کن دلے دے لاتوں
 میرا نام بلاندے آہے گھر وچہ ملکہ خاتوں !
 بیس سال بیٹی بادشاہے دی بہت لڈکی گھر وچہ
 باپ میرا سلطان ملک دا سرا یذیب شہر وچہ
 اوہو تاج تخت دا سائیں کردا حکم چوہیرے
 فوجاں لشکر مال خزانے رکھدا گھنے گھنیرے
 تریوے اسیں اوہدے گھر دھیاں اک اسا ڈا بھائی !
 عیشاں خوشیاں موجاں اندر چارے ساں بکجائی !
 کوس کسے تھیں گھڑی نہ وسدے نہج بھیناں نہ بھائی
 اچن چیتی پیا وچھوڑا ڈا ہڈے قلم وگائی
 نج جتیدی ماں تتی نوں یا جمدی مرویدی
 کاہنوں دودھ پلانیوس مینوں زہر گڑو ہتی دیندی
 بھیناں دیر وچھتے میں تھیں بابل مائی سیاں

لڑوں تروٹی کوچ نمائی پنجریاں وچہ پیال
 گل سندی ملکہ خاتوں ہنجوں بھر بھر رنی !
 کہندی ویرا بھیناں نالوں ایوں کر میں وچھنی
 ساڈا سی اک باغ ہزاری خوب طرح دا بنیاں
 سدا رہے رنگ لایا اوتھے گلاں پہلاں گھنیاں
 چوہیں پاسیں باغ بچے جا آہی وچہ باندی
 اس جائی بنگلہ بنیاں صفت نہ کیٹی جاندی
 چتر کاری بے شماری خوب سبھے تدبیراں
 تتر ، مور ، چکور لکھائے ہوہر کئی تصویراں
 بہت صفائی تے روشنائی رونق باہر انتوں !
 دنیا اتے سی اوہ گردا بنی نشانی جنتوں !
 اس بنگلے دے پٹھہ اگیرے حوض آہا اک بھائی
 ترے سے اندر تریہاں سیاں دی چڑیائی لمپائی
 اس حوض دے چوہیں پاسیں شیر سنہری چارے
 شیراں والی صورت دسدی بہت زور آور بھارے
 دونہ شیراں دے موہوں پانی وگ وگ ہوندا جاری
 دوجے دوسن پیندے جاندے حکمت بنی نیاری
 بنگلے اندر کھیڈن جائے سدا اسیں رل بھیناں !
 ہسن کھیڈن کم ہمیشہ غم دا نام نہ لیناں !
 حوض اندر سی کشتی رکھی پھیر اوہد یوچہ تریئے
 ہر ہر پاسے باغاں اندر سیر خوشی دی کریئے
 اک دن کرناں رب دا ہویا مارے پر تقدیرے

ہارے طالع لیکھ متھے دے التائے تقصیرے
 بھیناں نال ہمیشہ وانگر پئے کشتی وچہ تریاں
 غیبوں بھاء تتی دے پیاں آن کلاماں بریاں
 اچن چیت ہک پنکھی چٹا او ڈوا اوڈا آیا !
 وڈا قد زور آور بہت انت نہ جاندا پایا
 رٹاں تے دھر زور پکھیرو چھٹاں اتے آیا
 دہشتناک ہویاں سبھ سیاں خونے نے جھل پایا
 کشتی اندر سہی سلامت رہ گیاں سبھ سیاں
 میں ککری بھیری جرمی پنکھی دے ہتھ پیاں
 دہشت خوف اوہدے نے مینوں پایا چھل اچہا
 مردے وانگ ہوئی بے طاقت ہوش سنبھال نہ رہیا
 خبر نہیں اس کیکر چایا کیہڑے رستے آندا
 کتنا دور ایٹھوں گھر اساڈا کس طرفے راہ جاندا
 جس ویلے میں اکھ ہگاڑی ہوش نویں سر آئی
 اپنا آپ اس تختے اتے ڈٹھا ایسے جانی
 ناں اوہ کشتی ناں اوہ سیاں ناں اوہ حوض نیچے
 ناں اوہ پنکھی نظری آیا دوس کدھے سر دتھے
 ہک جوان رگیلا ڈٹھا بیٹھا اگے میرے
 صورت سورج وانگ نورانی روشن کرے ہنیرے
 جس ویلے میں اس دل ڈٹھا لگا کرن سلاماں
 ہتھ گھمائے صدقے جائے کردا تر ت کلاماں
 میں سلام نہ جھلیا اگوں رہیوں چپ چپاتی

کہن لگا اے دلبر لڑکی توں ہیں میں پچھاتی
 مینوں بھی ہے تہہ پچھاتا کون کوئی میں بندہ
 کیہڑے دیس ملک دا راجہ کیہڑے شہر وسندا
 میں اگوں پھر بولی رکھی میں کی جاناں تینوں
 ناں ڈٹھوں ناں بھاکھوں اگے نہ ہن بھانویں مینوں
 اوس جوانے ایہہ گل سن کے چھو ہی پھیر کہانی
 کہندا مینوں نہ کر خفگی سن گل بی بی رانی !
 بچ جوان نہیں کوئی میں بھی قلم دا شاہزادہ
 باپ میریدا باپ تیرے تھیں راج اقبال زیادہ
 کی سی تہ صورت تیری مینوں نظری آئی !
 ڈیناں وانگن ظالم نیناں ساگ کھجے لائی
 بادشاہی دا ذوق نہ رہیا شوق تیرے دل پھڑیا
 عیش خوشی دا رہیا نہ چیتا لوڑے تیری چڑھیا
 مدت ست برس میں ہوئے طلب کمال تیری وچہ
 رات وہاں چھوہ بہندا رہیا خواہش بھال تیری وچہ
 کھاون لاون کجھ نہ سجا ناں نیندر بھرستا
 چھت پرت بتیرے کیتے مت کوئی چلے بتا
 کتنی وار وٹائی کایاں ظالم عشق اکایاں
 زہر پیا غم صبر نہ رہیا تہہ تے چت وکایاں
 تینوں پکڑ لیاون کارن کیتے جتن بتیرے
 ستاں برساں وچہ نہ لگا دا میرا سنگ تیرے
 ترلے ہاڑے بہتے کیتے پیش نہ گیا کوئی

توں معصوم نا بالغ رکھیں پاکی سر منہ دھوئی
میں بھی دیوتیاں وچہ آہا سپہ سالار کہاندا
نال تیرے کجھ زور نہ چلیا اک گکیوس غم کھاندا
دیواں تائیں قوت بہتی کتنے آسن کر دے
پل وچہ ودھدے پل وچہ گھدے چپن وچہ نظر وے
ہوروں ہور بناون صورت بن سکدے کئی چیزاں
کدے ڈراون دیری دسدے کدے مثال عزیزاں
آدم ہے کی چیز بے چارا نال اونہاندے پوٹی
جھٹ اندر چا کھڑ دے ایویں ال کھڑے جیوں بوٹی
پر اک لیکھے آدم ڈا ہڈا پتہ تسانوں دیواں
ظاہر باطن پاکی ہووے پیش نہیں پھر دیواں
ظاہر پاکی جسے جامی بے بندے نوں ہووے
ظاہر دے جن بھوت نہ پوہندے جتھے جا کھلودے
باطن پاک ہووے جس نیت اندر وچہ صفائی
ویری دیو ابلیس یعنی پیش نہ جاندی کائی
اسنہاں گلاں اندر وڑیاں قصہ ہے ٹٹ جاند
سدھی صاف محمد بخشا چلیں بات سناندا
ملکہ خاتون گل سناندی سیف ملو کے اگے
اوس دیوے پھر مینوں کہیا واہ میری کد لگے
جاں جاں جسہ جامہ تیرا پاک آہا ہر میلوں
میرا زور نہ ٹریا کوئی بچیں اوس طفیلوں
جس ویلے ہن بالغ ہوئیں آئی حیض پلیتی !

داء لگا تدچاء لیا یوس آس پوری رب کیتی
 خاطر جمع تسلی کر توں خطرہ رکھ نہ جھورا
 ماں پیو بھیناں بھائیاں والی حرص نہ رکھیں جھورا
 توں معشوق میری میں عاشق اس تھیں کون چنگیرا
 شہر ولایت اتے کرساں راج حکم سبھ تیرا
 دشمن تیرے گھائل ہو سن خوشیاں عیشاں تینوں
 ہوو کسے دی چاہ نہ رکھیں جان پیارا مینوں
 جوڑی جوڑی کڑی تے لوہڑا یاری کیتی بھاگاں
 میں رلجہ توں رانی ہو میں وس میں سنگ سہاگاں
 چاء نہ رکھیں دیس وطن دا ایہو وطن بنائیں
 وہی جدوں ویہی جاندی روندی پا کہائیں
 بنے نال بنے جد الفت پیکے یاد نہ رہندے
 دوئے جی اکٹھے ہوون خوشیاں کر کر بہندے
 ماپے بھائی بھیناں سیاں ناں ہن مکھ وکھاو
 اوہ نہیں آسکدے اتھے ناں ہی تیرا جاو !
 ایہ ولایت پریاں والی دیوتیاں دے خانے
 آدمیاں دا آون اتھے ناہیں کسے بہانے
 اصلوں آدم ذات اس جانی نہ آیا ناں آسی !
 بک آدم دا خطرہ مینوں مت اوہ پھیرا پاسی !
 خوب جوان بہادر سوہنا ہوگ شہزادہ کوئی
 لمیں بہت کہانی اس دی تر ت بیان نہ ہوئی
 مینوں بھی ہے خوف گھنیرا اوس دلیر جوانوں

علم کلاماں وچوں آہی ایہو خبر اسانوں
 جاں ایہ گلاں دیوے دسیاں تاں میں بہتی رنی
 ہائے ہائے ربا بھیناں نالوں رہساں کوں وچھنی !
 ماپے پے سیاپے کر سن کی جاپے کی ہو سی
 بھیناں ویناں کر کر مر سن دیر پیانت روی
 سیاں جس دن بھورے پیاں جدوں پڑیوچہ گیاں
 کر سن یاد صواد نہ رستی نبجوں رسن پیاں !
 ایہو درد میرے دل آئے رورو کوکاں ماراں
 ماپے بھیناں بھائی باجیوں تاں میں جھٹ گمراہاں
 - - - - -

اوہناں باجیوں صبر نہ مینوں تاں توں دل نوں بھاریں
 بھانویں رنج میرے پر ہو کے جانوں مار گوا دیں
 جاں ایہ گل سنی اس دیوے چڑھیوس غضب ہمیر
 اس تختی تے جادو کر کے قید کیتی جند میری
 مردے وانگ اس تختے اتے پئی رہاں ہر ویلے
 بوہے اتے رہن کھلوتے پاہر و شیر مریلے
 اوہو دیو مہیں ے پچھوں پھیر میرے دل آوے
 تختی کدھ لیے سر پٹھوں ہوش میرے تن پاوے
 کھانے دانے چنگ چنگیرے رنگ برنگی چیزاں
 حاضر آن کریندا اگے پچھدا وانگ عزیزاں !
 کتنی مدت ہے مدھ ستیاں کتیمروز لنگھائے
 میں کہندی بک ساعت گزری اوہ پھر ہاسہ پائے

کہندا مینوں ستیاں تینوں ہویا اک مہینہ
 تیرے بھانے ساعت گزری سن توں یار نگیناں
 میں اگے پھر کھانے دھردا خوب طرح دے پکے
 جتنی طلب ہووے میں کھاواں خوش ہوندا اوہ تنکے
 جاں پھر مینوں تازی تنکے کر کر منت زاری
 کہندا مینوں ہے معشوقہ نال میرے کر یاری
 اوہ گل اس دی یاری والی موہرا لگدی مینوں
 سدھے منہ نہ بولاں کہندی بھس سر پاواں تینوں
 پھیر میرے تے غصے ہو کے جادو پاء سنوالے
 خنخی وچہ ہنر کجھ کر کے ہوش سنبھالا ٹالے
 آپوں جاندا پا مہینہ پھیرا ات ول مارے
 ایسے ڈولے قیدے اندر میں دس برس گزارے
 ملکہ خاتون دی گل ساری سیف ملوک شہزادہ !
 سن حیران تعجب ہویا کردا فکر زیادہ
 بک تھیں بک چڑھنیدی ڈا ہڈی مشکل میں سر آوے
 ایہ قلعہ اوہ دیو مریلے کیوں رب بچاوے
 جاء نہ اپنے چھین جوگی کتول چھپان نساں
 دیوے نے ہن جان نہ دیناں مارگ دے دے کساں
 اپنی گل رہی اک پاسے خیر جیویں کجھ ہوسی !
 پر ایہہ لڑکی قیدے اندر پئی ہمیشاں روسی
 ملکہ خاتون نوں چھڈ نسن ہے نامردی خاصی
 یا میں بھی مرجا ساں اتھے یا اس ہوگ خلاصی

ایہ بھی آدم میں بھی آدم نالے ویر بلائیں
 رب سب بنایا کائی تاں اس جائیں آئیں
 دیوے نال لڑائی کرینے جس دیوے تس اللہ
 ہمت اندر فرق نہ رکھے آپ کرے مت بھلا
 مرداں دے کوئی کچھے پوندا اوکڑ اویر ویلے
 مردو نگارے کدی نہ ہارے وانگر شیر مریلے
 بک شاہزادی دوجا لڑکی ترجیا ذات زانی !
 چوتھا روکے حال سنائیں چھڈ سنس شیطانی
 مشکل والے دے سرائے مرد جدوں آ چکا
 زاری سن کے یاری کر سی چھوڑ نہ جا سی سکا
 دیوے کولوں ہرساں ناہیں بے زندگانی میری
 ملکہ خاتون نوں چھڈ نساں کی جوانی میری
 سیف ملوک دلیری کر کے بیٹھا رکھ ہوشیاری
 ملکہ کہندی ہے شاہزادے دی میں گل ساری
 توں بھی اپنی گل سناویں بے کجھ ہے سرورقی
 کتھوں آئیں مطلب کیہڑا چلیوں کیہڑی دھرتی
 نازک بدن شاہزادہ دسیں صورت وانگ ملوکاں
 سوہناں دانشمندا کابر سالک سلک سلوکاں
 رستم وانگ بہادر لبھیں نادر لوتھ بدن دی
 سبھ ہتھیار سنگار سہائے انگ پوشاکی بن دی
 عمر ادائل روپ زیادہ باغ بہار چمن تھیں !
 کس مصیبت بھاری تینوں آندا کڈھ وطن تھیں

آدم زاد نہ مچھا اتھے باہجوں پری ویلے
 کس آفت نے چالیاندوں آپتوں کس حیلے
 سیف ملوک کہیا اے ملکہ آہے لیکھ اولے
 پچھن تھیں کی حاصل تینوں چھیڑ نہیں گھا اے
 پچھ سرود نہ مستان کولوں ہندوستان نہ فیلوں
 سڑیاں نوں نہ ساڑیں ملکہ باز آء ایس دیلوں
 لمی گل کہانی میری باہر انت حسابوں
 چھیڑ نہیں کی لیناں ملکہ ایس سوال جوابوں
 تھوڑی مدت وچہ نہ مکدا لماں قصہ میرا !
 دیو آوے تک تینوں مینوں کرسی بیرا بیرا
 وخت قصبے گندا ہویا میں رہاں وچہ زاری
 اچن چیتی آوے سرتے بنے مصیبت بھاری
 مینوں ویکھ سڑے کھا غیرت بھڑک لگوس اگ سینے
 یا مارے یا پکڑو گاوے ہوری کسے زمینے !
 ملکہ پکھدی کی دہارا چنوں ہے دن کتنا !
 کہیا شاہزادے روز فلاناں گیا مہینہ اتنا
 ملکہ کہندی نہ کر خطرہ رہندے پنج دھاڑے
 انہاں دناں وچہ آوگ ناہیں توڑ مہینہ چاہڑے
 جس دن ہوگ اوائی اس دی میں دس سال اس ویلے
 تیرے نال برابر اس نوں سچا رب نہ میلے
 رکھ تسلی پکی دل وچہ کھول حقیقت ساری
 بید اگے پھر دس لگا اپنی مرضی آزادی

مصر شہر دا میں شانزادہ پیا بہت لڈکا
 ماؤ پو گھر پت پیارا آہا مہیں اکا
 شکل بدیع جمال پری دی لکھی ہوئی ڈھٹی
 اک لگی کجھ آب نہ رہیم ویہہ ملیا جو چٹھی
 بیڑا ٹھیل سمندر میرا ماپے گھرنوں پرتے
 اگوں صاعد یارو چھناں قہر میرے سر ورتے
 ستر ہزار جو بیڑے آہے غرق ہوئے وچہ پانی
 بھلے بھلیرے یارو چھنے لگی کیجے کافی !
 صاعد یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی !
 سوخی صورت سبھنیں گلیں آہا میرا ثانی
 اس نالوں جد پئی جدائی تیل پیا وچہ اگی
 پھٹے اتے لون لگایوس ساگ دوارہ لگی
 اول آخر تیک کہانی ذرہ ذرہ کر دی
 گلاں کردا آہیں بھردا نہجوں بدل وی
 باغ ارم کوئی جا سنیدی اوتھے اس دا ڈیرا
 باپ میرے کئی وس لگائے دس نہ پئی چو پھیرا
 مینوں بھی ہن مدت گزری اسے لوڑے چڑھیاں
 اج توڑی کجھ پتہ نہ لگا پانی پیا نہ سٹریاں
 عشق کرٹے سکھ چھڑائے دیس وطن گھر ماپے
 شانزادے تھیں وحشی بنیوس ڈا ہڈے پئے سیاپے
 میرے مگر پیا اوہ ظالم لین نہ دیندا سہی
 ہر ہر پاسے جھوٹے دیوے پاء گئے وچہ پھاپی

مورت والی نے کر جادو میں نماں مٹھا
 کیتوس ظلم قضائیاں وانگر لتاں دے دے کٹھا
 بن آئی جند نکلے نا ہیں کوئی جہان نہ جھلدا
 ڈاڈے دے ہتھ قلم محمد دس نہیں کجھ چلدا
 بھنبل بھوسے کھاندا پھر دا ہر جنگل ہر غارے
 چھٹے شہدی جان عذابوں جے کوئی آفت مارے
 سنگی ساتھی سبھ کھڑائے جو منجیال غماں دے
 اپنا ساس کرنگ نہ چھڈ یار ہے شماروں دے
 عشق مہار پھڑی ہتھ پکی وتے جھل چراند
 نک نکیل نہ ہن دیندی مناں جو فرماندا
 راس ستارہ راس نہ ہوندا انت اوساس چلاندا
 ساس اوداس نہ باس بجن دی بہتر جے مرجاندا
 کیا گناہ کبیرہ کیتا شامت جس دی بھاری
 بھاہ الہے دوزخ والے سٹر دے عمر گزاری
 کتے بدیع جمال پری دی جیوندیاں دس پوندی
 لوڑن دا وسواس نہ رہندا آس ملن دی ہوندی
 مینوں بے وفائی اوسدی بہتر لکھ وفاقوں
 وڈی خطائی کول بجن دے بنناں پاک خطاؤں
 توڑے عشق پری دے اندر کیتی نہیں خطائی
 پھر بھی پر تقصیر کہاواں کرے کیوں اشنائی
 جیوندیاں کوئی سکھ سینہا آیا نہیں پری دا
 پتہ نہیں کجھ ہوسی اس نوں میری رنج جری دا

آس بجن دی رحمت اتے مویاں متے سنبھالے
 سرمگے تاں حاضر کریئے ہتھیں پکڑ حلالے
 وانگ شمع دل روشن عشقوں جاں سر شمع کپیندا !
 سرکپن دا درد جہلن تھیں نور زیادہ تھیندا
 دریاراں دے مرناں بہتر اس بن جیون نالوں
 طرف پری دی راہ نہ لدھا اتنی دوڑوں چالوں
 نال پری دی مورت ڈر دے نہ دکھ کھول سناہیئے
 نازک انگ پری دی مورت مت ایہ بھی اک جائے
 تپ تاثیر غماں دی کولوں پیڑ سرے نوں لگے
 پیڑاں جو گاہے دم میرا سے پیڑاں جس اگے
 پتہ بدیع جمال پری دا یا اس باغ ارم دا !
 بے مینوں ہتھ لگدا کدھروں اوہ سی داروں غم دا !
 دلبر کارن گھر در سٹے انک نہ رہیوں ڈر کے
 جان تلی دھر لوڑکراں گا کدے تے ملساں مر کے
 سیف ملوک ایہ گلاں کر کے رناں نال غماں دے
 ہو بیتاب پیا جیوں ہوندی جان لباں پر ماندے
 ملکہ کہیا باغ ارم دی بے دس پاواں تینوں
 نالے خبر پری دی دیواں کہو کی دیسیں مینوں
 پتہ بدیع جمال پری دایک بیک سناواں
 کی انعام ملے گا مینوں دیسیں وانگ بھراواں
 ملکہ خاتون دی گل سن کے سیف ملوک رنگیلا
 آہیں ڈھانکیں بھر بھر رناں ہو گیا رنگ پیلا

اچن چیت ترا ہے وانگن کھل گئے دل دیدے
 جیونکر روزے داراں دسدا چن مبارک عیدے
 یا جیوں سنیاں شاہ علی نیکلمہ بانگ نبی دا
 جیونکر مھلی نوں ہتھ لگا چشمہ خضر ولی دا !
 یا جیوں روز قیامت والے سخن شفاعت والا
 اوگہاراں دے کن پوسی ہوسی روح سکھالا
 جیوں یعقوب نبی نوں آئی مصر ولوں خوشبوئی
 جیوں یوسف دے مل وکن دی خبر زلیخا ہوئی
 نعرے مار رناں شاہزادہ کر کے ہائے ہائے
 ہوش سنبھال چلی ہو راہی نین ونجن چھٹلائے
 عین شراب بیہوشی والا لگا پین پیالہ
 پھیر طبیعت جانی رکھیس کر کے بہت سنبھالہ
 ملکہ خاتون نے جد ڈٹھا شاہزادے دا رولا
 مارا وساس لگی فرماون سن بھائی مقبولا
 قسم کراں میں رب سچے دی جس بن رب نہ دوجا
 اوے دی سبھ زہد عبادت اوے دی سبھ پوجا
 بے میں گھر پیو دے ہوندی سراندیپ شہر وچہ
 نال بدیع جمال پری دے تھہ ملاندی گھر وچہ
 پر ہن کجھ نہ چارہ چلدا کی وس لاواں بندی
 تیری بید ہوواں بے چھٹاں قید میرے تن مندی
 دکھ تھیے تیری سن کے برم لگا دل میرے
 مرنے تیک نہ جا سن مینوں ایہ افسوس گھنیرے

قید اپنی دا غم نہ رہیا برم لگا ایہہ بھارا
 جے توں گھر وچہ ملدوں مینوں دسوی پیارا
 میں ہن قید ہوئی وچہ ٹاپو محکم کوٹ چوہیرے
 ڈاڈی بند خلاص نہ ہوندى جے چلاں سنگ تیرے
 ملکہ دی گل سن شاہزادے ہو کے مثل یتیمیاں
 اٹھ کھلوتا تختے اتوں کرن لگا تعظیماں !
 ملکہ اتوں ہتھ گھمائی صدقے ہو ہو جائے
 چم زمیں سلماں کر مڑ مڑ سیس نوائے
 جس رستے توں آئی ملکہ میں صدقے اس راہوں
 جس موہوں ایہ گل الائی جند واری اس ساہوں
 جہاں اکھیں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیں تک لیاں
 توں ملیئیں تاں ساجن ملایا ہن آسان لگ پیاں
 ملکہ ول ہتھ نبھ کھلوتا روندنا اینواں ہوندا !
 اکھیں پانی ڈل ڈل کردا ہنجوں ہار پروندا
 صبر قرار آرام نہ رہیا بہت ہویا دل تتا
 ملکہ اگے منت کردا دس بھینوں کوئی پتا
 ملکہ خاتون کہندی ویرا بیٹھ تھل کر کے
 خوب طرح متوجہ ہوویں کن میرے ول دھر کے
 یار بدیع جمال پری دی دساں کھول کہانی
 پکا پتہ نشانی دیوں اگوں رب ملانی
 سیف ملوک نچلا بیٹھا کن دے دے دھر کے
 سر دھڑ جسہ جامہ رکھیا ملکہ دل کن کر کے

ملکہ خاتون گل پری دی آن شروع پھر کیتی
 خوش آواز فصیح زبانوں نالے دکھاں سیتی
 بک آواز زنانہ آہا دوجا جیہہ ریلی !
 تریجا دانشمند اکابر کر دی گل رنگیلی
 خوش آواز ہووے جے دکھیا سروں ادا سہاوے
 پتھر دل نوں موم کریندا جاں کوئی قصہ گاوے
 اوہ آوارہ جیہہ ریلی اوہ دلبر دا قصہ
 اوہ عاشق سی سننے والا سن سن لیندا حصہ
 شوق جدھے تھیں شاہی چھڈی گھر در دیس بھلائے
 براں بحر اں کوہ قافاں وچہ مر مر عمر لنگھائے
 جاں اس کوئی محرم لبھے دیکھے دکھ وٹڈائے
 دے سبھ کہانی اس دی دس پکیری پائے
 نال اداء آواز بھلیری بات صحیح سناوے
 کرو قیاس محمد بخشا کیسی گل سکھاوے
 ملکہ کہندی سن وے ویرار رکھیں یاد سنائیاں
 اسیں توہوے بھیناں آہیاں بکسے پٹیوں جائیاں
 بھین میری اک بدرہ خاتون اوہ کچھڑیسی
 ماماں پی پنگھورے کھیڈے صورت موتیں جیسی
 بک دن ماں میری اس ویلے حوضے اتے آئی
 جس حوضے توں پکڑ لیندا مینوں دیو قصائی
 دائیاں خدمتگاراں کھلیاں ہر اک دا مکھ لالہ
 ماؤ کول پنکھوڑ اٹکيا بدرہ خاتون والا !

نرم کباب بھجن تر تازے دھم گھستی خوشبونی
 چاول کھلے رنگ برنگی نعمت چیز نرونی
 اس حوضے دے دندے آبا ماں میری دا ڈیرا
 سر تے سایہ دار کھلوتا چکڑی رکھ وڈیرا
 مائی میری سی کی تھکدی قدرت نال خدائی
 رکھ اتوں اک بڈھی مائی دھرتی اتر آئی !
 ماں میری دے کول پلنگ تے بیٹھی آن شتابی
 ماں میری نوں اس تھیں آئی دہشت بے حسابی
 بڈھی عورت ماں میری نوں کہندی رکھ دلاسا
 میں گواہنڈن تیری بی بی نہ ڈر میتھوں ماسا
 کوہ قافاں وچہ گھرا ساڈے راج حکومت اساڈی
 میں بھی بادشاہے دی بیغم بھاری ہے پت ساڈی
 شارستان سنہری جیہڑا بنی سلیمان والا !
 اوہ ہے وطن سہاوا میرا سندر دیس نرالا
 اوس ملک اک باغ ارم دا اوتھے ہاں میں رہندی
 اوتھے محل چبارے ساڈے جا ڈٹھیاں بھکھ لہندی
 اوس ولایت ساری اتے جس دی ہے سلطانی
 شاہ شاہپال اوہدا ہے ناواں اس دی میں زنانی
 بیغم خاص نہیں گھر اس دے اوس وڈی سرداری
 دیواں پریاں سھناں اتے حکم او ہدانت جاری
 شاہ شاہپال میرا جو خاوند وہ بیٹا شاہ رخ دا !
 شاہ رخ دا پو بنی سلیمان بن داؤد فرخ دا !

دائم اسیں تسیں ہمسائے آڈی دے شاہزادے
 پریاں اسیں رچے وچے پردے ظاہر آدم زادے
 مینوں اک مہینہ ہویا اس باغے وچے آیاں !
 نوکر چاکر خدمت والے نال بہوں دھن مایاں
 ہن میں پرت گھراں نوں چلی رہو تسیں سکھ داسی
 ایہ سرتے ایہ باغ تساڈے ہوئے اسیں او داسی
 کھانے تیرے دی خوشبوئی مغز میرے وچے بہتی !
 تاں میں کول تیرے آ بیٹھی رغبت اٹھی بہتی
 بھر کے تھال جواہر موتی ماں میری نوں دیندی
 کہندی ہن توں بھین دھرم دی میں سہیلی تینڈی
 ایہ تحفہ میں دتا تینوں کیتا بھائی چارہ !
 ورتن کراں محبت والی بنیاں راہ ہمارا
 ماں میری نے اتوں ڈٹھا سخن اوہدا دل دھریا
 کی تھکدی ہتھ تھال پری دے تہاڑی وانگن پھڑیا
 مروار یزر مرد سچے یا قوتاں رنگ لایا !
 مانک موتی ہیرے پنے لعلیں تھال سہایا !
 ست گوہر شب تاب ٹکائے سہناں اتے کر کے
 رات ہمیری روشن ہوندی جے رکھیے ہتھ دھر کے
 بنگلے باغ تلاب چوہیرے ہوئی روشنائی
 ایہ تحفہ اس بڈھی و تالیا اساڈی مائی
 ماں میری دی گودوں اس نے بھین میری پھر چائی
 بہت پیار محبت کر کے ممیں اپنے پائی

نال خوشی دے دودھ پلایا بدرہ خاتون پیتا !
 پھیر پری دی ہوئی تیاری اڈن تے دل کیتا !
 ماں میری نے کہیا اس نوں سن توں میرے بھنے
 دھی میری تده ممیں پائی میں بھی بدلے دینے
 دھی اپنی نوں دسیں مینوں میں بھی اس نوں چاواں
 ممیں پاواں دودھ پلاواں صدقے صدقے جاواں
 جلدی حکم پری نے دتا خدمت گاراں تائیں
 آندا چاء پنگھوڑا انہاں رکھیا آن اوتھائیں !
 ماں میری نے پلہ چایا دھی پری دی دھئی
 سوخی ہیر زلیخاں سسیوں شیریں شکروں مٹھی
 شمع نورانی خاور والی وکھ اس نوے شرماوے
 جنت دی کوئی حور حسن دی تاب نہ مول لیاوے
 جیوں از پکے دا دانہ ہوئے جلال آبادی
 موتیں وانگ صفائی جسے لعلوں تاب زیادی
 صورت وکھ ہوون دلہریاں پریاں ہور تمامی
 نیناں اگے ہرگ شکاری ہوندے وکھ سلامی
 ایسا حسن اس لڑکی اتے جے اوہ ہوندی ظاہر
 ہر ذرہ ہو سورج چمکے روپ حسابوں باہر
 ہر ہر وال اوہدے وچہ آبا سو سو پچ گمانی
 صورت دا کجھ انت نہ آوے کاریگری زبانی
 جھنڈا اوہدی دیاں ولاں وچوں مغز چڑھے خوشبوئی
 ویکھن سات اساڈی مائی بے خود بے سدھ ہوئی

ذرہ سرت سنبھال نہ رہیوس غش اجیہی آئی !
 کردتی بے تاب شتابی تاب شکل دی مائی
 اس لڑکی دی مائی ڈٹھا ماں میری دار ولا
 کول اوہدے کوئی باغ ارم دا پھل آہا خوش پھولا
 اوہ پھل ماں میری دے سرتے اوس پری نے لایا
 ساعت پچھوں ہوش سنبھالی جگرا جائی آیا
 ماں میری پھر آکھن لگی حمد خداوند تائیں
 واہ واہ قادر پاک کاریگر اس حکمت دا سائیں
 قطرے آب منی دے وچوں ایسی شکل بناندا
 پتھر تھیں کر نظر کرم دی چن سورج چمکاندا
 خشنش جیڈا تیج خیزا خاکو اندر رلدا !

اس تھیں رکھ بلند بنائے رنگ برنگی پھل دا
 پانی بوندا اسمانی آوے سپاں دے منہ پیندی
 اس تھیں در یتیم سہائے قیمت پوے نہ جیندی
 کالے پتھر دھپے سڑ دے اندر کان بدخشاں
 انہاں وچوں لعل بنائے بے بہاء درخشاں
 خلقت اس دی رنگ برنگی دھن اوہ سر جن والا
 آپو اپنی صورت دیتوں اک تھیں اک اجالا
 لکھ کروڑاں ہو ہو گذرے اس دھرتی وچہ مٹی
 سندر صورت ظاہر کر کے پھیر رلاوے مٹی
 ماں میری نے اس لڑکی نوں کچھوا اپنے چایا
 مانواں وانگر ممیں پانی مٹھا دودھ پلایا !

اس لڑکی دی ماں پری نے کیتا قول زبانی
 جب لگ دھی میری دی ہوسی دنیا تے زندگانی
 تیرا حق بھلا سی نا ہیں چھوڑ وفاء نہ بھسی
 ہر مینے وچہ اک ہفتہ پاس تیرے آر ہسی
 دھی میری تے تیری بھیناں اسین دوئے بھی بھیناں
 فرض اس تے ہر چنے اندر ورن تیرا لیناں !
 جیسی اس دی مائی میں ہاں توں بھی ایسی مائی
 کیتی شرط میری نہ بھنسی ہے ایہ میری جانی
 بدرہ خاتون ایس سہیلی اس دی ایہ سہیلی
 خیری خیری میلے انہاں پاک خداوند بلی
 بدرہ خاتون اڈنہ سکدی نال اوہنوں بے کھڑینے
 نالے خوف متے اوہ کھاوے جاں دیواں وچہ وڑینے
 نہیں تاں نال سہیلی اوہ بھی باغ ارم دا تکدی
 ایہو اتھے آیا کر سی اوہ نہیں جا سکدی
 شرط اقرار پکے رنگ کر کے اڈگیاں اوہ پریاں
 بول اتے ہن پہرہ دیون اس دن تیک نہ ہریاں
 اوہ بدلیج جمال پری سی لڑکی وچہ پنگھوڑے
 چوہداں برساں دی ہن ہوئی چڑھی ہووگی چوڑے
 جب لگ میں رہی اس جانی تکدی رہی تماشہ
 اوس بدلیج جمال پری دا دائم ہے ایہ خواشہ !
 ہفتہ اک مہینے وچوں باغ اساڈے کھدی
 صورت حسن اوہدے دی تابوں جوت شمع دی گھندی

روئے زمیں تے ثانی اس دا صورت مند نہ کائی
 ناں پریاں ناں آدم وچوں ساری وچہ لوکائی
 سیف ملوک کہیا ہے ملکہ بھین دھرم دی لگیں
 سچ کہیں کہ کوڑ خوشامد کر کے ہینوں ٹھگیں !
 ملکہ کہندی سن وے ویرا بخشے رب پناہاں
 اللہ بھاوے کوڑ نہ آکھان جیکوئی ڈھوئے پھاہاں
 کوڑے بندے رب نہ بھاون یمن زبان نہ رہندا
 گل اوہدی کوئی مندا ناہیں سبھ جگ جھوٹھا کہندا
 بے اعتبار خوار جگت تے کوڑا لاون والا
 کی لاچار کراں میں تیری جھوٹھ خوشامد لالہ
 قسم کراں میں رب سچے دی جو عالم دا والی
 جس نے خلقت پیدا کیتی روزی دے سنبھالی
 کیڑے ہاتھی چڑیاں بازاں سبھناں دار کھوالا
 ہر اک تائیں رزق پچاوے کر کے خوب سنبھالا
 دنیا تے جس پیدا کیتا آدم جن حیواناں
 بھلے بھلیرے روپ بنائے صورت مند جوناں
 سوئی صورت تے جس پایا حسنے دا چمکارا
 عاشق دے دل اگ لگائی سٹر دانت بچارا
 محبوباں نوں آن سکھائیویں ناز محول مروڑاں
 خودی تکبر بے پرواہی تلخ جواب تروڑاں
 بے وفائی تے بے رحمی قہر ستم بے ترسی
 جند عاشق دا کرن نہ صرفہ کی ہویا جے مرسی

عاشق دے دل اندر پائیوس عجز نیاز ہزاراں
 خوف امید سمند غماں دی موجاں بے کناراں
 ترک سکھان دی جال دکھاں دی سختی جند بدن دی
 دوہاں جہاناں وچہ محمد حرص ہوا بجن دی
 جو یاراں نوں یار ملاوے سیوے پھٹ جدائی
 رب غریب نواز ہمیشہ جس دی دھن خدائی
 چو سچ سنائی ویرا جو گل اکھیں ڈھٹی
 کوڑوں سچ نکھیر دساں بے مدھ ہووے چٹھی
 ہائے افسوس بے پہنچاں اوتھے تاں ایہ سچ دسالاں
 نال بدلیج جمال پری دے تینوں چل بہاراں
 ملکہ دی گل سن شہزادہ وانگ گلاباں پھلا
 کردا شکر ہزار ہزاراں رحمت وا در کھلا
 سکا باغ دلے وا ہویا تازہ ابر بہاروں
 جان حیران لگی پھر آسا دلبر دے اخباروں
 نا امیدی والی آتش دوزخ وانگن بلدی
 آس لقائیوں دس ارم تھیں سرد ہوئی کجھ جلدی
 اوہ کہانی ملکہ والی شاہزادے دلی بھانی !
 کر بلا دے تے تاہیں جیوں کر ٹھنڈا پانی
 جیوں پردیسی راہوں بھلے رت بہیری اندر
 اچن چیتی چانن لایا چڑھ چودھیں دے چندر
 جیوں کر کئی مدت دے روگی ملایا بید سناسی
 آس لگی مت ساس بدن وچہ مولی پاک وساسی

جیوں روڑے وچہ بدل ڈٹھا لگی آس فصل دی
 بھکھے مال لدھی ہریائی کر پا ہوئی فضل دی
 ملکہ اتوں صدقے جاوے سیف ملوک شہزادہ
 کہندا توں احسان میرے تے حدوں کیا زیادہ
 مینوں دس بجن دی پاپو خوب طرح دی پکی
 تڈھ پچھے سردیوں لائق توں ہن میری سکی
 کوئی تدبیر ہووے تڈھ معلم سمجھی سنی سنائی
 کسے طرح اس قیدوں چھٹیں کوئے زور آزمائی
 ملکہ کہندی کیکر چھٹاں کجھ نہ چلدا چارہ
 ایہ خیبر ایہ کوٹ چوہیرے ملک بدلیں ہتھیارا
 جس دی قیدے اندر میں ہاں دیو بہادر بھارا
 سٹھ گز اچا قد مریلا زور اس بے شمارا
 راکش غول وڈیرے اس تھیں خوف ہمیشہ کھاوَن
 چہل دناں دے پینڈے اتوں نہیں اوریرے آوَن
 باجھ اس تھیں اس جانی ناہیں پنکھی پر مریندا
 جانی والی چیز اس ناپو کوئی پھرن نہ دیندا
 سن گلاں شاہزادے تائیں فکر پیا دل بھارا
 کیویں ملکہ خاتوں چھٹے رب چھڈا دن ہارا
 فکر تمیزاں کر کر تھکار اس نہ آوے کائی
 مکر فریب ہنر دا حیلہ ٹر داناں اس جانی
 کوٹ وڈیرا چوٹ دیوے دی خوف کلیجہ کھائے
 راہ نہ لہجے داء نہ لگے بک پناہ خدائے

سیف ملوک بیچارہ ہو کے کردا وضو طہارت
 ابراہیم نبی دے دینوں کردا اٹھ عبادت
 امت خاص خلیل اللہ دی آہا اوہ شاہزادہ
 دور کعباتوں نفل گزارے دل دا رکھ ارادہ
 پھر جدے سر دھڑکے رماں رو رو کرے دعائیں
 رہا توہیں حافظ ناصر ادھی سوکھی جائیں
 بے یاراں نوں یاری کرناں آس تیری بے آساں
 ہر ڈٹھے نوں آپ اٹھا لیں کر مشکل کم آساں
 بخشش کر کے فیض پچاویں اوگنہار انساں
 رحمت تیری تھیں نو میدی ہوندا کم شیطاناں
 توڑے ہاں بد کار گناہی اسیں بندے منہ کالے
 پھر بھی دائم فضل تیرے دی آسا رکھن والے
 لکھ مناں چرکیں پلیتی شہراں اندر ہوندى
 پل وچہ پاک کرے جس ویلے رحمت تیری پوندی
 توں غریب نواز ہمیشہ اسیں بندے درماندے
 کرم کریں تاں ہے چھکارا بھکھے ہاں کرماں دے
 مدھ باہجوں کوئی ساتھی ناہیں پھاتھی جان اولی
 توں چھڑکاویں تاں میں چھٹاں دیو دشمن سنگ بلی
 مان تران نہ زور نمائے ناں کجہ شینی میری
 کہو پرناں تکیر تیرا ہور نہیں دھڑ ڈھیری
 سیف ملوک غریب شوہدیدی کوک تیرے درساں
 دیو غنیم یتیم بندے نوں کوہی وانگ قصائیاں

تیری اوٹ پناہ خدایا ہو رہی نہیں کچھ سمجھا
جس دیوے نوں آپوں بالیں کد کسے تھیں کہدا
چڑیاں بازاں داتوں سائیں چڑیوں باز کوہا ویں
گوشت شہاں سپاں والا کیڑے پاکھوا دیں
توں بندے ناچیزے ہتھوں دیوتیاں نوں مرواند
واہ قادر دھن قدرت تیری انت نہ پایا جانڈ
میں غافل گمراہ تیرے تھیں بندہ پر تفنصیراں
نہیں عبادت تیری کیتی مگر پھراں تصویراں
صورت دی ہک مورت تک کے بھجے بھجے مراں اضاعیں
آہا فرض میرے سر لوڑن وحدت تیری تاں
ہر صورت وچہ معنے تو ہیں تیرا عشق نہ چایا
صورت پچھے جھلا ہو کے اپنا جرم گویا
ماؤ پیو دی خدمت کرنی فرض میرے پر آہی
اوہ بھی روندے چھڈ کے ٹریا بہت کیتی گمراہی
تیرا نام غفور سنیدا بخشیش میں نکارا
ملکہ خاتون نوں لے جاواں دیو مرے ہتھیارا
ملکہ خاتون نے پھر کہیا سن توں ویر پیارا
ہک تدبیر میرے دل آئی اس تھیں ہے چھٹکارا
جے سلیمانی دو شاہ مہرے ہتھ اساڈے آون
اللہ بھاوے تاں اس قیدوں اوہ سانوں چھڑکاؤن
میں دیوے تھیں ہک دھاڑے کچھی سی گل ساری
کی کچھ نام اس کوٹ تیریدا کس دی ہے سرداری

دیوے نے پھر دیا اگوں ناپو ایہ وڈیرا
 اسفند باش ہے نانواں اسدا راج حکم سبھ میرا
 پھر میں پچھیا ایس مکانوں آدمیاں دا واسا
 کتنا پندھ دور اڈا ہوسی خبر نہیں میں ماسا
 دیوے کہیا آدم اتھے مول نہیں آسکدا
 آدمیاں دی جاؤں توڑی دیو وڈا بھی تھکدا
 آدمیاں دے واسے ایہتوں نہیں شمار کوہاں دا
 اڈن والی پری اگے بھی پینڈا برس دہاں دا !
 ہک روایت ایہ بھی ڈٹھی پینڈا ہک دو ہیں دا
 ایڈا فرق ہووے گا کیکر ناہیں عقل منیندا
 رستے وچہ کوہ قاف اجاڑاں ندیاں انت نہ کوئی
 پریاں اتوں اڈیا جانوں مشکل پندھ نہ ہوئی
 پھر میں پچھیا عمر تساڈی ہوندی کتنی کتنی
 آدمیاں تھیں لمبی چھوٹی یا انہاں دے جتنی
 کہیوس عمر اساڈی وڈی آدمیاں دی تھوڑی
 پھر میں کہیا تیرے دم دی ہوسی کتھے توڑی
 کہیوس ست سے برساں توڑی میں پراقم ہوساں
 سے برساں وچہ عمر جوانی زور دیئے تن موساں
 پھر میں کہیا دیوتیاں دی جان ہوندی ہر جائی
 تیری جان پیاری کتھے دس مینوں گل کائی
 ایہ گل سن کے دیوے مینوں دتی جھڑک غصب دی
 جان میری سنگ کی کم ترا نیت کس طلب دی

کس کارے پر جان میری دے پچھیں پتے نشانی
 کون تیرا جو مارگ مینوں سن توں نار حیوانی
 کون جوان میرے تھیں چنگا وچہ جنان انساناں
 ناہیں دیو زور آور بھارا میرے جیڈ تواناں
 کس اگے فریاد کریں گی کون لڑے سنگ میرے
 کس کارن پھر جان میری دے پچھیں پتے پکیرے
 جان دیوے ایہ جھڑک غضب دی دتی بہت زروئی
 میں بھی اگوں غصے بولی نالے بنجوں روئی !
 دیوے اگے سڑ کے بولی کیوں توں جھڑکیں مینوں
 قید رنجاتی ہک ایانی ترس نہ آوے تینوں
 ماء پیو بھینناں بھایاں نالوں پائیوئی برا وچھوڑا
 دیسوں کڈھ بدلیں بدھوئی قبر نہ کیتوئی تھوڑا
 ناں کوئی سنگ سہیلی اتھے نہ کوئی ماں پیو جانی
 ہک اکلی قید تیری وچہ میں نمائی آئی
 کس اگے میں دس چلی کیرا اتھے بندا
 کون میرا فریاداں جو گا جس تھیں لگوئی مندا
 اگے انت شمار نہ غم دا سار چنے نت چباں
 میں سر گھٹ مصیبت دے ہور جڑھاویں وباں
 درداں دی گل سن کے دیوے رحم پیا ات پاسے
 سر میرے نوں جھولی رکھ کے لگا کرن دلا سے
 کہن لگا دس دیواں تینوں تیرے تھیں کی چوری
 جتھے جان میری اس جائے پہنچ نہ کسے ہوری

آدم ذات کسے دا اوتھے پیش نہ جاندا حیلہ
 نہ تیرا نال ہور بندے دا تر دا اوس وسیلہ
 جان میری صندوقے اندر شیشے دا اوہ بنیاں
 پھر صندوق صندوقے اندر جندریاں سنگ گھنیاں
 اوہ صندوق ندی دے تھلے ایہ ندی جو وگدی
 شاہ مہرے سلیمانی ہوون واہ اوتھے تہ لگدی
 دوشاہ مہرے صورت والے پاس ہوون جس بندے
 ہمت کر کے آن کھلوئے ایس ندی دے دندے
 اوہ شاہ مہرے باندے کر کے دس ایس ندی نوں
 ندی صندوق لیاوے باہر ساعت گھڑی اڈھی نوں
 کل ونجن صندوق شتابی جاں شاہ مہرے دسے
 اونہاں وچہ کبوتر چٹا اڈ کتے ول نسے
 اوس کبوتر اندر رہندی میری جان پیاری
 مرجاواں میں اوسے ویلے جاں اس نوں کوئی ماری
 ملکہ خاتون خبر سنائی شاہزادے نوں ساری
 سیف ملوک ہوياں دل خوشیاں بہت آئی ہشیاری
 لگی آس رے دے درتے ہويا فضل اساتے
 حکم خدا دے دیو مرے گا آیا کم دساں تے
 اوہ شاہ مہرے صورت والے پاس شہزادے آہے
 کر تعویذ لگے وچہ پائے آہے گلوں نہ لاہے
 شکل بدیع جمال پری دی آہی جان شہزادے
 پل پل وچہ نہ وسدا اس تھیں دن دن شوق زیادے

جانی نال رکھے لا سینے شاہ مہرے سلیمانی
 قوت قوت زیارت اس دی او ہوسی زندگانی
 سیف ملوک ہو یا رنگ تازہ کھل گئی پیشانی
 زہر اودا ہتھ میرے اندر مری دشمن جانی
 ملکہ خاتون ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
 سجدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
 جو رب کرسی ہوو ہوسی ہور نہیں کچھ ہوناں
 کیتا کرم کریم تیرے تے مکا پٹناں روناں
 ملکہ خاتون ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
 سجدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
 الْحَمْدُ وَالْمُجْدُ لِلَّهِ ! دھن اساڈے سائیاں
 میں تسی تے رحمت باراں کھریوں تدھ وسائیاں
 رات ہیری ندی ڈنگھیری گھمن گھیر غماں دے
 رہڑ دی جاندی غوطے کھاندی وچہ شاردماں دے
 غبیوں کشتی سنے ملاحاں آن ملائیو مینوں
 ہر عاجز مسکین بندے دا ہے خصمانہ تینوں
 اوکھی گھائی مشکل اندر تدھ بن کوئی نہ والی
 آپ مسبب نال سبباں غموں کریں خوشحالی
 اَنَا لِلْعَبْدِ الرَّحْمِ رَتَا سچ تیرا فرماناں
 ماں پیو بھیناں ایہتوں آہا کدھ چھڈا ناں !
 میں عاجز پر کرم کمائیو کیتوئی رحم رحبماں
 تو ہمیں ساتھی بے کساں دا لیناں سار یتیمیاں

توں ڈھکیاں نوں ہتھی دیویں پھٹیاں نہیں پٹی
بندی داناں کریں خلاصی ککھ نہ لیناں چٹی
بھاری مرض غریب بندے نوں دار و کجھ نہ سردا
توں اس ویلے دکھ و نجائیں سکھ مریضاں دا
جے کوئی صبر کرے در تیرے جو دیویں سر جھلے
اوڑک اس تے کرم کماویں ہو جاوَن سبھ بھلے
لکھ کروڑاں نعمت بخشیں باجوں مل مزدوری
رات ہنیری اندر دیویں بال شمع کا فوری
لکھ گناہ تیرے در پچدے ایسا لطف غفوری
اگے تیرے ہر کوئی عاجز کون مغروری
منگے باجوں دیں مراداں بے انداز شماراں
جو احسان میرے پر کیو دم دم شکر گزاراں
کتھے ایہہ شاہ مہرے آہے کتھے سی شاہزادہ
کتھوں ٹریا کتھے پہتا تیرا فضل زیادہ
ماء پیو بجن بھیناں بھائی ذات میری کل ساری
ڈھونڈن لگدے ناں ہتھ لگدی رہندی قید بیچاری
آپے فضل کیتا تھہ سایاں قید اندر چا دتی
جس ویلے توں مہریں آویں اوس ویلے پر چتی
بہت ظہیری تے دگیری میں سر ورتی آہی
مہر کیتی تھہ ایہ شاہ مہرے آن دتے وچہ پھابی
سیف ملو کے اوہ شاہ مہرے کھول تعویذوں کدھے
ملکہ سنے ندی تے آیا اوہ لکانے چھڈے

کیتا وضو درگاہ پڑھیا کردا پھیر دعائیں
 مشکل حل کریں رب سائیاں ہوں رو بلائیں
 نہ کوئی زور دلیری میری ناں قدرت شاہ مہرے
 سبھ قدرت دا سائیں تو ہیں حکم تیرا ہے مہرے
 حکم تیرے بن لکھ نہ بلدا جو چاہیں سو ہوندا
 جس نوں آپ دلیری بخشیں اوہ میدان کھلواندا
 تیرے مان تران دلیری ہور نہیں کوئی ڈھیری
 مارین دشمن دیوا ساڈا سا ہم پیا میں تیری
 فاتحہ خیر درود دعائیں آہیں آکھ مکائیاں
 مہرے کھول ندی نوں دے دریا موجاں آیاں
 کانگ چڑھی ہک وانگ طوفانے شو کو شوک قہر دی
 گھڑی پچھوں صندوق لیاندا باہر موج لہر دی
 پانی دھک کنارے آند اوندے آن کھلویا !
 شاہزادہ کر یاد رہے نوں پکڑن اتے ہویا
 پڑھ بسم اللہ کلمہ جلدی شاہزادے ہتھ پایا
 یا قادر یا غالب کہہ کے صندوق نوں چایا
 اس بنگلے وچہ جا لکایا جس وچوں سن آئے
 ہر موری دروازے سارے محکم بند کرائے
 اعظم اسم مبارک پڑھ کے چا صندوق ہگاڑے
 وچہ کبوتر چٹا ڈٹھا راہ نسن دی تارے
 سیف ملو کے بازاں والا کر کے چھٹ شتابی
 پنچے مار کبوتر پھڑیا جیوں کیڑا مرغابی

بنگے وچوں باہر وگایا وڈھ دھڑوں سراسر
 جاں سر وکھ ہویا تاں دھڑ تھیں پھیر نہیں کجھ کھسدا
 جھکھر مینہ ولو ہٹاں آیا گرد غبار ہنیری
 انبر دھرتی کجھ نہ دے دھندو کار چوفیری
 آسمان تھیں لوہو ڈھٹھا زمیں ہونی آرتی
 مت ڈر جاوے ملکہ خاتوں اندر اوہلے گھستی
 دھندو کار ہویا کجھ مٹھا دیو ہوائیوں ڈھٹھا
 وڈا بلند آوازہ ہویا جیوں کر ڈھندا کہدا
 اوپر لادھڑ سارا اس دا کا فوری رنگ چٹا
 لکوں پٹھ سیاہ تمامی کیا تلیاں کیا گٹا
 نک وچہ ساس گھنے تے آکھے واہ دلیر جواماں
 تیرے جیسا دنیا اتے ہے اج کون تواماں
 میرے جیہا دلیر بہادر دیو تیاں پر بھارا
 تڈھ انسانے مار گویا ہیں کوئی لوک نیارا
 اول ایسی جائی آون نا ہیں کم انساناں
 توں کوئی مرد کرامت والا اڈوا پھریں جہاماں
 میرا تے کوئی زور نہ چلدا مار گوائیونی مینوں
 باپ میرے تھیں کتول نس سیں جان نہ دیسی تینوں
 کر گلاں دم دیون لگا ایسا نعرہ مارے
 مچھ موئے دریائے وچوں لگے ترن کنارے
 کنڈین پٹھ ہویاں ڈھڈ اتے تردے مچھ موئے سن
 دیو مویا شاہزادہ ہووے دوئے خوش ہوئے سن

سیف ملوک شاہزادہ پڑھدا ایہو حرف زبانوں
 ہوئی بحرے وچہ سناواں بیت بنا تسنوں
 تَوَكَّلْتُ عَلَى رَبِّ السَّمَاءِ
 وَسَلَّمْنَا بِأَسْبَابِ الْقَضَاءِ
 روح شاہزادہ دو شاہ مہرے صدق محبت بھائی
 حرص ہوا وئی دا بگلہ تن کوٹے دی جانی !
 آرز ہرص دوشیر کلاں دے قفل دراں بد بختی
 ملکہ خاتون ایہ دل ستا شہوت جادو خنثی
 نفس اساڈا دیو مریا غفلت ندی ڈنگہیری
 جھل صندوق ہوئے در پکے کنجی اسم چنگیری
 پنکھی پنجریاں وچہ حساں پنج باطن پنج طاہر
 باع ام دل تانگہاں کر دے نکلن ہوئے نہ باہر
 بابل مرشد جس شاہ مہرے تحفہ چیز پہنچائی
 اس دے دتے لے شاہ مہرے ہمت کریں کمانی
 ملکہ خاتون ستی جاگے خبر دیئے دلبر دی
 چلے نال جمال دسالے سمجھو رمز فقر دی
 پر کر آن شراب پیالہ ساقی رنگ رنگیلا
 سہل ہووے پھر رنج مصیبت جان سنگ ٹرے وسیلہ
 پیو نشہ جیو مستی آوے جان تفتیہ سارے
 کنگالوں پھر شاہ کہاواں وچھڑے ملن پیارے
 -----اختتام-----حصہ اول-----